ان الله وملائکته یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنو صلو علیه وسلمو تسلیما

بتائید چمن آرائے باغ جہان زیب آوان میمنت اقتران این دیوان خوش عنوان نعت

افصح عرب وعجم حضرت سید عالم جناب محمد مصطفے صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم المسمی

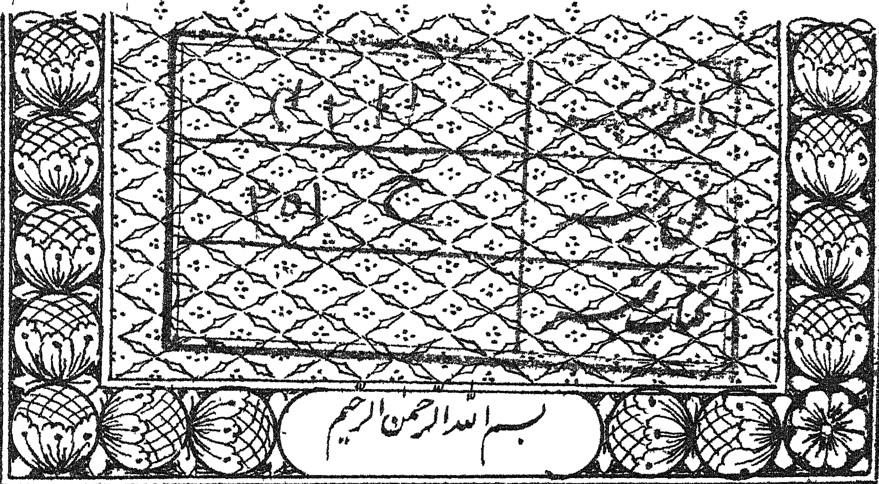
۱۲۹۳

دیوان حسینی

من تصنیف جامع الکمال پسندیدۂ شعرائے ماضی وحال حضرت جان محمد صاحب المتخلص بہ حسینی

باہتمام مسند نشین شریعت غرّا پیشوائے اہل صفا جناب قاضی ابراہیم صاحب [illegible]

در مطبع مرغوب گرد یار بکملی از نقش طبع آراسته و پیراسته گردید



حمد بیحد اُس خالقِ مطلق کو کہ جسنے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے صنایع بدایع
نوعِ بشر کو شعارِ حیات و تمیز سے سرفراز فرما کر دیوانِ عالم مین پیدا کیا اور درود نامحدود
اُس ناظمِ برحق پر کہ جسکو سخن آفرین ازل نے بنام نامی آنگرامی مطلعِ قصیدۂ کائنات
کیا پھر اسی مکرم و معظم کو مقطعِ اشعارِ موجودات ٹھہرا دیا صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ
وسلّم اما بعد فقیر حقیر محمد عبد الرزاق عرف محمد عبد اللہ تخلص فصاحت ولد مولوی عبد الغفار در
سکندرآبادی خدمات فیضدرجات اصحاب عالی ہمم و ارباب سخا و کرم [illegible]
کہ جناب معلی القاب فضیلت مآب حضرت قاضی احمد صاحب برا[illegible] اب فیض [illegible]
بہار گلستان قدر دانی حضرت قاضی محمد ابراہیم صاحب سلمہ الواہب [illegible]
فرمایا کہ میرے برادر صاحب موصوف خطوط مین متواتر لکھا کرتے ہین کہ شہر [illegible]
کے اضلاع مین اکثر جا عربی مولود پڑھا جاتا ہے اور اسکے مطالب اور معانی [illegible]
ناخواندون کی سمجھ مین نہین آتے ہین انکو بجز خوش الحانی کے معنی سے [illegible]
ہوتا اگر معنی سمجھ مین آوے تو حظِ قلبی اور فیضِ روحی حاصل ہو اور آنسرورِ کائنات کی محبت
انکے دلونمین زیادہ ہو تو ذریعۂ نجات ہے اس سبب ہمنے کئی نسخے قصاید نعتِ نبی کے
[illegible] دیوان قابل مجموعۂ نظم ضیا مظاہر الاعجاز دیوان وفا یعنی سودائے آخرت اور [illegible] بہشت

وغیرہ بہت کوشش کرکے چھپوائے ہین مگر اندنون اکثر شایقین سے سماعت مین آیا کہ د
در نعت آنحضرت صلعم من تصنیف قدوۃ السالکین وزبدۃ العارفین شہسوار عرصۂ سخندانی
نغمہ سرائے چمن مدح خوانی گوہر آبدارِ دریائے فضل وکمال پسندیدہ شعرائے ماضی
افضل الشعرا اکمل الفضلا جناب مغفرت مآب مولانا واستاذنا حضرت جان محمد صاحب
شستی مرحوم ومغفور ساکن اورنگ آباد دکن جو الحال سکندرآباد مین تشریف فرما تھے
ہی اور مرغوب صغیر وکبیر ہی ہر شعر اسکا گوہر نایاب ہی ہر صفحہ اسکا روشن مثل صفحۂ آ
فصاحت مین لاجواب ہی ہر ایک بیت بلاغت مین انتخاب ہی اگر دستیاب ہو تو ضرور
ارسال کرین تو ہم اس عروس زیبائے حجرہ نشین کو زیور طبع سے آراستہ کرکے منـ
پر جلوہ گر کرین تاکہ اسکے دیدار فرحت آثار سے شایقین نعت نبی صلعم اور طالبان مدح
ایزدی کا دل شاد اور باغ باغ ہو اور اس خاکسار کو بھی اجر عظیم حاصل ہو اور موجب
حسنات کامل ہو اور دعائے مغفرت سے ہر قاری وسامع یاد کرے جب مین نے یہہ بات جناب
قاضی احمد صاحب کی زبانی سنی تو یہہ دیوان بلاغت نشان ماسوا اسکے بہت قصاید مصنفہ دیوان
ہذا کے جو ہر طرف پھیلے ہوئے تھے بکوشش تمام وسعی مالا کلام فراہم کرکے جس جس ردیف
کے قصیدے تھے وہان داخل کردئے اور قاضی احمد صاحب موصوف کی خدمت مین حاضر
کیا انھون نے اپنے برادر بزرگ حضرت قاضی ابراہیم صاحب مہتمم کتاب ہذا کی خدمت بابرکت
مین پروانہ فرمایا تب حضرت موصوف نے جناب فضیلت مآب بلبل شاخسار سخندانی طوطی شکرستان
شیرین زبانی شیخ عبدالقادر صاحب المتخلص بہ صفا سے طبع کی تاریخ کہلوائی اور معمورہ بمبئی
کے مطبع مرغوب ہر دیار مین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ فرمایا [illegible]
اور [illegible]

تاریخ طبع دیوان بلاغت نشان از تصنیف شیخ عبد القادر المتخلص وفا

ز عنایات جناب یزدان
درین ایام بشاشت بنیان

این قصاید که در اوصاف نبیؐ
از تصانیف فصیح دوران

اسم او جان محمد بوده
شیبش بود تخلص ذیشان

نظم او غیرت سلک گوهر
طبع او غیرت بحر عمّان

چه عجب مسکن او گردد خلد
بود مداح رسول یزدان

منبع جود جناب قاضی
که کف همتش ابر نیسان

صاحب خُلق براهیمش نام
ذات او رونق گلزار جهان

جهد فرمود ز دل مایل شد
گشت مطبوع مبارک دیوان

پی تاریخ و سنین هجری
فکر بنمود وفا بی پایان

هاتف غیب بگفت این مصرع
هست دیوان فصاحت عنوان

۱۲۹۲ ہجری

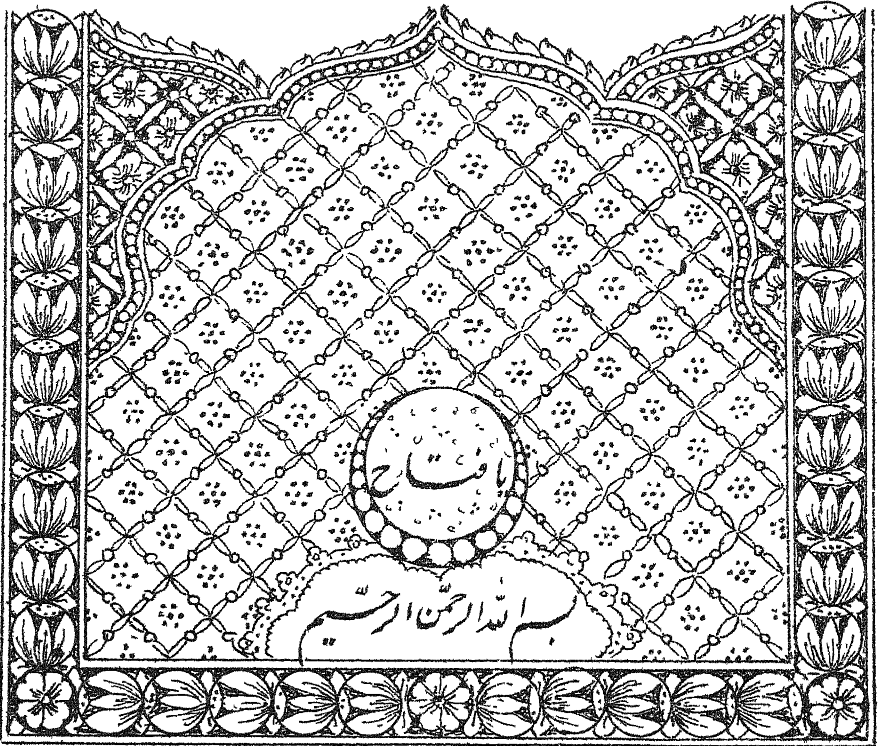
ایضا

کیون نہ دلکو ہر اک کے ہو مرغوب
ہی کتاب عجیب و لاثانی

مول لین کیون نہ نقد دل دیکر
ہی ز ر لغت سیدِ عربی

قاضی صاحب نے سعی بے حد سے
یہہ کتاب عجیب چھپوا دی

[illegible] کتاب [illegible] بہجت سے
ای وفا کہہ خزینۂ خوبی



عیان تحریر بسم اللہ سے ہی فضل رحمان کا
خدا کو بھا گیا جب حسن اُس سلطانِ خوبان کا
تصوّر جب ہوا اللہ کو کثرت کے سامان کا
ثنا خوان خود خدا ہی اسکے کاملِ حسن ایمان کا
بیاضِ صبحِ محشر عکس ہی دلبر کے دامان کا
بیان کس منہہ سے ہو یہہ ماجرا ہی جانِ بربان کا
دلیلِ نحن اقرب سے ہوا تحقیق یہہ ہمکو
جگر کو آہ نے چھیدا مژہ مین اشک ہین سفتہ
تمھارا نور چمکیگا ترحم سے قیامت مین
کہا ہی ثانی اثنین اِذ ہما فی الغار اللہ نے

بیاضِ صبحِ بخشش سرورق ہی میرے دیوان کا
بنا کر آئینہ در پیش رکھا روے جانان کا
ہوا محبوب باری خان سامان ہے سبحان کا
ازل مین کعبۂ دین ہو گیا رخ جس مسلمان کا
خورِ روزِ قیامت ہے ستارہ کفشِ جانان کا
کہ خورشید پھینکا ہوا پیالا ہی میرے داغِ ہجران کا
خدا کو بھی نہ چھوڑا عشق کاملِ حسن نسان کا
ہوا وہ منقبِ مرجان یہہ مثقبِ درِ غلطان کا
چراغِ صبح کا عالم بنے خورشید تابان کا
مراتب اور ہین یہہ مرتبہ صدیقِ ذیشان کا

خبر ہی بعد میرے گر نبی ہوتا عمرؓ ہوتا
خلافت مین نہ رکھا نام جسنے کفر و بطلان کا

ملایک نے حیا کی جس سے کیا کامل حیا ہوگی
لقب ہی باحیا و کامل الایمان عثمانؓ کا

اوڑایا ذو الفقار تیز سے سر کفر کا یکدم
ہوا ہی قوت اسلام بازو شاہ مردانؓ کا

تمھاری آل اور اولاد کا سنی ثناخوان ہی
صلے مین مغفرت دینا ہی مطلب اس ثناخوان کا

عشق جب پیدا نتھا تب عشق کا دستور تھا
تھا خدا ناظر نبیؐ کا اس کا یہہ منظور تھا

جسم سے جان دور تھی اور جسم جان سے دور تھا
قالب ارواح ہوا الارواح سے معمور تھا

جبتلک تھا ذات کے اندر احد مشہور تھا
ہو گیا احمد جدا ہو کر اسیکا نور تھا

حضرت موسیٰؑ کہان تھے اور کہان کوہ طور تھا
دید پہلے کسنے کی کیا خدا کا نور تھا

خلق کی شہرت تھی پر تو نبیؐ مشہور تھا
احمد اجب کچھہ نتھا رب تھا تیرا مذکور تھا

چشم کھلتے ہی کیا نظارۂ خوبی حق
دیدۂ آدم مین مردم نبکے تو مستور تھا

مرہم رحمت سے تیرے ہوگیا اب اندمال
زخم عصیان پر ہمارے ورنہ کیا انگور تھا

جب جدائی خوش نہ آئی نحن اقرب کہہ دیا
وصل تیرا ہر طرح اللہ کو منظور تھا

خشک تاب عارض تابان سے بالکل ہو گیا
چشمۂ خورشید شاید آب سے معمور تھا

بے سبب کب تھا تیری صبح ولادت کا ظہور
ریش عصیان جہان کو مرہم کافور تھا

کیا طباشیر آپ کی صبح ولادت ہو گئی
اس تپ عصیان سے عالم سب کا سب رنجور تھا

مثل شبپر دید سے ای مہر نور حق تیری
دیدۂ اہل بغاوت پہلے سے ہی کور تھا

تیرے باعث ہو گئی آدمؑ کی توبہ مستجاب
آگے پیدا ایشکے تو کچھہ ایسا ذی مقدور تھا

یا نبیؐ سنی کی یون کرنا شفاعت رب کے پاس
وصف سے میرے یہہ دنیا مین بہت مسرور تھا

داغ عشق احمدی دل پر ہی شعلہ طور کا
سینۂ مشتاق مین ہی ایک عالم نور کا

کیون نہو داغِ فراقِ یار ٹھنڈا نور بار
فی الحقیقت نورِ حق کا حق پہ ہی دارو مدار
روئے روشن کے تصور مین کوئی مرحوم ہو
محنتِ ہجران سے نقدِ وصل کی راحت نصیب
زخمِ عشقِ مہرِ رو مین خون کے قطرے ہین لعل
زندہ کر کر پھر نئے سر سے مسیحا کیا کرے
ای شکر لب تیری فرقت مین ہوئی یہہ لاغری
ضبط سے بالکل نہین رکتی کبھی سوزِ درون
نغمہ پردازی پہ اپنی کیون نہو نازان یہہ دل
آپکا شایق ہون ای آقائے عالم بقصور
ہی باوصافِ حمیدہ والیِ ملکِ دکن

ہی سیہ میلا دہبا ہا مرہم کا نور کا
حق اگر بولون ابھی درجہ ملے منصور کا
کیا عجب خورشید محشر گل ہو شمعِ گور کا
وجہہ روزینہ یہی ہی آپ کے مزدور کا
ہی دُرِ کانِ بدخشان منہہ میرے ناسور کا
لاشہ ہو مرحوم جب اُس چشم کے مغفور کا
بار ہی ایک ناتوانائی سے تن پر دُور کا
شور کچھہ دیگر ہی اب آہِ دلِ پرشور کا
بلبلِ شیدا ہی تیرے روضۂ معمور کا
مین نہ جنت کا ہون طالب اور نہ طالب حور کا
تخت ہو قایم ہمیشہ اُس شہِ مشہور کا

صلی اللہ علیہ وسلم

یا رسول اللہ سنی ہی غلام چار یار
دل سے ہی فدوی وہ آلِ طاہر و اطہر کا

شکرِ خدا کہ ہمکو نبی مصطفیٰ ملا
نعتِ رسولِ خالقِ باری سے کیا ملا
جسکو غبارِ خاکِ رہِ مصطفیٰ ملا
دلمین ہی ہم کو شعلۂ نورِ خدا ملا
کسکی تلاش مین کرین یہہ عمر صرف ہم
کس آرزو کی آرزو پھر ہم کرین کہو
طی کرنی راہ پل کی بڑی فکر تھی ہمین
چشمِ امید باز ہوئی صاف خلق کی

جب مصطفیٰ ملا تو یہہ جا تو خدا ملا
ایمان و دین و رحمتِ حق یہہ صلا ملا
کیا چشمِ مغفرت کے لئے توتیا ملا
موسیٰ کو سیرِ طور مین فرمائو کیا ملا
حق صاف ملگیا کہ ہمین حق نما ملا
دل جسکی آرزو مین تھا وہ دلربا ملا
فضلِ خدا سے سوئے خدا رہنما ملا
جب توتیائے خاکِ شہِ اصفیا ملا

شکلِ حباب زیست ہین بحرِ فنا مین ہم
شکرِ خدا کہ توشۂ راہِ بقا ملا

پیش از طلوعِ نیّرِ صبحِ وجودِ خلق
مجھ کو لقائے سیّدِ روشن لقا ملا

مرآتِ حق نما ہے وجودِ محمّدی
حق کا خیال کر کہ تجھے آئینہ ملا

یا مصطفیٰ تجھی پہ بزرگی ہوئی ہے ختم
بعد از خدا کے کہیہ کسے مرتبہ ملا

طاؤس ہے مزارِ بزرگان کا مورچل
ناقے کا تیرے اسکو کہین نقشِ پا ملا

پیغمبرونکا حق نے کیا جسکو پیشوا
ای سنی دیکھ ہمکو وہی پیشوا ملا

سوزِ ہجرِ احمدی مین یہانتلک نالا ہوا
سلسلۂ آنسو کا گردن مین میری مالا ہوا

شعلہائے سوزِ دل کی یہان تک رفعت ہوئی
ماہ کی اطراف میری آہ کا ہالا ہوا

گرمیِ عشقِ نبی مین آبداری یہہ ہوئی
گوہرِ یکتا ہمارے منہہ کا تبخالا ہوا

روضۂ شادابِ یثرب کے سفر کے شوق مین
غنچۂ نسرین ہمارے پاؤن کا چھالا ہوا

صید دامِ زلفِ والا بخششِ امت ہوئی
جب نگینِ عرش میرا گیسوؤن والا ہوا

نعتِ والا کے صلے مین حق تعالیٰ سے مجھے
رات دن کا دورخہ انعام دوشالا ہوا

قدسیون مین بھی ہے شہرت وصف جو کرتے ہین ہم
عالمِ بالا پہ اپنا بول کیا بالا ہوا

ہجرِ مدینے کے نہ کھیلے اور دیگر جائیے
چشم کے جھولے مین طفلِ اشک ہے پالا ہوا

لختِ دل مژگان پہ آیا چشم آتش بار ہے
بادزن اک ایک منقل ایک پرکالا ہوا

کونسی ساعت ہو یارب آستانِ پاک پر
جبہ سائی مین رہو نہین اپنا سر ڈالا ہوا

حق اُتارا دینِ احمد کو تو از بہرِ نثار
ماکیان بدعت ہوئی اور کفر نزغالہ ہوا

جبکہ ای سنی ہوئی صبحِ ولادت آشکار
کفر اور بدعت کی شب کا صاف منہہ کالا ہوا

قلم نے لوح پہ جب مصطفیٰ کا نام لکھا
تو اسکے ساتھ ہی اللہ کا سلام لکھا

قلم کا منہ نہین جو لکھے سب کے نبی کا نام — طفیل اونکے ہی جو کچھ تھا تمام لکھا

جناب حضرت بوبکر اور عمر عثمان — علی شاہِ امامت با حترام لکھا

لکھا تو کیا لکھا کلک نے بحکم حق — پہر چارون ہو وینگے خلفائی ذوالکرام لکھا

قدوم احمدؐ مرسل لئے زمین کا جب — بنام حضرتِ آدم سب انتظام لکھا

لکھا جماعت مرسل کو افضل و اعلیٰ — مگر رسول کو ان سب کا پیش امام لکھا

تمام عالم پستی و عالم بالا — لکھا یہہ سب پہ محمدؐ کے زیر بام لکھا

لکھا نبیّون کو سب اُن کی ذات کی بخشش — پہ آپکو جو لکھا شافع الانام لکھا

لکھا نبیّون کو درجہ بدرجہ ہو وینگے — پہ مصطفےٰ پہ نبوّت کا انصرام لکھا

جو ہونگین اُمتین پیغمبرون کی نافرمان — سزا ملیگی ہی جنّت اُنھین حرام لکھا

پہ مصطفےٰ کی جو امت کے عاصیان ہونگے — خدا غفور وہ زمر کا ہی تمام لکھا

ہی ابتدائے نبوت وہ عالی رتبت سے — اُسی پہ ختم رسالت ہی والسّلام لکھا

حصول حاجت و مقصد مراد کا رضرور — اُنھین کے نام سے امت کا پورہ کام لکھا

ہوئی اُنھین کے سبب سے بلندی و پستی — زمین پاؤن سے سر سے فلک کا بام لکھا

تمام خلق مین ہو روشنائی لیل و نہار — جبین سے شمس کو رخ سے مہ تمام لکھا

جو ہونگے تابع فرمان اور نافرمان — قلم نے ہر دو جماعت کو پخت و خام لکھا

سفیدی اور سیاہی جہان کی آنکھون سے — قلم نے عارض و کاکل سے صبح و شام لکھا

لکھا وہ سینۂ اقدس سے مخزن عرفان — تو دل سے کعبۂ مقصود خاص عام لکھا

چہ ذقن کو لکھا صاف چشمۂ حیوان — تو ناف پاک سے کوثر کا خاص جام لکھا

ذقن سے سیب جنان قد سے سرو خلد برین — دہان و لب سے شگوفون کا ابتسام لکھا

گلو سے حنجرہ داودی خوش الحان — زبان پاک سے شیرینی کلام لکھا

لکھا پسینے سے پھولونکو خط سے سبزہ بہار — دہین سے غنچہ خوشبو کا رنگ و فام لکھا

وجود شاہون سے انکے لکھا کمر سے عدم — تو پشت عالیہ سے پشتی انام لکھا
شکم سے آپکے لکھا خزینۂ رحمت — تو ران و ساق سے کونین کا قیام لکھا
لکھا سعادت کونین ہر دو ساعد سے — تو دونون دست مبارک سے فیض عام لکھا
غضب سے نار لکھا رحم سے لکھا جنت — یہہ گرم و سرد انھین کے سبب تمام لکھا
وہ شور فتنہ و آشوب حشر کے اندر — قلم نے قد سے شفاعت کا اہتمام لکھا
نماز و زہد کو اوقاتِ حسنِ اسعد سے — تو صبر و شکر سے انکے مہِ صیام لکھا
تمام حور و ملک اور سارے جن و بشر — کنیز کین وہ رہینگین تو یہہ غلام لکھا
غرض مین کیا لکھون جو جو ہوا یہہ عالم مین — قلم نے ان کی ہی ہستی سے لیکے نام لکھا
ضعیف ہو گئی امت مدد کرو آقا — خدا نے حامیِ امت تمھارا نام لکھا
کرو مدد کہ عندیان دین ہون نابود — ازل سے حق نے تمھین فاتح مہام لکھا

قصیدہ کیجئے مقبول یا رسول اللہ
صفت مین آپ کی جو سنئی غلام لکھا

واحسرتا کہ ماہ ربیع العلا چلا — روزِ تولدِ شہِ ہر دو سرا چلا
آنے سے ماہ پاک کے آئی تھی جانمین جان — جسوقت وہ چلا تو گو یا دم میرا چلا
امی مبتلائے دردِ فراقِ محمدی — جلدی علاج کرلو کہ روز شفا چلا
مرہم تھا صبح روزِ ولادت کا آفتاب — میرے جگر کے زخم پہ پھاہا رکھا چلا
پھاہا تھا ماہ مرہم زنگار تھی وہ شب — انگور اپنے زخم کا پھر پھوٹتا چلا
مشتاق عندلیبین تھین مدت سے باغ مین — وقتِ بہار آیا پہ یکدم رہا چلا
آیا طبیب بر سرِ بالین دردمند — دیکھا نگاہ رحم سے کچھ یک ذرا چلا
خالی نہین ہی رنج سے رخصت یہہ ماہ کی — زخم جگر پہ اور نمک پھینکتا چلا
کیونکر نہ اشکبار رہے چشم عاشقان — ہو کر جدا مکان سے جب آشنا چلا

اے ماہ تیری چاندنی تھی فرش زرفشاں
سیراب ہم ابھی ہوئے تھے ابرِ رحم
ابروئے مصطفیٰ کا تصوّر تھا رات دن

افلاس ہم پہ ڈال کے بستر اٹھا چلا
پیاسے ہی ہم کو چھوڑ کے ہوکر جدا چلا
کیا ہی ہلال ماہِ کرم منہ بنا چلا

سنّی کی جان سنتے ہی بس لب پہ آ گئی
شہرہ ہوا جو ماہِ تولّد چلا چلا

یا مصطفیٰ ظہور ہے تیرے ظہور کا
مظہر کیا ہے حق نے تجھے اپنے نور کا

تجھ میں خدا میں دیدۂ احول کو ہے دوئی
باعث ہوا ہے تو نظر کے قصور کا

تاریکی مزار سے اندیشہ کچھ نہیں
جب تو رہے چراغ غریبوں کی گور کا

شاید خیال تھا کہ ہوں رحم عالمین
دیا ہوا تھا جیسا تصور حضور کا

معراج میں فلک پہ ملا نور حق سے جب
یاد آیا ہوگا موسیٰ کو وہ شعلہ طور کا

حضرتؐ کی ماہیت کو نہ جبریل پا سکا
ادراک بیشعور ہے اپنے شعور کا

دل میرا گر قبول کریں کچھ عجب نہیں
تحفہ کیا قبول سلیمان نے مور کا

گستاخی ہو معاف ہوئے آپ جب رحیم
باعث اسی بھروسے ہے اپنے غرور کا

دل داغ سوزِ عشق نبیؐ سے ہے لالہ زار
کیا لالہ بلکہ ٹکڑا ہے ایک ایک نور کا

ہو ویگا آفتاب وہی داغ عشق جب
ہوگا عیاں سفیدہ جو صبح نشور کا

محکوم ہر کدام نہ کرنا شہا کبھو
مجبور چلے نہ زور کسی اہل زور کا

دل سے ہے بار یاب ہمیشہ حضور میں
ظاہر میں یہ غلام ہے ہر چند دور کا

محتاج ہر کسی کا نہ ہو جائے تا بہ عمر
صدقہ دلا دو سنّی کو کچھ اپنی گور کا

چاہا خدا نے دیکھے جب آپ نور اپنا
گر آئینہ نبیؐ کو دیکھا ظہور اپنا

موسیٰ کی طرح ہم کو ہے سیر طور دل میں
شعلہ ہے نور احمد سینہ ہے طور اپنا

کسو واسطے ہین فاخر جن و ملک بشر ہم سب
نور نبی کا جلوہ ہر چیز مین عیان ہے
یا مصطفی محمدؐ مین دور ہون بلا لے
کب دل ملے شکستہ جز رحمت نبیؐ کے
لاحی گر کرے نہ احمدؐ تو جانو ہووے
ڈرتا ہے کیون بلائے محشر سے تو ہر اک دم
کر چشم دل کشادہ جب دیکھ نور احمدؐ
دیگر ہے کون جس سے حاجت طلب کرین ہم
باطن مین فی الحقیقت نزدیک ہی ہے ہر دم
ہان گرم مہری ہو نا حب نبیؐ مین ہر دم
ہے کون ہاتھ پکڑے اس وقت پر ہمارا
سیلاب موج رحمت ذکر نبی ہے جانو

احمدؐ کے ہے بھروسے سارا غرور اپنا
گر تم نہ دیکھو جانو ہے یہہ قصور اپنا
بلوا تو پھر نہ چھوڑ وا مجھسے حضور اپنا
ہے سنگ معصیت سے سب شیشہ چور اپنا
دریائے معصیت سے کیونکر عبور اپنا
احمدؐ کو کر وسیلہ رب ہے غفور اپنا
کیونکر دکھے تجلی دیدہ ہے کور اپنا
احمدؐ سے ہی بر آوے کار ضرور اپنا
ظاہر مین گو وسیلہ رہتا ہے دور اپنا
حامی وہی ہے وقت صبح نشور اپنا
ہے ایک وسیلہ احمدؐ ہنگام صور اپنا
کیون تشنہ ہم رہینگے دریا ہے پور اپنا

احمدؐ کو رکھ وسیلہ ہر ایک سے تو سنی
کیون التجا کرے ہے کھو کر شعور اپنا

پیمبرون مین کسی نے ایسا کام کیا
سلام کیون نہ میرا اس نبیؐ پہ ہووے سدا
تجلی جسکی دو عالم مین ہو تعجب کیا
وہ نور ذات احد جلوہ کرکے امکان مین
قصیدہ کرکے رسالت کا یہہ خدا نے شروع
کسی نبی نے مہم سر نہ کی شفاعت کی
ضرور کب تھا خدا کو ظہور کثرت کا

چھوڑ کے عاصیون کو جو نبیؐ نے نام کیا
خدا نے اپنا جسے نور و سلام کیا
کہ جس نبیؐ نے مہ چرخ کو غلام کیا
حقیقت آپ ہی آیا نبی کا نام کیا
بنام ختم رسل اسکو اختتام کیا
مگر یہہ کار محمدؐ نے ہی تمام کیا
نبی کے واسطے یہہ سارا انتظام کیا

وہ عالی جاہ کی کیا منزلت قیاس کرو
ہزار شکر کہ وہ مقتدا ہمارا ہوا
یہی اذن کسکو شفاعت کا پا شفیع ورا
کلیم اسکو کہو لامکان پر جا کر
برائے راہنمائی حسن خلق اللہ

خدا کے عرش معلیٰ پہ جا مقام کیا
خدا نے خیل رسل کا جسے امام کیا
خدا نے آپ ہی کو شافع انام کیا
کہ جسنے روبرو اللہ سے کلام کیا
پیام جو تھا خدا کا وہی پیام کیا

ہی سنی رحمت للعالمین ذات نبیؐ
کہ جسنے اپنی عنایت کا فیض عام کیا

قیامت ہوگی جب خورشید سر پر کھڑا ہوگا
کہینگے نفسی نفسی سب پیمبر ویسی حالت مین
نہ بیٹا ماںکو پوچھیگا نہ ماں بیٹے کو پوچھیگی
وہاں ہی کون کسکا سب ہینگے اپنی حالت مین
تلینگین نیکیاں امت کی میزان مین جو محشر کو
کرم سے لطف سے اپنے نبی صل علی اسدم
فرشتے جانب دوزخ گنہگاروں کو کھینچینگے
یہ سنکر جب شفیع عاصیاں ہونگے پا بیجاں
گذر جب پلپہ ہوویگا ہی رستہ تیز خنجر سے
جو نیکو کار عابد متقی اہل صفا ہونگے
گنہگاروں کا ایسا حال ہوگا ای مسلمانو
محمد مصطفےؐ اسجا نہایت مہربانی سے
گذر اس جاگہ سے جسوقت سبکا ہوگا جنت مین
ملینگی نعمتین اسجا پہ انمین نعمت عظمیٰ

زمین تانبے کی ہوگی آسمان فولاد کا ہوگا
نگہبان اپنی امت کا محمد مصطفےؐ ہوگا
نہ بھائی ہوویگا اپنا نہ کوئی آشنا ہوگا
مگر اسوقت پر حامی رسول کبریا ہوگا
گرانی سے گناہونکی اگر پلہ جھکا ہوگا
رکھینگے ہاتھ اس پلہ مین جو پلہ اٹھا ہوگا
پکارینگے نبی کو جب بڑا شور و بکا ہوگا
برہنہ پاؤں ہووینگے سر اقدس کھلا ہوگا
خدا کے حکم سے اس روز دوزخ پر دھرا ہوگا
وہ رہ سے ایسے لوگونکا گذر مثل ہوا ہوگا
گرینگے کٹ کے دوزخ مین عذاب اسجا برا ہوگا
پکڑ کر ہاتھ انکا سوئے جنت رہنما ہوگا
بفضل مصطفےؐ حق سے نہایت مرتبا ہوگا
طفیل مصطفےؐ ان سب کو دیدار خدا ہوگا

توقع رکھہ تو ای سنی نبیؐ کے فضل احسان سے
جو رتبہ اہلِ جنت کا ہی تجھہ کو بھی عطا ہوگا

ای فروغِ ماہِ حسن از روی رخشان شما
ای بہار غنچہ دہن لعلِ خندان شما
دل پریشان ہی کہ کب ہمدست ہو یہہ آرزو
خلق سب خواب عدم سے جاگ اٹھی یکبیک
یا رسولِ نیک اختر کیجئے ایسی مدد
یا نبیؐ ہرچند قرب آستان سے دور رہین
شوق تو دیدار کا ہی جان لب پر آگئی
ای کمان ابرو یہہ گوشے مین گذر تو کیجئے
عاشقون کا راز دور چشم سے چھپتا نہین
قول سے حافظ کے کہتا ہی یہہ سنی احمدا

مشرق انوار خوبی شد گریبان شما
آبروی خوبی از چاہِ زنخدان شما
خاطر مجموع ما زلف پریشان شما
زانکہ زد بر دیدہ آبی روی رخشان شما
تا بہ بوسم ہمچو گردون خاکِ ایوان شما
بندہ درگاہ ہستیم و ثناخوان شما
باز گردد یا برآید چیست فرمان شما
کاندرین رہ کشتہ بسیارند قربان شما
بہ کہ بفروشند مستوری بمستان شما
روزی ما باد لعلِ شکر افشان شما

یہہ دعا سنی کی ہی فضلِ خدا مقبول ہو
ای سر ناحق شناسان گوئے میدان شما

جوششِ عشق قدم سے پہلے کیا پیدا ہوا
روئے ہستی مین جو نور مصطفیٰ پیدا ہوا
جب جہان پیدا ہوا غم حشر کا پیدا ہوا
چاہا حق نے آپ ہی اپنی تجلی دیکھے جب
مشتری خود حق ہی جسکی آب و تاب صاف کا
رحمتُ للعالمین ہی حامیِ روزِ جزا
مطلع دیوان عالم آپ ہی پہلے ہوا

یہہ کہ محبوب حدوثِ مصطفیٰؐ پیدا ہوا
روحِ ہر مومن کو بس عشقِ خدا پیدا ہوا
اسکے بر ضد شافع یوم الجزا پیدا ہوا
صاف تر مرآتِ نورِ مصطفیٰؐ پیدا ہوا
بحرِ رحمت سے وہ دُرّ بے بہا پیدا ہوا
عاصیون کے سر پہ رحمت بار کیا پیدا ہوا
آپ ہی پھر ہو کے اُسکا خاتمہ پیدا ہوا

حق نے چاہا موجب رحمت ہو بندونپر تو جب
راحم امت نبی اب بھی کوئی ہو گیا
حق نے کی خواہش ظہور اپنے کا باعث ہوئی
اسم بیشک ہے خدائے پاک کا رب رحیم
راہ رحمت کسطرح مسدود ہوا ای مومنو
مولد و منشا ہے احمد کا مکان لامکان
جب نبی پیدا ہوئے امت کو یہہ آئی ندا

رحمۃ للعالمین خیر الوریٰ پیدا ہوا
بطن سے جو امتی کہتا ہوا پیدا ہوا
تب محمد مظہر نور خدا پیدا ہوا
رحمۃ للعالمین احمد بھی کیا پیدا ہوا
گمرہونکے واسطے ہے رہنما پیدا ہوا
ظاہرا جب دیکھنے کو اسکے یہہ پیدا ہوا
ہو مبارک شافع روز جزا پیدا ہوا

صلی اللہ علیہ وسلم

اب تک ای سنی شفیق و شافع کل عاصیان
جز محمد کے نہ کوئی دوسرا پیدا ہوا

روز حساب فضل جو ہوگا اِلٰہ کا
فرمان ایسا حشر مین ہوگا اِلٰہ کا
بتلا کے تب کہینگے یہہ امت کو جبرئیل
ہو ویگا جبرئیل کو یہہ حکم کردگار
حضرت نبی کے ساتھ ہو اسوقت جبرئیل
حیرت زدہ ہو پوچھینگے آپس مین قدسیان
سردار اسکا کون ہے باشان و اُبہت
بولینگے پھر نبی کی سواری کو دیکھکر
ہوگی ندائے غیب کہ صلّ علیٰ کہو
استادہ پھر تو ہو ویگی اللہ کے روبرو
چہرے کھلینگے روبروا اللہ کے تمام
بولیگا حق کہ میری نظر انپہ کچھ نہین

دفتر الٹ ہی جاویگا اپنے گناہ کا
لشکر کہان ہے آج میرے بادشاہ کا
موجود ہے رسالہ رسالت پناہ کا
لے آؤ مستحق ہے کرم کی نگاہ کا
زمرہ یہہ لے چلیگا علا پایگاہ کا
ذیشان قافلہ ہے یہہ کس اہل جاہ کا
یہہ دبدبہ ہے حشر مین جسکی سپاہ کا
شاید رسالہ ہے یہہ شہ دین پناہ کا
لشکر یہہ عالی شان ہے دو عالم کے شاہ کا
ثانی نظر کو آویگا دفتر گناہ کا
ہوگا ملاحظہ جو وہ فرد سیاہ کا
ہے پاس اس شفیع بلا اشتباہ کا

فردگنہ پہ ہیم کراب انکی جبرئیل
پہلے ہی ہیں نے اپنے محمد رسول کو
اب جا نہ رہے ہیں خلعت رحمت دیا ہمیں
اور نقد مغفرت نہیں تھائے ہیں دے دیا
عالی خطاب اہل بہشت آج کر عطا
میزان پہ اسکا پلہ سنگی جھکا ہے
جنت کی سمت جاوے یہہ دو زخ کو سرد کر
اسکی تو جی ہوئی جاگیر خلد پر
جنت میں چوکھے پہرے لگا دو سبکے سب
مخصوص ہوگیا ہی میری صرف خاص میں
ہفتے میں ایکبار اسے فضل و لطف سے
میرے نجا کے فوج کی لگتی ہی اب نشست

بخشا گناہ انکے ہر اک ماہ و سال کا
خلعت دیا شفاعت عصیان تباہ کا
نہلا دے پانی انکو تو کوثر کے چاہ کا
کرو ضبح شمسی قمری دن انکے گناہ کا
منصب خصوص انکو دیا ہمنے جاہ کا
موزون رسالہ ہے شہ فریدستگاہ کا
مرکب براق سب کو ہے پل کی راہ کا
رضوان سررشتہ دار ہوا اس سپاہ کا
ہو پاسبان نبی کی یہی خوابگاہ کا
خادم رسالہ ہی یہہ میرے نخواہ کا
انعام دونگا فرمیرے فیض نگاہ کا
ہن انتظام خلد کے ہو پیشگاہ کا

چہرو نیہہ اپنے ہو ویگی جو مُہر مغفرت
ہی سنی یہہ طفیل رسالت پناہ کا

نہ ہووے مجھسے ثنائے اعلیٰ ثنائے تو بر ملائے اعلیٰ
خدا کی رحمت سے یا محمدؐ بلا مکان شد سرائے اعلیٰ
گئے ہو تم اس مقام او پر کسی نبیؐ کو نہ تھا میسّر
تمھارا یہہ رتبہ یا محمدؐ کہ عرش شد زیر پائے اعلا
پناہ مانگیگی ساری خلقت مگر بعزت تمھاری امت
رہیگی محشر کو یا محمدؐ تمام تحت لوائے اعلا
ہیں ہم وہ بیمار کیا دوا ہو اگر دوا ہو تو اس سے کیا ہو

ہی در دعصیان کو یا محمدؐ شفاعت تو شفائے اعلا
کسی کا اسجا نہین گذارا نہ مارے پرؤہان کوئی فرشتہ
تمھاری اللہ نے یا محمدؐ بقرب خود کرد جائے اعلا
ازل سے لے تا بہ روز محشر ہی بحر رحمت کا وہ شناور
تمھاری صورت کا یا محمدؐ ہر آنکہ شد آشنائے اعلا
بنائے گر کوئی لاکھہ تدبیر کرے نہ زر اسکو کوئی اکسیر
مس گنہ کو ہی یا محمدؐ محبت کیمیائے اعلا
زر شفاعت کی عام بخشش تجھہ ہی سے ہو گی بغیر رنجش
خدا نے دی آپ یا محمدؐ بدست تو این عطائے اعلا
خدا نے تمکو ہی دی شفاعت جو تم کہین وہ قبول عزت
نہووے کسطرح یا محمدؐ نجات ما از دعائے اعلا
خدا نے بخشی تمھین برحمت کلید قفل در شفاعت
خدا بھی راضی ہی یا محمدؐ بصد رضا بر رضائے اعلا
جو ہو قیامت مین جھپہ آفت تپش ہو خورشید کی بہ شدت
چھپا لو او سوقت یا محمدؐ مرا بزیر لوائے اعلا
رکھے ہی جو احتیاج سُنّی وہ پائے امید آج سُنّی
کچھہ اب ہو رحم یا محمدؐ بر این گدائے سرائے اعلا

ولہ

نہووے وصف لقائے اعلیٰ رخ تو بدر الدجائے اعلیٰ
ہمیشہ کرتے ہین یا محمدؐ ثنائے اعلیٰ ملائے اعلیٰ
تمھارا سر ہی بجائے قرآن ہر ایک مو سے ہی نور باران

جو فرق نازک ہی یا محمدؐ یقین راہ ہدے اعلا
تمہارے ہین وے جو ہر دو کاکل ہین باغ جنت کے گویا سنبل
جہان معطر ہی یا محمدؐ ز بوئے آن مشکسائے اعلا
وہ زلف ہی لام خطِ رحمت کہ ہمکو اس لام سے ہی رفعت
ہین لوح پرنور یا محمدؐ عذار روشن نمائے اعلا
ہہین سارے اسلام سے مسلمان یہہ سلسلے پر ہی سب کا ایمان
ہمارا ایمان یا محمدؐ فتاد اندر قفائے اعلا
وے دو نو ابرو ہین قاب قوسین و یا ہین دو نون کمان حرمین
بہ کفر فاتح ہین یا محمدؐ بہ تیر مژگا نہائے اعلا
عیان ز پیشانی نور رحمت تمہارے گالون کو کیا دون نسبت
تہا ایک خورشید یا محمدؐ دویم چہ بدر سمائے اعلا
ہین جام کوثر کی دو نو آنکھین سواد رحمت سدا نظر مین
بعین رحمت ہین یا محمدؐ نظر کنان دیدہ ہائے اعلا
الف جو اللہ کے اسم کا ہو تمہاری بینی سے نسبت اسکو
تمہارا ہر لب ہی یا محمدؐ عقیق کان ضیائے اعلی
تمہارے دندان وہ دُرِّ یکتا اگر ہو بیعانہ دین و دنیا
بجز خدا اسکے یا محمدؐ کند کدامی بہائے اعلی
تمہارا چہرہ خدا کو مقبول تمہارے دو کان فضل کے پہول
تمہاری گردن ہی یا محمدؐ صراحی خوشنمائے اعلی
ذقن سے قد سے ہین کیا دون نسبت کہ اسکو حق نے یہہ ہی زینت
ہی سیب جنت کا یا محمدؐ بسرو خوش دلربائے اعلی

وہ خوش محاسن کی رخ پہ زینت کرن ہی اطراف مہر رحمت
وہ موج عنبر ہی یا محمدؐ بہ بحر رحمت فزائے اعلیٰ
کروگے محشر مین تم عنایت تمام امت پہ عام رحمت
ہی گنج رحمت کا یا محمدؐ یقین صدر صفائے اعلیٰ
سحر سعادت کے ہردو ساعد ہمیشہ قبضے مین فضل بحید
تمھارے کف مین ہی یا محمدؐ بجوش بحر عطائے اعلیٰ
حریرآسا ہی پشت تختہ مگر شفاعت کا ہی وہ نامہ
کہ جن عطا ہی وہ یا محمدؐ بہ مہر جل علائے اعلیٰ
یہہ وہ ہی فرمان خاتمیت کہ تمپہ ہی ختم اب نبوت
خدا کی مہر یا محمدؐ تو خاتم الانبیائے اعلیٰ
مگر نظر مین نہ آئے کسکی میان عقل آگئی ہی غلطی
اب آگے عصمت کا یا محمدؐ نہادہ ام بر خدائے اعلیٰ
شکم نہین ہی ہی نور یکجا ہی ناف کوثر کا گو یا چشمہ
ستون دین کے ہین یا محمدؐ یہہ ہردو ذیشان پائے اعلیٰ
وہ زانوا و پر ہین مہر او رماہ ہین ران اور ساق ہردو دیجا
ہر ایک ناخن ہی یا محمدؐ ہلال عید الضحیٰ ئے اعلیٰ
کروگے محشر مین جب شفاعت مجھے بھی دینا زر شفاعت
زروز میثاق یا محمدؐ من از تو دارم رجائے اعلیٰ
نہ کوئی برلاوے کام سنی تمھین سے حل ہو مہام سنی
عطا ہو کچھہ اسکو یا محمدؐ بفضل و لطف و عطائے اعلیٰ

زلف سائے مصطفیٰ ہی شب قدر مومنین
نور صفائے مصطفیٰ صبح سعادت ہی ہمین
مہر لقائے مصطفیٰ شمس الضحیٰ ئے چرخ دین
ناخن پائے مصطفیٰ مومنو ماہ عید ہے
ہی یہہ ہوائے مصطفیٰ باغ جہان سبز تر
صدر صفائے مصطفیٰ مخزن سرِ ذاتِ حق
ظلِ ردائے مصطفیٰ حشر مین ہم پہ ہوویگا
فضل و عطائے مصطفیٰ ہم پہ ہمیشہ جاری ہی
حق نے برائے مصطفیٰ پیدا کیا جہان کو
بولینگے وائے مصطفیٰ سختی سے ہم جو حشر مین
ہوگی صدائے مصطفیٰ لطف سے جب یا امتی

ہی شب قدر مومنین زلف سائے مصطفیٰ
صبح سعادت ہی ہمین نور صفائے مصطفیٰ
شمس الضحیٰ ئے چرخ دین مہر لقائے مصطفیٰ
مومنو ماہِ عید ہی ناخن پائے مصطفیٰ
باغ جہان سبز تر ہی یہہ ہوائے مصطفیٰ
مخزن سرِ ذات حق صدر صفائے مصطفیٰ
حشر مین ہم پہ ہوویگا ظل ردائے مصطفیٰ
ہم پہ ہمیشہ جاری ہی فضل و عطائے مصطفیٰ
پیدا کیا جہان کو حق نے برائے مصطفیٰ
سختی سے ہم جو حشر مین بولینگے وائے مصطفیٰ
لطف سے جب یا امتی ہوگی صدائے مصطفیٰ

کیا ہی عطائے مصطفیٰ اسنی ہمارے حال پہ
سنی ہمارے حال پر کیا ہی عطائے مصطفیٰ

جان برضائے مصطفیٰ دل تہ پائے مصطفیٰ
تحت لوائے مصطفیٰ ہر دو جہان ہین بالیقین
جب کہین ہائے مصطفیٰ نار سقر کو دیکھہ ہم
تب ہو صلائے مصطفیٰ اب چلو باغ خلد کو
لطف عطائے مصطفیٰ کیسا ہی ہم پہ دیکھئے
نیک تھی رائے مصطفیٰ بخشش عاصیان کئے
دیکھو وفائے مصطفیٰ حامیِ عاصیان ہوئے
شان گدائے مصطفیٰ شاہون سے بس دو چند ہی
اپنا سوائے مصطفیٰ حشر مین کون ہی شفیع

دل تہ پائے مصطفیٰ جان برضائے مصطفیٰ
ہر دو جہان ہین بالیقین تحت لوائے مصطفیٰ
نار سقر کو دیکھہ ہم جب کہین ہائے مصطفیٰ
اب چلو باغ خلد کو تب ہو صلائے مصطفیٰ
کیسا ہی ہم پہ دیکھئے لطف عطائے مصطفیٰ
بخشش عاصیان کئے نیک تھی رائے مصطفیٰ
حامیِ عاصیان ہوئے دیکھو وفائے مصطفیٰ
شاہون سے بس دو چند ہی شان گدائے مصطفیٰ
حشر مین کون ہی شفیع اپنا سوائے مصطفیٰ

خوف و رجائے مصطفےٰ کرنا ہمین ضرور ہے
دین بقائے مصطفیٰ تا بہ ابد بقا ہی یہہ
قدر و قضائے مصطفےٰ قدر و قضا خدا کی ہے
نورِ ضیائے مصطفیٰ جلوۂ کوہ طور ہے
ہم بہ دعائے مصطفیٰ حشر کو بخشے جائینگے

کرنا ہمین ضرور ہے خوف و رجائے مصطفےٰ
تا بہ ابد بقا ہی یہہ دینِ بقائے مصطفےٰ
قدر و قضا خدا کی ہے قدر و قضائے مصطفےٰ
جلوۂ کوہ طور ہے نورِ ضیائے مصطفیٰ
حشر کو بخشے جائینگے ہم بہ دعائے مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

وصف و ثنائے مصطفےٰ سنی ہو تجھسے کب ادا
سنی ہو تجھسے کب ادا وصف و ثنائے مصطفیٰ

یا نبی مصطفیٰ مرحبا مرحبا
تم ہو نور خدا تمسے ظاہر ہوا
تم امامِ رسل بے چگون بیمثل
زندہ تم سے عیان ہو گئے مردگان
انگلیون سے بنی نہر جاری ہوئی
تم نے شقِ قمر کردیا چرخ پر
تمسے ہردوسرا ہو گئے بر ملا
نخل خرما بجا سنگ سے ظاہر ا
لاکھون بیمار کو رو برواہی بیچ
ہوئے شیرین دہن تم نے حق سے سخن
آیا سنگِ گران جب بہ آبِ روان
ریت کو یا نبیؐ تمنے حلوبسی کی
بات برآپکی ہرنی آئی چلی
اپنے مسواک کو تمنے گاڑا ہی جو
ثانی ہی نا ہوا اور نہین ہووےگا

یا شفیع الورا مرحبا مرحبا
نور ہردوسرا مرحبا مرحبا
افضل الانبیا مرحبا مرحبا
یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا
آپ کی بر ملا مرحبا مرحبا
یا نبی مصطفیٰ مرحبا مرحبا
خاصۂ کبریا مرحبا مرحبا
تمنے پیدا کیا مرحبا مرحبا
تمنے دی ہی شفا مرحبا مرحبا
رو برو ہی کیا مرحبا مرحبا
حکم جدم ہوا مرحبا مرحبا
اور کیا با مزا مرحبا مرحبا
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
جھاڑ اُسکا ہوا مرحبا مرحبا
یا نبیؐ آپکا مرحبا مرحبا

یک فرشتے کے تھے پر دو بازو جلے
آپنے پر دیا مرحبا مرحبا

گو وہ تھا جلکے ہوا تم نے زندہ کیا
پھر وہ آدم ہوا مرحبا مرحبا

رہ روِ کفر پر کی جو تم نے نظر
وہ مسلمان ہوا مرحبا مرحبا

لاکھوں ہی گمرہاں آئے رہ پر بجا
آپ ہو رہنما مرحبا مرحبا

پیدا ہو کر نبیؐ کہتے تھے امّتی
اپنے لب کو ہلا مرحبا مرحبا

روزِ محشر ہو جب دینگے تم سکو تب
مغفرت کی صلا مرحبا مرحبا

یا شفیع الامم تم نے کرکے کرم
راہِ حق دی بتا مرحبا مرحبا

ہے خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ
تم بھی ہو بے چرا مرحبا مرحبا

نورِ حق نے جو کی اپنی جلوہ گری
تمسے ظاہر ہوا مرحبا مرحبا

فی الحقیقت خدا خود تھا جلوہ نما
تمکو مظہر کیا مرحبا مرحبا

وہ تھا نورِ صمد جلوہ گر خود احد
نام احمدؐ رکھا مرحبا مرحبا

تم شریعت خدا تم طریقت خدا
تم حقیقت خدا مرحبا مرحبا

کیا بولوں خدا تم کو یا مصطفےؐ
ہو نہ حق سے جدا مرحبا مرحبا

گر میں بولوں خدا ہو شریعت خفا
تم کو یا مصطفےؐ مرحبا مرحبا

تم میں حق میں بجا فرق اتنا ہوا
یا امام الہدا مرحبا مرحبا

حق کو ہے نہ پسر اور نہ ماد پدر
اے شہِ اصفیا مرحبا مرحبا

ہے خدا ذات تو تم صفت اسکی ہو
راز دانِ خدا مرحبا مرحبا

ذات ہے جبتلک کب صفت ہو الگ
ذات تک تم بقا مرحبا مرحبا

یہہ سخن عارفو غور سے گر سنو
بولوگے بارہا مرحبا مرحبا

سُنّی ہو ہر زبان کہتا ہے ہر زماں
ہو نبیؐ پہ فدا مرحبا مرحبا

ہے شہد آب دہن ہمارا / نبات کی جا سخن ہمارا

وہ شیرین لب کی صفت کے باعث / قلم ہے شکر دہن ہمارا

بوصفِ آن لب یہہ مان پان ہے / کہ پیکدان ہے یمن ہمارا

وہ زلف مشکین کے ہم گدا ہین / ہے مرگ چھاپا لاختن ہمارا

وہ تازہ تر گل کے ہم ہین بلبل / کہ لامکان ہے چمن ہمارا

بنا یا روح القدس کو بلبل / نگارِ گل پیرہن ہمارا

نہین ہے جنت کی ہمکو پروا / ہے کوئے احمد چمن ہمارا

لگا ہے شوقِ خدا پرستی / ہے دلربا بت شکن ہمارا

جو ہو مدینے مین لاش عریان / ہو دھوپ وہانکی کفن ہمارا

مزار کی جا پہ سبز گنبد / بنے یہہ چرخِ کہن ہمارا

زہے مقدر ز بدشتِ یثرب / غبار بنجائے تن ہمارا

بسوز ہجرانِ مہر خوبے / ہے نالہ آتش فگن ہمارا

وہ گل کے روضے مین واہ قسمت / بنے جو ہریالی تن ہمارا

ریاضِ وحدت کے نغمہ خوان ہین / کہ تازہ تر ہے چمن ہمارا

وہ سنی کے پتھر کو پھینکتے ہین / یہی ہے دیوانہ پن ہمارا

ہمارے آقا کا ہے وہ عالم / جہان رہین ہم وطن ہمارا

دعا یہہ کرتے ہین یا محمد صلعم / ہو دور رنج و محن ہمارا

بکفر غالب رہین یہہ مقصد / برائے شاہِ زمن ہمارا

نزول موسیٰ پہ من و سلوی / ہے وصفِ احمد کا من ہمارا

مرزا

نجات کامل ہے پھر تو سنی
قبول ہو گر سخن ہمارا

حسن بیگ

یا رب تو بنا تصویر نبی و اصل علی و اصل علی
تا دیکھون سدا تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

چہرے سے عیان انوار خدا ہے جس سے منور سرد و سرا
ہے بدر دجے تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

رخسار منور جلوہ کنان چمکاٹ سے روشن ہر دو جہان
ہے شمس ضحی تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

لب لعل فزون از لعل یمن تھا نور کا شعلہ سیب ذقن
ہے ماہ لقا تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

پیشانی سے جسکی صاف عیان بس نور خدا ہے ہر دو جہان
ہے نور خدا تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

سینے سے الف اللہ کا عیان پر سر خدا سے درج دہان
و اصل علی تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

ابروئے مبارک مثل کمان تھا سہم قرہ سے کفر نہان
ہے دفع بلا تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

بادام سیہ دو آنکھوں کے ہم کرینگے نثار اس چشم سیہ
گر دیکھین فدا تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

بے نور ہین جب دیکھینگے ہم تو مردہ دلو نپر کرینگے کرم
دیویگی جلا تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

اوس سینہ مین روشن سر خدا امت کیلئے تھا پیٹ بھرا
ہے شمع ہدا تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

تو نور خدا کو دیکھ ہم کیا بولون تجھے ہے ربکی قسم
مرآت صفا تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

وہ دست نتھا تھا دست کرم ہر راہ ہدایت پر تھا قدم
ہے راہ نما تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

اے سنی از لمین تونے اگر دیکھی ہے تو رکھیو اسکی خبر
ہان بھول نجا تصویر نبی و اصل علی و اصل علی

جو وقت خور نور نبی دیدہ مین چمکا
ہر ذرہ نظر آگیا اسرار قدم کا

جب قصد کیا وصف محمد کے رقم کا
سر جھک گیا سجدہ مین ہے اک بار قلم کا

دیوان جو ہوا وصف محمد کے رقم کا
شیرازہ بہ یکبار رہوا رشتہ دم کا

ایمان ملا دین ملا ہمکو عزیزو
یہہ صاف تصدق ہے محمد کے قدم کا

کیا لطف ہے کیا فیض ہے کیا فضل عنایت
باللہ کے مالک ہے وہی فیض اتم کا

تبلائی رہ نیک کیا وعدہ بخشش
کس منہہ سے ادا شکر ہوا احمد کے کرم کا

ہر صبح کو ہر شام کو ہر سمت ہر اک جا
جلوہ ہے اسی مہر عرب ماہ عجم کا

ایمان ہی ہدایت ہی محمد کی صفت مین
لو خوان کشادہ ہی یہان فضل و نعم کا

آسجد پکے لئے شکر کے ای قبلۂ عالم
بس ہی مجھے محراب تیرے ابروے خم کا

کب فکر اُسے مہر قیامت کی ہو شاہا
جب پایہ ہوا امت پہ تیرے دین کے علم کا

جب لگ چکی امت کی تیرے سر شفاعت
سب خوش ہوئے جاتا رہا غم حشر کے غم کا

گمراہی مین تھے ہم کہو دی کس نے ہدایت
یہہ سارا کرم ہی اُسی حامی امم کا

ایمان دیا دین دیا ہم کو وہ سنی
کیا فیض ہی کیا فضل اُس الطاف شیم کا

تم ہو شاہِ انبیا یا مصطفی
ہو رسول کبریا یا مصطفی

جو تمہاری راہ پر قایم رہے
ہو گئے وے اولیا یا مصطفی

دین حق نے لی صفائی آپ سے
تم ہو شاہِ اصفیا یا مصطفی

زیب و زینت تم سے تقوی کو ہوئی
تم ہو زین الاتقیا یا مصطفی

سب بزرگون کو بزرگی آپ سے
تم ہو ازکی الازکیا یا مصطفی

جب ہوئین ظاہر تمہاری نیکیان
چھپ گئے سب اشقیا یا مصطفی

ہو ہدایت آپ کی جسکو تو پھر
راستہ سیدھا لیا یا مصطفی

آپ کی الفت مین بس پیوند دل
خوش ہوا جسنے سیا یا مصطفی

جو تمہارے قول پر ثابت رہا
نیکنامی سے جیا یا مصطفی

آپ کی الفت مین جو تشنہ ہوا
ساغر کوثر پیا یا مصطفی

فرش سے خوش ہی مدینے کا مجھے
ہو عطا ایک بوریا یا مصطفی

اسکے فرمان مین جہان جو آپ کا
ہی ادا فرمان کیا یا مصطفی

گر صفائی چاہتا ہی دل کی تو کہہ
روز و شب کہہ سنّیا یا مصطفی

صلی اللہ علیہ وسلم

آفتابِ نور ہی چہرہ رسول اللہ کا ۔ جلوۂ کوہ طور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا
جبہہ و رخ سے عرق رحمت کا ظاہر ہی سدا ۔ رحم سے مجہور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا
قوس ابرو تیر مژگان سے بہم چلہ کشید ۔ کفر پر منصور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا
چشم رحمت سے گنہگارانِ امت کی طرف ۔ روز و شب ناظور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا
فتح دی حق نے شفاعت پر نگہ کے تیر کو ۔ ناصر و منصور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا
بینیِ روئے جمالِ دین و دنیا بالیقین ۔ بلکہ خالص نور ہی چہرہ رسول اللہ کا
عارضِ انور نے بخشی روشنائی مہر کو ۔ نورِ چشم کور ہی چہرہ رسول اللہ کا
گوش عالی جوہر عزت کے ہر دو کان ہین ۔ گوہر اطہور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا
ہی زبان و لب سے ہر دم گفتگوے مغفرت ۔ غافر و مغفور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا
فردِ عصیانِ امم دھولے ذقن کا ہی عرق ۔ رکھے بہہ مقدور ہی چہرہ رسول اللہ کا
چشم دل سے دیکھا از روئے ترحم پاس ہی ۔ تجھ سے کب مہجور ہی چہرہ رسول اللہ کا
ہر دو عالم ذکرِ حسنِ پاک سے ہین تر زبان ۔ ہر جگہہ مذکور ہی چہرہ رسول اللہ کا
آفتاب اوج رحمت جلوۂ وحدت یقین ۔ نور سے معمور ہی چہرہ رسول اللہ کا
جسنے دیکھا اسنے نقدِ مغفرت حاصل کیا ۔ فیض سے گنجور ہی چہرہ رسول اللہ کا
مردمک کو مرحمت نورِ بصارت کیون نہ ہو ۔ چشم مین منتور ہی چہرہ رسول اللہ کا
نور احمدؐ دیدہ مین موجود ہی ہر شی مین دیکھ ۔ گو بظاہر دور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا
صاف تر رومال رحمت سے ہوئی لوثِ حدوث ۔ پاک ہی مبرور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا
راغب و ناظر ہی رب العالمین سوئے حبیب ۔ کیا اسے منظور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا
نورِ وحدت سے مجلّی و منوّر بالیقین ۔ حسن سے موفور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا
کونسی جا ہی جہان شہرت نہین اُس حسن کی ۔ ہر طرف مشہور ہی چہرہ رسول اللہ کا
آبِ رحمت سے ہوئی ہی شست و شوئے روئے پاک ۔ طاہر و اطہور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا

صفحۂ دل پر میرے حسن ہدایت کیون نہ ہو | اُسپہ تو مسطور ہی چہرہ رسولؐ اللہ کا

ماہِ تابان جب سے ای سنی فلک پر ابتلک
دیکھہ کر مسرور ہی چہرہ رسول اللہ کا
صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر ہر دم ہی میرا کلمہ رسولؐ اللہ کا | ورد کرتا ہون سدا کلمہ رسولؐ اللہ کا
ہو تجلی دلکو اور ایمان کامل اُسکا ہو | صدق سے جسنے پڑھا کلمہ رسول اللہ کا
ہی یہی ذکرِ جلی وردِ اسکا کر اسطرحسے | دمبدم صبح و مسا کلمہ رسولؐ اللہ کا
لَا اِلٰہ سے نفی کر اثبات الا اللہ سے کر | تا کرے دلکو صفا کلمہ رسول اللہ کا
عاقبت کے خوف سے گر تم پڑھوگے مومنو | دیگا دوزخ سے بچا کلمہ رسول اللہ کا
ہی دمِ عیسیٰ اِسی مین ذکر کر ای مردہ دل | دے ہے مردے کو جلا کلمہ رسولؐ اللہ کا
گر کرے دنیا کی خاطر وردِ اسکا جو کوئی | برکت اسکو دیویگا کلمہ رسولؐ اللہ کا
جسنے وردِ اسکا کیا بہرِ خدا طلبی تو بس | حق سے دیدار ملا کلمہ رسول اللہ کا
کیون نہ میرا القلعۃ ہو روز و شب ہر ایکدم | نقش دلپر ہو گیا کلمہ رسولؐ اللہ کا
آئینے سے دل کے ہو زنگِ کدورت صاف تر | قلب کا ہی مصقلہ کلمہ رسول اللہ کا
گر خدا بینی تجھے منظور ہی یہہ ذکر کر | دیگا نورِ حق بتا کلمہ رسول اللہ کا
جنت الماویٰ ہی اسکے واسطے ای مومنو | دمبدم جسنے کہا کلمہ رسول اللہ کا
جلوۂ نورِ الٰہی اُس سے دلمین ہو نمود | دیکھہ لے ہی حق نما کلمہ رسولؐ اللہ کا
کاتبِ قدرت نے چاہا مشق عالم کا کرے | لوح پر پہلے لکھا کلمہ رسول اللہ کا

تیرے ایمان کو ہو استقلال اسکے ذکر سے
روز و شب کہہ سُنا کلمہ رسولؐ اللہ کا
صلی اللہ علیہ وسلم

جب شفیع المذنبین امت کا آقا ہو گیا | خوف کیا محشر کا جب ایسا وسیلہ ہو گیا
نور ایمان سے منور کیون نہو سارا جہان | دینِ احمدؐ کا دو عالم مین جو شہرا ہو گیا

مومنون کے دلکو اکبارگی تسلی ہو گئی
کیا بزرگی مین کرون ذات محمدؐ کی بیان
شافع روز جزا ہم عاصیون کے واسطے
لے زمین سے تا فلک ایمان کو رفعت ہو گئی
جب تولد سید لولاک کے مین ہوئے
دہشت دنیا عقبیٰ قبر کی بھی فکر کیا
دین ملا ایمان ملا رحمت ہوئی ہمپر نزول
منزل رحمت ہوا یہہ سطحہ روئے زمین
بے مثال و بے چگون ذات محمدؐ کو کہو
جب نبیؐ پیدا ہوئے دنیا و دین دونو ہوئے
کیون نہ امت کو شرف بخشے رسول کبریا

نور پاک مصطفیٰؐ کا جبکہ جلوا ہو گیا
جسکے باعث الغرض اشرف یہہ کعبہ ہو گیا
خیر رسول کبریا پھر کون ایسا ہو گیا
رایت دین محمدؐ جبکہ برپا ہو گیا
مومنون کا کیا کہون اس سمت قبلہ ہو گیا
شافع روز جزا جسوقت اپنا ہو گیا
باعث رحمت یقین حضرت کا آنا ہو گیا
جب شفیع المذنبین دنیا مین پیدا ہو گیا
ورنہ تبلا دو نبیؐ کا کون ہمتا ہو گیا
دو جہان کا الغرض اسباب سارا ہو گیا
جسکے قدمون سے مشرف عرش اعلیٰ ہو گیا

صلی اللہ علیہ وسلم

وادی یثرب خدا دکھلائے یہی اسنیؔ مجھے
عشق احمدؐ کا یہہ میرے سر مین سودا ہو گیا

بڑا مشتاق ہی مدت سے دل میرا محمدؐ کا
نحوست اٹھہ گئی دنیا سے اک لحظہ ہی میلاد کا
چراغ نور ایمان سے ہوا ہی دل کا گھر روشن
ہمین کیا خوف ہے یارو کہو روز قیامت سے
نہین ہی فکر کچھ گرمی خورشید محشر کی
ہیہم بخشش امت ہو وے فتح کیونکر اب
ادا ہو شکر کیون اسکا پڑھے ہم صلی اللہ
تجلی دین اعظم کی ہوئی مشرق سے مغرب تک

بتادے جلد تر یا رب مجھے روضہ محمدؐ کا
دو عالم مین ہوا جسوقت سے شہرا محمدؐ کا
مہر نور ہدایت دل پہ جب چمکا محمدؐ کا
گنہگارون کو چھڑوانے کو ہی وعدا محمدؐ کا
ہمارے سر پہ ہی اے مومنو سایہ محمدؐ کا
کہ شمشیر شفاعت پر تو ہی قبضہ محمدؐ کا
ہدایت حق نے دی ہمکو یہہ ہی صدقہ محمدؐ کا
جو نور حق سے کثرت مین ہوا جلوہ محمدؐ کا

ازل سے دل میرا آشفتہ نورِ مجسم ہے
کہ خوش آتا ہے جنت سے مجھے صحرا محمدؐ کا

خیالِ زلفِ عنبر بوئے احمد سے سر کب جاوے
ہوا ہے روزِ اوّل سے مجھے سودا محمدؐ کا

خدا کا نورِ اقدس لاشریک و وحدہٗ برحق
جمالِ ذاتِ اطہر ہے تو ہے یکتا محمدؐ کا

خدانے نورِ احمد کو کیا خلقت میں لاثانی
نہیں تھا اور نہ ہوویگا کوئی ہمتا محمدؐ کا

کہاں ہم اور کہاں پھر دین نزولِ رحمِ حق کب تھا
پھر جانو موجبِ رحمت ہوا آنا محمدؐ کا

چھڑائی راہِ بد ہمسے عطا کی نعمتِ ایمان
بیانِ فضل و احسان میں کروں کیا کیا محمدؐ کا

ہیں سب خواہندۂ افضالِ ذاتِ احمدی سبھی
یقین جانو کہ سب پر دست ہے بالا محمدؐ کا

صلی اللہ علیہ وسلم

ای مصدرِ رحمتِ خدائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وی منزلِ فضلِ کبریائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ای معدنِ فیض و السخائی وی مخزنِ جود و العطائی
ای صاحبِ صادق الوفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بینی توئی حال مومنان را دانی توئی راز عاصیان را
ای واقفِ سرِّ اختفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
پوشیده نماند بر تو ہر سرِ ہستی تو ز ذرّه ذرّه مخبر
ای باعثِ ارض و السمائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بکشادی بجا تو رازِ اعظم ہستی توئی سیدِ دو عالم
ای سرورِ خیلِ انبیائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
دانسته خبر ز حالِ امت دادی تو امید از شفاعت
ای غافرِ ذنب و الخطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بکشادی تو عقدہائے دین را دادی تو صفائی مومنان را

ای گوہرِ تاجِ اصطفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
نمودہ تو راہِ دین بگمرہ کردی تو زراہِ دین آگہ
ای ہادیِ صدق و الصّفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ہستی تو ئی مقتدائے پاکان اسرارِ ازل بتو نمایان
ای جوہرِ کانِ اجتبائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ہر ذرہ راز حق تو دانی رخشان ز تو مہرِ آسمانی
ای صورتِ شمس و الضحائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
کردی چہ بہ حال ما عنایت بخشیدی تو گنج رازِ وحدت
ای مالکِ جود و العطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ظاہر نشود سخاوتِ تو عام است بجا کرامتِ تو
ای صاحبِ فیض و السخائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وصفت چہ کند زبانِ سنّی ہستی تو ئی راز دانِ سنّی
ای احمدؐ احسن الثنائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

عشقِ احمدؐ کا ہی عجب چٹ کا
دلکو سودا ہی زلف کی لٹ کا
مار بھی کھاکے زلف کی لٹ کا
پر نہ چھوٹا وہ جا کے جو لٹ کا
یار اپنا شفیعِ محشر ہے
عاقبت کا کہان رہا کھٹ کا
پاسِ انفس و قدم سے رہ شاغل
اور جانب خیال مت بھٹ کا
وسوسہ ڈالدے اگر خناس
اسکو لاحول کا لگا سٹ کا
راہِ مولا مین ہی وہی ہشیار
گرد غفلت کو جوکہ ہی جھٹ کا
نام عقبیٰ ہی مسکنِ آرام
ہی یہہ دنیا مقام کھٹ کھٹ کا
سر پہ لے لا الہ کی گٹھری
جبکہ ہمت کا باندھ کر پٹ کا

کر کے اثبات ذکر الا اللہ
نام احمدؐ سے کھل گئے اسرار
درِ نورِ یقین جو باز ہوا
یا نبیؐ آپ کا یہہ رتبہ ہے
احمدؐ اَبت گرے نگون سر سب
میم احمدؐ سے کھل گیا اسرار

قلب آشفتہ پر اُسے پٹکا
اُٹھا پردہ احد کی چوکھٹ کا
نہ رہا پھر تو آسرا پٹ کا
عرش تکیہ بنا چھپر کھٹ کا
سُنکے آوازہ تیری آہٹ کا
راز ہی اور کچھ یہہ گھونگٹ کا

جام کوثر سے کر اُسے سیراب
سُنّی عاشق ہی تیرے پن گھٹ کا

تم ہو نورِ خدا یا رسولِ خدا
نورِ اطہر سے روشن ہوئے دو جہان
بحرِ عصیان سے تم پار کردو مجھے
مجھکو طاقت و قوت عطا کیجئے
مجھپہ اپنا کرم تم رکھیے سدا
ایسی ہو وے عنایات کچھہ آپ کی
شکلِ اطہر مجھے کیون بتاتے نہین
رحم کر کر یہہ فدوی پہ بہرِ خدا
نقدِ بخشش سے مجھکو کرو تم غنی
تمسے امیدِ بخشش کی رکھتا ہو نہین
رکھئے دنیا مین اعزاز و حرمت میری
موت آوے تو بالخیر و ایمان بہم
جب کہ اسکے بچون یہہ کرم کیجئے

تم ہو شمس الضحیٰ یا رسولِ خدا
تم ہو قمر الضیا یا رسولؐ خدا
ڈوب جاؤ نہین نا یا رسولِ خدا
ہو نہین بیدست و پا یا رسولؐ خدا
حال بد ہی میرا یا رسولؐ خدا
میری رد ہو بلا یا رسولؐ خدا
کیون ہو مجھسے خفا یا رسولؐ خدا
دیجے صورت بتا یا رسولؐ خدا
ہو نہین مثلِ گدا یا رسولِ خدا
دو نہ دل سے بھلا یا رسول خدا
اور کردو بھلا یا رسولؐ خدا
خاتمہ ہو میرا یا رسولِ خدا
یا نبی مصطفیٰؐ یا رسولؐ خدا

مجھ کو امید آپ کے فضل سے ہے — بر لے آؤ ذرا یا رسولِ خدا

جان کندن کی سختی سے دیجے بچا — تم بلطف و عطا یا رسولِ خدا

اور تنگی سے قبر کی دیجیے رہا — جب مین گھبراؤنگا یا رسول خدا

جبکہ آسانی ہووے وہان سے مجھے — اور ہے ایک بلا یا رسول خدا

اسکو بھی کردو آسان بعزت خود — یا حبیبِ خدا یا رسول خدا

اب یہہ عاجز و بیکس و ناچار کی — ہے یہہ تمسے دعا یا رسول خدا

مجھ کو دوزخ سے آپ بچا لیجئے — از براے خدا یا رسول خدا

جبکہ دوزخ سے مین بچ رہون باکرم — اور ہے ایک دعا یا رسولِ خدا

ٹال دیجئے اسکو بھی بہر خدا — آپ ہے خیر الوریٰ یا رسولِ خدا

روزِ محشر مین زیرِ لوا دو جگہہ — ہے یہی التجا یا رسولِ خدا

گرم خورشید ہوگا قیامت مین جب — دیجیے دامن اوڑھا یا رسولِ خدا

جبکہ محشر کی تنگی سے بچ جاؤنگا — پھر یہہ ہے مدعا یا رسول خدا

اسکو بھی تم کرم سے دلانا مجھے — یا شفیع الوریٰ یا رسولِ خدا

جبکہ میزان مین تولینگے میری بدی — کیجیے ایسی عطا یا رسولِ خدا

میرے پلہ مین جب ہاتھہ رکھہ دیجیے — تم بلطفِ علی یا رسول خدا

جب کہ اس سے بھی بچ جاؤنگا مین ہم — اور یک ہے رجا یا رسول خدا

یہہ بھی امید بر لاؤ میری بھلا — یا امام الہدیٰ یا رسولِ خدا

پل کا رستہ جو تلوار سے تیز ہے — جب وہان جاؤنگا یا رسولِ خدا

آپ ایسا گذار یجے اس راہ سے — مجھ کو مشکل ہوا یا رسولِ خدا

جب کہ جنت مین جاؤگے مت کیجیے — مجھ کو یکدم جدا یا رسولِ خدا

مین گنہگار ہون تم بفضل و کرم — کیجیے عفوِ خطا یا رسولِ خدا

جب مدینے مین ہو ویگا تیرا گذر | کہنا با دصبا یا رسولِ خدا

وہ جو سنی ہے عاصی مریض گنہ
اسکو دیجے شفا یا رسولِ خدا

در شان حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز

یا قرۃ عینی مرغوب رسول اللہ ؐ
جو غوث مکرم پیدا دنیا مین فدا ہو گا
جو غوث کا واصف ہے اسنے مین وہ کیا ہو گا
ہو کیون نہ قدم اسکا کاندھے پہ ولیون کے
ایک روز کہا دل نے کیون فکر کرتے ہے تو
ای سنی تو رکھ حاجت اس ذات مقدس سے
دنیا مین تو خوش ہو گا عقبیٰ مین یہہ رتبہ
کر عرض مجھے لینا اسوقت کرامت سے
پروا یہہ ہمین کب ہے وہ شاہ دو عالم ہے
یا غوث دعا کیجے ہے حال تنگ میرا
مردونکو کئے زندہ بس تمنے کرامت سے
کب کا رہیرا ہونے کچھ دیر بھی لگتی ہے
کر فضل وعنایت کچھ تا میری مدد ہووے

صلوٰۃ علیکم یا محبوب رسول اللہ ؐ
وہ عرش کے سایہ مین محشر کو کھڑا ہو گا
مقبول رسول اللہ مرغوب خدا ہو گا
احمد کا قدم جسنے کاندھے پہ لیا ہو گا
کیا فکر مین گھل گھل کر جب مفت فدا ہو گا
بے برگ اگر ہے تو با برگ و نوا ہو گا
اوس غوث معظم کے تو تحتِ لوا ہو گا
جب غوث نشان تیرا محشر مین کھڑا ہو گا
یا غوث تیرا سایہ جس پر کہ پڑا ہو گا
کیون کر نہ فراغت ہو گر فضل تیرا ہو گا
دل مردہ میرا زندہ اب تمنے کیا ہو گا
جب قدر تیرے ہاتھون اور حکم قضا ہو گا
رتبہ میرا ای آقا کیون کر نہ بڑا ہو گا

یا غوث یہہ سنی کا ہو ویگا دگر رتبہ
جب ہاتھ تیرا سر پر با فضل وعطا ہو گا

کیا خوف حشر مین ہے گناہ کبیرہ کا | فدوی ہو تمہین غلام ہو تمہین دستگیر کا

بلبل مین تیرے گلشن مدح و ثنا کا ہون
صل علی ہی نالہ میرے ہر صفیر کا

پوچھین فرشتے قبر مین بندہ تو کس کا ہی
امت ہی کسکی نام ہی کیا تیرے پیر کا

دونگا جواب بندۂ حق امت نبیؐ
بے شبہہ مین مرید ہون پیران پیر کا

پروائے جاہ و دولت دنیا ہی کب اسے
ہووے گدا اگر کوئی پیران پیر کا

بغداد کی نصیب سے گر خاک کچھہ ملے
پھر دل ہو میرا کاہیکو خواہان عبیر کا

کیون کر نہو تجلی میرے دل کو مومنو
مداح ہو نمین اس شہ روشن ضمیر کا

محشر مین اسکے نیچے خدا یا بٹھاے مجھے
جس دم نشان کھڑا رہے غوث کبیر کا

یا غوث ایسے وقت مین کچھہ مرحمت کرو
از بس شکستہ حال ہی اب اس فقیر کا

منظور تیرے در کی گدائی ہی اب مجھے
خواہان نہین ہون دولت و جاہ کبیر کا

کچھہ فضل ایسا ہو کہ ہو حاصل میری مراد
امیدوار بیٹھا ہون فضل خطیر کا

یا غوث مجھہ کو اپنے غلامو نمین کر قبول
مین ہون غلام تیرے غلام حقیر کا

ای سنی میرے حق مین ہی جنت سے خوبتر
روضہ اگر مین دیکھہ لون غوث منیر کا

تو صاف نہ دلکو بنا دنیا سمجھہ جائے فنا
ہان اپنے حق کی کر ثنا دنیا سمجھہ جائے فنا

اسباب کر کچھہ کوچ کا جانا ہی پھر سوئے بقا
غفلت سے کبتک سوئیگا دنیا سمجھہ جائے فنا

سونے سے کر توبہ یہان سونا ہی پھر تجھکو وہان
سونے سے وہ سونا کہان دنیا سمجھہ جائے فنا

میثاق مین قالوا بلیٰ اللہ سے تونے کہا
وہ قول اپنا لا بجا دنیا سمجھہ جائے فنا

یاد خدا کر جان سے بچ نیچۂ شیطان سے
کر زندگی ایمان سے دنیا سمجھہ جائے فنا

سن بات میری ایجوان یہہ وقت پھر تجھکو کہان
قایم نہین دو رجہان دنیا سمجھہ جائے فنا

جب موت تیری آویگی بیشک تجھے لیجاویگی
پھر تجھسے کیا بن آویگی دنیا سمجھہ جائے فنا

اب قبر کی کچھہ فکر کر اپنا بھلا چاہے اگر
قایم وہی ہی تیرا گھر دنیا سمجھہ جائے فنا

بان

تمھارا فیض جو ہوتا تو شاہِ دانایان
نہ ہوتا تختۂ یونان خراب در تہِ آب

عرق نبیؐ کے جو وا صف کا بحر مین گر جاتے
گلاب آب ہو ہوتے گلاب در تہِ آب

عرق مین ڈوبی نہ تھی آپ کی وہ زلفِ سیاہ
مگر یہہ معجزہ اک تھا سحاب در تہِ آب

غریق ہوکے محمدؐ کے آبِ رحمت مین
کبھو تو کرتے ہو کیون آب آب در تہِ آب

نزولِ آب کرامت نبیؐ کا ہی کہ اُٹھو
کوئی بھی کرتا ہی اے لوگو خواب در تہِ آب

یہہ ذکر آتش و خاک و ہوا پہ کیا موقوف
ہی بلکہ ذکر آن عالی جناب در تہِ آب

عرق مین غرق ہو گھلتا ہون ہجرِ احمدؐ سے
کلوخ کیون نہ ہو گھل گھل کے آب در تہِ آب

جگر پہ آبلہ اسپر ہی موجِ آبِ سرشک
میان بحرِ الم ہی حباب در تہِ آب

سیاہی چشم کی ڈوبی ہی اشک مین میرے
عجب یہہ منہ ہی کہ آیا سحاب در تہِ آب

ہون آبِ اشک مین ڈوبا بصر کو کیون نہ ہو غرق
نظر کو ہوتا ہی اکثر حجاب در تہِ آب

مدام بارشِ رحمِ نبیؐ ہی امت پر
کہ رحم لوٹے ہی یہہ بے حساب در تہِ آب

نہ مانگا پانی چلی جسکے سر پہ تیغ نبیؐ
کبھو تو کوئی بھی مانگے ہی آب در تہِ آب

نبیؐ کا قہر تھا طوفانِ نوح ای سُنی
کہ جس سے آگئی دنیا شتاب در تہِ آب

دیکھ کر یہہ رفعتِ دینِ پیمبر روز و شب
سر اٹھا کر کہتے ہین اللہ اکبر روز و شب

نورِ احمدؐ کی صفت مین کیا مین بالایش کرون
نور سے جسکے ہین مہر و ماہ انور روز و شب

یا نبیؐ کیا مرتبہ اعلیٰ کیا اللہ نے
تھا وہ کالت مین تمھاری روح اکبر روز و شب

ذکرِ دنیا نے خلل مین کہئے کیا پھل پاوگے
وصفِ احمدؐ کا کرو ہی ذکر بہتر روز و شب

طاعتِ حق کیجیے تا عاقبت بالخیر ہو
یہہ دعا مانگو خدا سے سر جھکا کر روز و شب

یا الٰہ العالمین بہرِ جنابِ مصطفیؐ
از رہِ رحمت ہو رحمت بار ہم پر روز و شب

مومنو ہر دم تمھاری عافیت کیواسطے
مصطفیؐ دل سے دعا کرتے تھے اکثر روز و شب

گرمیِ خورشیدِ محشر سے بچینگے کیون نہ ہم
فضل سے پہنچا خدا یا تا کہ ہم رکھتے رہا
ایسی بھی قسمت ہماری ہی کہ جسکے زور سے
اپنی آنکھو پر رکھونگا اسکے قدمون کو ہم
یا رسولؐ اللہ جدائی مین تمھاری مین مدام

سایۂ رحم نبیؐ ہو اپنے سر پر روز و شب
روضۂ اطہار کی دہلیز پر سر روز و شب
دیکھین تا احمدؐ کا ہم روئے منور روز و شب
رہ مدینہ کی چلے گر میرا اشتر روز و شب
ہوگیا لاغر نہایت آہ بھر بھر روز و شب

عرض یہہ کرتا ہی سُنّی یا رسولؐ اللہ سے!
ہو زیارت آپ کی مجھ کو میسر روز و شب

زیب آرائے مسجد و محراب
رہنمائے طریقۂ اسلام
اعتضادِ گروہِ اہلِ یقین
دافعِ فتنہائے دیو مرید
رونقِ شمعِ بزمِ دو عالم
خسرِ احمدؐ خلیفۂ دویم

دشمنِ شرک و قاتلِ مرتاب
جادہ پیمائے سوئے راہِ صواب
حامیِ عاصیان بروزِ حساب
مقبلِ خاص درگہِ وہاب
مہرِ چرخِ کمال و عالی جناب
صاحبِ عدل و داد و زہد مآب

یعنی حضرت عمرؓ شہِ سُنّی
حامیِ روزِ حشر بن خطّاب

آیا جب عدل پر عمرؓ خطّاب
سرورِ دین و رونقِ ایمان
رازدانِ خدائے عزّ و جل
تربیت گمرہون کو کی دین سے
دشمنِ فتنہ و فساد و کفر
توڑ ہی ڈالی ظالمون کی کمر

مار ڈالا بسر عمرؓ خطّاب
شاہِ عالی گہر عمرؓ خطّاب
سیّدِ باخبر عمرؓ خطّاب
شاہِ فضل و ہنر عمرؓ خطّاب
دافعِ شرک و شر عمرؓ خطّاب
عادلِ نیک تر عمرؓ خطّاب

عدل و انصاف سے خلافت کی — سرورِ معتبر عمرؓ خطّاب

خوف کیا حشر کا تجھے سنّی
تجھ پہ ہی سایہ ور عمرؓ خطّاب
رضی اللہ عنہ

شاہِ کونین ابنِ بو طالب — شیرِ حق غالبؑ علیؑ غالب
راز دانِ خدائے عزّ و جل — واقفِ دین بَدینِ حق راغب
ہمت افزائے ناتوان و ضعیف — قوّتِ روح و طاقتِ قالب
جنّتک جسمِ رُوحک رُوحے — دُنّک دَتّے ابنِ بوطالب
نور بخشائے شمعِ بزمِ ھُدا — رونق افزائے نیّرِ ثاقب
ذاکرِ حق خلیفۂ چارم — عاملِ فرض و سنّت و واجب

بہرِ سنّی وسیلۂ کامل — شاہِ مردان بن ابوطالب
رضی اللہ عنہ

جب ہوا مرتضیٰ علیؓ غالب — معتقد ہی مرتضیٰ علیؓ غالب
تھے عرب میں ہزاروں زور آور — سب پہ تھا مرتضیٰ علیؓ غالب
ہر جگہہ کا غرور نکے زمرے پر — ہو گیا مرتضیٰ علیؓ غالب
زندگی تک تمام عالم پر — تھا سدا مرتضیٰ علیؓ غالب
درِ خیبر اُکھاڑ کر پھینکا — تھا بڑا مرتضیٰ علیؓ غالب
ہو گیا مشرکوں کے لشکر پہ — ہر جگہہ مرتضیٰ علیؓ غالب
اہلِ اسلام کے معاون تھے — بارہا مرتضیٰ علیؓ غالب
تیغِ اسلام سے اُڑا یا سر — کفر کا مرتضیٰ علیؓ غالب
جو تھے کعبے میں بُت رگڑ ڈالا — زیر پا مرتضیٰ علیؓ غالب
پہلوانوں پہ سارے عالم کے — ہو رہا مرتضیٰ علیؓ غالب
اپنی سنّی کی کچھ مدد کیجے — آج یا مرتضیٰ علیؓ غالب
رضی اللہ عنہ

ردیف تائے فوقانی

اے سنی یہہ دنیا کی کبھو تو نہ اٹھا بات
احمدؐ کی صفت جسمین ہو کچھ ایسی سنا بات

ذکر اس شہِ کونین کا کیجے تو بجا ہے
بیجا ہے محض کہئے نہ کچھ اسکے سوا بات

بندہ مین خدا کا ہون محمدؐ کا پرستار
دنیا کو سمجھتا ہون کہ ہے دیر خرا بات

اس عالمِ فانی کا فقط ذکر ہے بیجا
احمدؐ کی صفت کیجے کہ ہے کیسی بجا بات

قطعہ

اے مومنو کیا کہتا ہون چپ کان کو رکھکر
اب غور سے سن لیجئے یہہ میری ذرا بات

جس بات مین احمدؐ کی صفت ہووے تو وہ بات
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات

اے مومنو یہہ نعت نبی صلِّ علیٰ ہے
چپ رہ کے سنو تم نہ کرو بہر خدا بات

لازم ہے مسلمانونکو ہر حال مین واللہ
ہرچند نہین کیجے بجز حمد و ثنا بات

باتین تو ہزارون ہین مگر غور سے سنئے
جو بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کیسی ہے رسا بات

جنجائے پہ موسیٰؑ کا گذر ہونے نہ پایا
اللہ سے احمدؐ نے کی اُس جائے پہ جا بات

سکرات کے عالم مین مجھے فضل سے یارب
جس بات مین کچھ نعت نبیؐ ہو وہ سکھا بات

اے رب مین تجھے سونپ دیا ناطقہ اپنا
جز حمد و ثنا نکلے نہ کچھ منہہ سے بھلا بات

اے سنی تو نازان نہوا احمدؐ کی صفت سے
کچھ منہہ بھی تجھے ہے کہ کہے ہان نہ بنا بات

اب مجھکو کسی کی نہین پروائے شفاعت
رکھتا ہون محمدؐ کی تمنائے شفاعت

بر آئے خدایا کہ مین اب تیرے نبیؐ کی
یک عمر سے رکھتا ہون تمنائے شفاعت

پھر کونسی نعمت کی میرے دلکو ہو پروا
ملجائے اگر نعمتِ عظمائے شفاعت

ہے اِذن شفاعت کا کہو کسکو عزیزو
واللہ محمدؐ ہی ہے آقائے شفاعت

کچھ ایسا سبب ہو کہ مدینے مین پہنچ جاؤن
مین خوب سمجھتا ہون وہ ہے جائے شفاعت

رحمت سے کرامت سے عنایات سے ہمکو
چھڑوا دیگا باحسنِ تقاضائے شفاعت

سائے مین گنہگارونکو لیلیوینگا واللہ
ہی ذات محمدؐ کی یقین کہف غریبان
ہو آشنا احمدؐ کے دل و جان سے عزیزو
اللہ نے اُسے اذن شفاعت کا دیا ہی
قرآن سے ثابت ہی شفیع احمد مرسل
جلوے ہین پھر اس امتِ احمدؐ کے عزیزو

محشر مین شہ حشر معلّائے شفاعت
اللہ نے کیا ہی اُسے ماوائے شفاعت
پھر خوف نہین بہہ گئے دریائے شفاعت
کیا شبہہ ہی امت کی جو فرمائے شفاعت
کافر ہی جو ہی منکر والائے شفاعت
کھل جائیگا جب نور مجلائے شفاعت

پھر چین ہی آرام ہی راحت ہی فراغت
تقدیر سے سنی کی جو ہو جائے شفاعت

در شان شب معراج

واہ قسمت کہ ملی آج یہہ رات
اور راتین بھی بڑی ہین لیکن
کیسی رحمت ہی کہ لیوین آرام
نور باطن سے لے ہر مہ سے خراج
لیلۃ البدر اگر ہی روشن
کیا سعادت کا ستارہ چمکا
فضل خالق سے ہو اسوقت روا
جاگتی آنکھون کی شمعین کر کر
ہو روا فضل سے اللہ کے سب
جلد پرتاب کرو تیرِ دعا
فوجِ بخشش کو لے شبخون کر کر
آج تھا وصلِ حبیب و محبوب

مصطفیٰؐ کو ہوئی معراج یہہ رات
ساری راتون کی ہی سرتاج یہہ رات
ایک جا حجرہ و دراج یہہ رات
ظاہرا دیکھو تو ہی داج یہہ رات
پر وہ سوراتسے لے باج یہہ رات
نحس عالم کرے اخراج یہہ رات
مانگے حاجت کوئی محتاج یہہ رات
روز ملتی ہمین ای کاج یہہ رات
چاہو حاجت جو ہو بالحاج یہہ رات
ای کماندار وہی آماج یہہ رات
ملکِ عصیان کرے تاراج یہہ رات
کیا سعادات کی ہی تاج یہہ رات

کی ہے امت کی شفاعت حق سے
مصطفیٰ نے بصد الحاح یہ رات

آج کے جاگے سے دل ہو روشن
کرے تاریکی کو اخراج یہ رات

زہے قسمت کہ اگر ہو سنّی
راہ حق مین تیرا ہے آج یہ رات

در شان شب برات

ادب سے جاگیو اے دل کہ ہے نجات کی رات
تمام راتون مین یہ رات ہے برات کی رات

تمام راتین تو غفلت مین کھوئین صد افسوس
گذار ذکر خدا مین بھلا یہ رات کی رات

خدا کی یاد مین تا صبح جاگ اے ہشیار
یقین سمجھ یہ ہے تسبیح اور صلوٰۃ کی رات

یہ شب کے جاگے سے دل ہووے روشنائی پذیر
خدا نے اسکو بنائی ہے کیا نجات کی رات

خدا کے فضل سے اس رات کی فضیلت ہے
نجات نزع سے پاوینگے ہم نجات کی رات

خدا کی راہ مین دینا ہے کچھ فقیرون کو
غرض یہ رات بھی ہے ہدیہ و زکوٰۃ کی رات

خدا کی یاد مین بیدار جو رہا اس شب
تو اسنے نعمت کونین ساری ہات کی رات

صفات اور بھی راتون مین ہین ہزارون ہی
خدا کے رحم سے ایک یہ بھی ہے صفات کی رات

برکات رحمت و افضال حق ہون سارے کشود
جو جاگتے ہین سمجھتے ہین یہ نکات کی رات

جو راتین خواب مین کھوئین نہ آئینگین ہمراہ
مگر یہ رات جو جاگو تو ہوگی سات کی رات

درود و ذکر صلوٰۃ و تلاوت قرآن
کرو یہ رات کہ ایمان کے ہے ثبات کی رات

ہوا ہے بارش رحم خدائے عز و جل
کہ جس سعید کی ہو جائے یہ ممات کی رات

برات و رحم و سعادات ہو عطا رب سے
نہ دے تو ہاتھ سے اے سنّی یہ نجات کی رات

در شان لیلۃ القدر

رحم سے پر ہے زمین اور فلک آج کی رات
رحمت حق کے اترتے ہین ملک آج کی رات

اور راتین بھی مراتب مین اگر بہتر ہین
قدر رکھتی ہے یہہ کچھہ اور الگ آج کی رات

لیلۃ القدر کہا حق نے یہہ از ماہ ہزار
کیونکہ آتے ہین یہان روح و ملک آجکی رات

جلوۂ شمع تجلی خدا سے ہر بار
نور باران ہے فلک تا بہ سمک آجکی رات

ہوگئی عالم ارواح سے آباد زمین
گر رکھو مومنو خوشبو سے مہک آجکی رات

لیلۃ القدر کو سہ بار کیا یاد خدا
بے گمان قدر مین رکھتی نہین شک آجکی رات

لیلۃ القدر کو کر لیوین جو سہ بار شمار
بس برسا تو یہین ہوتی ہے الگ آجکی رات

لیلۃ القدر کے ملنے کی نشانی ہے یہی
چشم سے جائے اگر اشک ڈھلک آجکی رات

شغل تسبیح و صلوٰۃ اور سلام و قرآن
رکھے بیدار کرو صبح تلک آج کی رات

طاعت خالق اکبر مین رہو تم بیدار
دیکھو لگ جائے پلک سے نہ پلک آجکی رات

اتنی راتین تو فراموشی مین کھوئین افسوس
گرد غفلت کو تو دامن سے جھٹک آجکی رات

بیٹھتے اٹھتے اگر ہووین کمر کے ٹکڑے
غیب کی لوٹ ہے طاعت سے نہ تھک آجکی رات

لوٹ ہے رحمت اللہ کی بیداری مین
حشمؔ سستی نہ کہین جائے جھپک آجکی رات

ردیف ثائی مثلثہ

دنیائے دون کا ذکر تو ستی نہ کر عبث
نعت نبیؐ سوائے ہے وصف دگر عبث

بعد از طواف کعبہ مدینے کو جائیے
جز اس سفر کے مومنو دیگر سفر عبث

خوف خدا و خوف محمدؐ ضرور ہے
دنیا کا اے محبّو ہے خوف و خطر عبث

بخشش تو میری سر سے محمدؐ کے لگ چکی
کیون فکرمند بیٹھون پکڑ کر مین سر عبث

روضہ نبیؐ کا دیکھو تو ہے وہ نظر بجا
گر وہ نہین تو آنکھو مین ہے یہہ نظر عبث

ہوتی نہین ہے ہم سے اطاعت نبیؐ کی کچھہ
چپ ہو رہے ہین عمر کے اب دن بسر عبث

تیرے سوا نہ پائی پنہ مین نے یا نبیؐ
پھرتا رہا جہان مین یک عمر بھر عبث

مجھ کو نبی ؐ کے در کی گدائی قبول ہے | دنیائے بیوفا کا ہے سب مال و زر عبث
کچھ کام ایسا کیجے کہ عقبیٰ مین گھر ملے | پیدا کیا جہان مین اگر گھر پہ گھر عبث
باندھا ہون سر مین ذکر محمد ؐ سے روز و شب | دیگر ہے ذکر اسکے سوا سر بسر عبث
ہجر نبی ؐ مین اشک بہاؤ ہے دُر سے خوب | اسکے سوا ہے مومنو گنج گہر عبث
بے یاد دم نہ مار کہ حاصل اسی مین ہے | خالی جو تو نے چھوڑا کوئی دم اگر عبث

اے سنی جا کے اب درِ احمد ؐ پکڑ کے بیٹھ
چپ کا ہے کو تو پھرتا ہے کہہ در بدر عبث

ردیف جیم عربی

کیسی بنی ہے محفلِ نعتِ رسول ؐ آج | کیونکر خدا کی ہووے نہ رحمت نزول آج
احمد ؐ کو کرو وسیلہ خدا سے دعا کرو | ہوتی ہے تو مراد تمھاری حصول آج
اے مومنو وسیلہ ہے اپنا شفیع حشر | غمگین ہو کے بیٹھو نہ تم دل ملول آج
سجدے مین جا کے حق سے دعا یہ کرو بہ دل | صدقے سے مصطفیٰ ؐ کے ہو شاید قبول آج
یا رب بفضلِ ذاتِ محمد ؐ و آلہ | ہووے ہمین سعادتِ عقبیٰ وصول آج
یا رب نصیب مجھ کو کچھ ایسے نصیب ہون | درگاہِ مصطفیٰ ؐ پہ چڑھاؤن مین پھول آج
اس دم کا کیا بھروسا ہے تکیہ نہ کل پہ رکھ | اپنے نبی ؐ کی یاد کو اے دل نہ بھول آج
کل کل تو اسکی یاد مین ہرگز نہ کر کبھو | شاید وہ وعدہ کل کا جو ہو تو وصول آج
ذکرِ نبی ؐ مین دولتِ عقبیٰ کماوینگے | دنیا مین کیا کمائینگے ہم خاک دھول آج
میرے سخن کو لطف سے شہرت دو یا نبی ؐ | بیٹھا ہون مین پکڑ کے مکانِ خمول آج
ق
محشر مین مجھ کو پوچھیگا حق اپنے روبرو | کیا نیکی تو نے لائی ہے اے ذو الفضول آج
دونگا جواب کچھ نہین پر تیری نذر کو | لایا ہون ایک قصیدۂ نعتِ رسول آج
اے سنی پڑھ تو آلِ محمد ؐ فاتحہ | خوش ہوگی مجھ سے روحِ جنابِ بتول ؓ آج

ردیف حائے حطی

وہ گل نبیؐ کی یاد ہی قوت برائے روح
ہان بوئے گل سہی ہوتی ہی اکثر غذائے روح

ذکر رسولؐ ثنا مین ہی میرے بجائے روح
فرما وُ جسم جائے ہی کسکی برائے روح

جب تک ہی روح جسم مین ذکر نبیؐ کرو
ای مومنو ہو جسم مین کبتک بقائے روح

ہی مَن عرف سے دیکھ لو اسرار منکشف
پہچانا رب کو وہ جو ہوا آشنائے روح

ہشیار اپنی روح سے غافل نہ رہ کبھو
جز یاد مصطفیٰؐ کے کہین وڑ نجائے روح

محشر مین دیکھ صورت پاکیزۂ نبیؐ
گر تو نے عمر مین نہین دیکھا لقائے روح

ہی دو جہان جسم مگر روح ہی نبیؐ
ہان جسم کے سوا نہین ہوتی ہی جائے روح

ذکر خدا و یاد رسول خدا بغیر
دیگر خیال سے نہین ہوتی صفائے روح

احمدؐ ہی روح روح کی سب کچھ ہین خوبیان
جسدم نہووے روح تو کیا ہووے اروح

تا زندگی نہ بھولو کسی وقت مومنو
ذکر رسولؐ جانو ہی ردّ بلائے روح

روح الامین تھا عاشق روئے محمدیؐ
مشہور ہی کہ روح ہی ہو مبتلائے روح

احمدؐ کی روح سے ہی مسیحا کو ہمدمی
ہی منتظر کہ امت احمدؐ مین آئے روح

جبتک ہی روح کلمۂ طیب کو پڑھ مدام
ورنہ کہیگی وقت فنا ہائے ہائے روح

روحین تو ہین مگر ابو الارواح کون ہا ہی
احمدؐ کی روح جس سے کہ ہی ابتدائے روح

ای سنی ہی بقا و فنا جز نبیؐ کے کب
ہی ابتدائے روح وہی انتہائے روح

ردیف خائے معجمہ

بتلادین ہمکو جبکہ رسالت مآب رخ
کیون کر نہ ڈھانکے حشر کے دن آفتاب رخ

مشتاق دیکھنے کا ازل سے ہون یا نبیؐ
بتلادو اس غریب کو اپنا شتاب رخ

رخ تو بہت جہان مین ہین ایک سے ایک خوب
لیکن نبیؐ کا سب مین ہی بس انتخاب رخ

حسنات بیشمار سے ہو جاؤں بہرہ یاب
رحمت خدا کی دیکھنے پھر کیا حجاب ہے
گر فیضِ نورِ پاک محمدؐ نہو اُسے
روئے نبیؐ کو دیکھنے پھر کیا حجاب ہے
ہو آشنائے بحرِ فنائے محمدیؐ
امید مستقل ہے شفاعت کے واسطے
یا مصطفیٰ نبیؐ رخ دنیا سے باز ہوں
نورِ نبیؐ کے فیض سے محشر میں مثلِ ماہ
سوتا ہوں رات دن میں یہ امید سے مدام
رخ کر تو سنی سوئے محمدؐ کہ روز حشر
صلی اللہ علیہ وسلم

گر دیکھ لوں نبیؐ کا بروزِ حساب رُخ
اپنے نبی کا دیکھنگے جب بےحجاب رُخ
روشن کرے نہ اپنا کبھو ماہتاب رُخ
ایک روز دیکھ لیوینگے ہم بےنقاب رُخ
یکدم ہی عمر جیسے دکھاوے حباب رُخ
اپنی طرف کریگا وہ عالی جناب رُخ
بہتر ہے مجھسے پھیرے یہ ہر خانہ خراب رُخ
چمکیگا مومنوں کا بہ حسنِ شباب رُخ
اکدن تو دیکھ لونگا نبیؐ کا بخواب رُخ
پھیریں فرشتے مجھسے ز روئے عذاب رُخ

ردیف دال مہملہ

بھیجیے ذاتِ مصطفیٰؐ پہ درود
صلی اللہ علیہ وسلم
پاک نیت سے روز و شب پڑھیے
بھیجیے مومنو بحسنِ دل
با وضو رہکے بار بار پڑھو
بھیجتا ہے خدائے عز و جل
قدسیان بھیجتے ہیں روز و شب
کیوں نہیں بھیجتے ہمیشہ تم
بھیجتے ہیں مدام جن و ملک
بے تعدد بے شمار پڑھیے

اپنے سالارِ انبیاؐ پہ درود
احمدِؐ پاک مجتبیٰ پہ درود
سیدِ خیلِ اصفیا پہ درود
مقبلِ درگہِ خدا پہ درود
مہبطِ وحیٔ مرحبا پہ درود
رونقِ بزمِ ازکیا پہ درود
سیدِ مقبلِ خدا پہ درود
مقبلِ خاصِ کبریا پہ درود
خاصِ اللہ کے آشنا پہ درود

با طہارت سدا پڑھا کیجئے رونقِ دین شہِ ہدا پہ درود

صدق دل سے مدام ای سنی
باادب بھیج مصطفیٰ پہ درود

مدینے سے تشریف لاؤ محمد جمالِ مبارک بتاؤ محمد
بہت دن جدا تھے اب آؤ محمد اب آؤ تو ہرگز نہ جاؤ محمد
جدائی سے دل کو ہوئی بیقراری ذرا تو ہمین منہہ دکھاؤ محمد
مین چھڑکاؤ آنسو کا کرتا ہون رہ مین اگر آپ تشریف لاؤ محمد
مین رستے کو پلکون سے اب جھاڑتا ہون کرم کرکے گر آپ آؤ محمد
جگر پھاڑ کر فرش کرتا ہون اپنا تم آنے کا مژدہ سناؤ محمد
بناتا ہون نعلین چمڑے کی اپنے قدم اس مین رکھہ کر اٹھاؤ محمد
اب آگے نہین مجھ کو رونے کی طاقت رولانے بہت مت رلاؤ محمد
ذرا روئے خندان بنا کر کرم سے الم میرے دل سے بھلاؤ محمد
جدائی نے غمگین بنایا تمھاری مین روتا ہون مجھ کو مناؤ محمد
بہ تنگ آگیا دل یہہ دنیا سے میرا مجھے پاس اپنے بلاؤ محمد
رخِ پاک تلوا کے رو تون کو اپنا غم و رنج دل سے اٹھاؤ محمد
قیامت مین جنت و دنیا مین راحت یہہ سب حاجتین بر لے آؤ محمد
قیامت مین جب گرم خورشید ہوگا مجھے زیرِ دامن چھپاؤ محمد
رہِ پل ہے باریک تیغِ دو دم سے بہ آسانی اسپر چلاؤ محمد
نشانِ حشر کو جب کھڑا ہو تمھارا مجھے اسکے نیچے بٹھاؤ محمد
رہے نسل میری بہ علم و بزرگی یہان اور وہان خوش اٹھاؤ محمد
ہین واصف تمھارے یہہ اہل جماعت اب ان سب کو یکدل سناؤ محمد

بفضل و کرم انکے دل مین ہمیشہ	تم اپنی محبت بسا دو محمدؐ
سبھی مومنون کو بفضل و عنایت	دو عالم مین خوشدل بنا دو محمدؐ
جو صاحب کہ مولود پڑھوائے اسکی	مرادین خدا سے دلا دو محمدؐ
اُسے دو جہان مین رکھو خرم و خوش	اور ایمان پہ محکم بنا دو محمدؐ

یہہ سنّی کے دل سے کبھو ذکر اپنا
خدا کے لئے مت بھلا دو محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

رحم حق ہے ثنائے محمدؐ	نورِ دین ہے لقائے محمدؐ
کیا رتبہ یہہ عزت ہے کیسی	عرش اعظم ہے جائے محمدؐ
مال دنیا کی خواہش اُسے کب	بادشہ ہے گدائے محمدؐ
صبح رحمت ہے عصیانکی شب کو	نورِ روئے صفائے محمدؐ
جان سے ہون تصدق ہمیشہ	دل سے ہون مین فدائے محمدؐ
جو رضائے خدائے جہان ہے	بس وہی ہے رضائے محمدؐ
سرمہ آنکھون کا کرلون الٰہی	گر ملے خاک پائے محمدؐ
ہمکو تدبیر بتلائی دین کی	رحم امت ہے رائے محمدؐ
عین سنی سے کیجے نظر گر	کچھہ نہین ہے سوائے محمدؐ
لیلۃ القدر سے بھی ہے بڑھکر	کاکُل مشکسائے محمدؐ
ابتدا دو جہان کا یقین ہے	کیا کہون ابتدائے محمدؐ
نورِ حق ہے وہ حق سے جدا کب	لامکان ہے سرائے محمدؐ
میری مشکل کو اے ربِّ اکبر	کر دے تو آسان برائے محمدؐ
اسکے نیچے بٹھا حشر کے دن	جب کھڑا ہو لوائے محمدؐ

باغ دلکو یہہ سنّی کے یارب
ہو ہمیشہ ہوائے محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو اکرم یا محمدؐ یا محمدؐ	معظم یا محمدؐ یا محمدؐ

صف پیشانیان مین تم ہو بیشک
کیا خالق نے تم کو دو جہان مین
تمھارے واسطے حق نے بنائے
شفاعت اور رحمت ہی تمھین کو
تمامی مرسلونمین تم بعزت
فرو ہوتا ہی یادِ پاک سے بس
جدائی مین تمھاری چشم میری
تم اپنی یاد مین رکھئے مجھے اب
تمھارے فضل کے خواہان ہر اکدم

مقدم یا محمد یا محمد
مکرم یا محمد یا محمد
دو عالم یا محمد یا محمد
مسلم یا محمد یا محمد
ہو اعظم یا محمد یا محمد
ہیرا غم یا محمد یا محمد
ہی پُر نم یا محمد یا محمد
ہر اکدم یا محمد یا محمد
ہین سب ہم یا محمد یا محمد

دلِ سنی محبت مین تمھاری
ہو محکم یا محمد یا محمد

صلے اللہ علیہ وسلم

نگینِ عرشِ خدا محمد صلوٰۃ صلِّ علی محمد
صلوٰۃ صلِّ علی محمد صلوٰۃ صلِّ علی محمد
شہِ مکرّم نبیِّ اعظم خطیرِ آدم امینِ عالم
امامِ ہر دو سرا محمد صلوٰۃ و صلِّ علی محمد
ظہورِ قدرت شفیعِ امت نزولِ رحمت قبولِ عزت
حبیبِ جلّ و علیٰ محمد صلوٰۃ و صلِّ علی محمد
حبیبِ رحمان رسولِ سبحان قبولِ یزدان سخیِ دوران
کریم و بحرِ عطا محمد صلوٰۃ و صلِّ علی محمد
شہِ معلّیٰ جناب والا امیرِ بطحیٰ ضیائے اعلیٰ
جنابِ روشن لقا محمد صلوٰۃ و صلِّ علی محمد

ست شفاعت ہر کرامت بصد عنایت ہدی ضلالت
نمود راہ صفا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علیٰ محمدؐ
نبیِ اکبر رسولِ اطہر ز جملہ برتر بخلق اظہر
حبیبِ حاجت روا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علیٰ محمدؐ
شفیق و اشفق بزرگ احق سخیِ مطلق کریم برحق
امامِ فخرِ سخا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علیٰ محمدؐ
ظہیرِ دوران خطیرِ ارمان کبیرِ انسان امیرِ رحمان
غفورِ ذنب و خطا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علیٰ محمدؐ
ثنائے امجد بخلق بے حد بوصف احمدؐ حصولِ مقصد
مجیب ہر ایک دعا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علیٰ محمدؐ
بلند درجہ بلا مشبّہ دلیلِ گمرہ بدین چون مہ
سراجِ بزمِ ہدا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علیٰ محمدؐ
کریم امت رحیم خلقت عمیم الفت عظیم عظمت
بشیر و رحمِ خدا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علیٰ محمدؐ
خلیل سنّی جلیل سنّی کفیل سنّی جزیل سنّی
دلیل سنّی بجا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علیٰ محمدؐ

صلے اللہ علیہ وسلم

دو عالم کے ہو رہبر یا محمدؐ
تمھاری دل سے کرتا تھا وکالت
نکل جاوے میری جان تن سے میرے
تمھارا آستان پلکون سے جھاڑون
تمھارے دیکھنے کا میں ہون مشتاق

ہو ہادی تم مقرر یا محمدؐ
ہمیشہ روح الاکبر یا محمدؐ
تمھارا کلمہ پڑھکر یا محمدؐ
مدینے کو میں آکر یا محمدؐ
دکھا دو روئے اطہر یا محمدؐ

ہمین کیا خوف ہی رنج و بلا سے
ہمارے تم ہو سر پر یا محمدؐ

خدا کے واسطے کر دیجئے اب
میرے دل کو منوّر یا محمدؐ

تمھین ہو باعث ایجادِ تکوین
دو عالم کے ہو سرور یا محمدؐ

تمھارا روے اطہر دیکھ لیوین
کچھ ایسے ہون مقدر یا محمدؐ

مدینے مین ہمیرا ہو جاوے مدفن
یہی خواہش ہی اکثر یا محمدؐ

تمھارے جسم کا سایہ نہین تھا
مطہّر ہو مطہر یا محمدؐ

تمھین دی فتح حق نے کافرون پر
مظفّر ہو مظفر یا محمدؐ

ہمیشہ ہی یہہ حسنیٰ کو تمھاری
زیارت ہو میسّر یا محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

امت کا رہنما ہی صلِّ علیٰ محمدؐ
عالم کا پیشوا ہی صلِّ علیٰ محمدؐ

وہ رونقِ نبوت وہ جلوۂ رسالت
وہ نورِ حق بجا ہی صلِّ علیٰ محمدؐ

وہ معدنِ شریعت وہ منبعِ طریقت
وہ عارفِ خدا ہی صلِّ علیٰ محمدؐ

آدم سے ہی مقدم عالم مین ہی مکرم
مخدومِ دوسرا ہی صلِّ علیٰ محمدؐ

ہی سیدِ برایا ہی صاحبِ ورایا
محبوبِ کبریا ہی صلِّ علیٰ محمدؐ

جس وقت وہ ہو رہبر پھر ہمکو پل سے کیا ڈر
وہ دافعِ بلا ہی صلِّ علیٰ محمدؐ

گو ہم گرے خطا مین دنیا کی ہر بلا مین
وہ غافرِ خطا ہی صلِّ علیٰ محمدؐ

مقبول ہر دعا کا کیون کر نہ ہو بھروسا
وہ سامع الدعا ہی صلِ علیٰ محمدؐ

وہ شافیِ مریضان مین ہون مریضِ عصیان
وہ صاحبِ شفا ہی صل علیٰ محمدؐ

ہی ہیچ بس انھون کے عالم کے کام سارے
گر وہ نہو تو کیا ہی صلِّ علیٰ محمدؐ

عالم تمام اُنسے رکھتا ہی کام اُنسے
وہ شافع الورا ہی صلِ علیٰ محمدؐ

وہ عاشقِ خدا ہی مقبولِ دوسرا ہی
اُنپر جو مبتلا ہی صلِّ علیٰ محمدؐ

اطہار سے

رکھتا ہی غرض سنی کرتا ہی عرض سنئی
اُن پہ یہہ جان فدا ہی صل علی محمدؐ
صلے اللہ علیہ وسلم

مقبولِ دو جہان ہو یا مصطفی محمدؐ
تم باعثِ امان ہو یا مصطفی محمدؐ

مشکل مین مین پڑا ہون بیتاب ہو رہا ہون
اِسوقت تم کہان ہو یا مصطفی محمدؐ

اب میرا حال دیکھو میری کمک کو پہنچو
رخصت نہ میری جان ہو یا مصطفی محمدؐ

ردیف ذال معجمہ

نقش دلپر ہون کیا نامِ نبیؐ کا تعویذ
خوف کسبات کا ہی رکھتا ہون ایسا تعویذ

بہرِ دنیا نہ لکھو تم کوئی الٹا تعویذ
نامِ احمدؐ کا کرو نقش ہی سیدھا تعویذ

چار ہین حرف محمدؐ کی رباعی کرکر
لوح مرقد پہ میری تم یہی لکھنا تعویذ

میم اوّل سے میسّر ہو مقامِ محمود
خانۂ دل مین بھرو تم یہہ ہمیشہ تعویذ

حا کی برکت سے نبیؐ حشر مین حامی ہونگے
بلکہ ہر وقت حفاظت سے رکھے گا تعویذ

میم دوم سے محمدؐ کی مدد ہوویگی
دال سے دین ملے دیکھو ہی کیسا تعویذ

گر ثمن لکھو اسکو تو ملین ہشت بہشت
صیدِ عقبیٰ کا ہو تسخیر یہہ جاثا تعویذ

مجھکو آسیب قیامت سے کہو ڈر ہی کیا
ہوگیا نامِ نبیؐ میرے گلے کا تعویذ

نقشِ بدّوح کا ہی اسمِ معظم مین اثر
بست در بست لکھو تم یہہ ہمیشہ تعویذ

کیا عجب ہووے اگر ردِّ بلائے عصیان
نامِ احمدؐ کا میرے دلپہ ہی کندہ تعویذ

آتشی نقش کرے اسکو تو دوزخ سے بچے
نارِ دوزخ کو مقرر کرے اطفا تعویذ

گر ہوائی یہہ لکھے صور کی دہشت سے بچے
اور ہوا دلکی مٹا دیگا ہی ایسا تعویذ

نقش آبی جو بھرے بحرِ گنہ سے بچ جائے
موج در موج یہہ ہی فیض کا دریا تعویذ

نقش خاکی جو بھرے قبر کی تنگی سے بچے
دیکھو تاثیر مین رکھی ہی یہہ کیسا تعویذ

نفس سے بغض محبت ہو خدا سے سُنّی
نقش صد ہا ہیں محمدؐ کا ہی یکتا تعویذ

صلے اللہ علیہ وسلم

ردیف رائے مہملہ

صفت میں اسکی رہیں نہ کیونکر زمین پہ آدم ملک فلک پر
کہ جسکے باعث ہوئے ہیں اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ملاذ و ملجاؤ بندہ پرور شفیع عالم بروز محشر
ہیں اوسکے خواہان فضل اکثر زمین پہ آدم ملک فلک پہ
ہی اُس نبیؐ کا وہ رتبہ کامل سلام حق کا ہی جسپہ ازل
فقط نہ جانو ہی دست بر سر زمین پہ آدم ملک فلک پہ
نہیں کچھ انسان پہ فضل اسکا ہی جس سے اشرف ملائے اعلیٰ
شرف سے اُسکے ہوئے مفخر زمین پہ آدم ملک فلک پہ
خدا نے چاہا ہو آپ اظہر کیا محمدؐ کو اپنا مظہر
تو اُس سے ظاہر ہوئے مقرر زمین پہ آدم ملک فلک پہ
ہمارے آقا کی یہہ فضیلت ہی جس سے ظاہر خدا کی قدرت
پھر اوسکا عالم میں کون ہمسر زمین پہ آدم ملک فلک پہ
جو کوئی ڈھونڈھے تمام ہستی ملائے اعلیٰ سے تا بہ پستی
نبیؐ کا ثانی نہ پائے دیگر زمین پہ آدم ملک فلک پہ
نہوتے تم یا رسولؐ پیدا ظہور ہوتا نہ دو جہان کا
تمھیں سے پیدا ہوئے سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پہ
مکین تمھیں سے مکان تمھیں سے زمین تمھیں سے زمان تمھیں سے

صلے اللہ علیہ وسلم

فقط

فقط نہین کچھ ہوئے ہین اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پہ
سمک سے لے تا سماک حضرت ہے سب پہ یکسان تمھاری رحمت
فقط نہ پائے ہین فیضِ اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پہ
دعا کچھ ایسی ہو مجھ کو حضرت ہین ہر دو عالم مین پاؤن نصرت
مدد پہ میری رہین سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پہ
تبا و صورت کو آکے یکدم تڑپ رہے ہین بہر دو عالم
تمھاری دوری مین ہوکے مضطر زمین پہ آدم ملک فلک پہ
ہے سُنی اپنا نبیؐ وہ اپنا ظہورِ قدرت وجود جس کا
مدام ہین اسکے شکر اندر زمین پہ آدم ملک فلک پہ

شہرت گئی نبیؐ کی کہین آسمان پہ
ہم اوسکے کلمہ گو ہین زمین پہ فقط نہین
تیرا ظہور باعثِ تکوین ہے یا نبیؐ
تیرا شریک ماہ نے مشرق سے تا بہ غرب
اشرف تھا گو کہ اور مشرف ہوا دو چند
اہلِ زمین تابعِ فرمان کیون نہ ہون
جسجائے پر کہ روضۂ پُر نور ہے تیرا
شرفِ ملازمت سے تیری ہوکے سرفرازہ
خورشید وہ نہین ہے جو تابان ہے چرخ پر
ہو کیون نہ تیرے دین کی تجلّی زمین پر
خدمتگذار ہوگئے سب تیرے عرشیان
نعمت سے تیرے فیض کے ہر دم ہے سرفراز

کھایا ہے داغ ماہِ مُبین آسمان پہ
قایم ہے جسکا رایتِ دین آسمان پہ
بجھسا ہوا نہ ہوگا زمین آسمان پہ
ڈھونڈھا بہت پہ پایا نہین آسمان پہ
تیرے قدم سے عرش برین آسمان پہ
ثابت ہے تیرا نقشِ نگین آسمان پہ
رکھتی ہے فخر وہان کی زمین آسمان پہ
کرتا ہے ناز روح الامین آسمان پہ
ہے وہ نبیؐ کا عکسِ جبین آسمان پہ
روشن ہے تیرا دینِ متین آسمان پہ
جب ہوگیا تو صدر نشین آسمان پہ
ہے اسلئے مسیح مکین آسمان پہ

وزن عربی آب

اے سنی ذکر پاک نبیؐ جو کرین مدام
پا دینگے باغ خلد مین آسمان پر

بنائے دو عالم ہے محمدؐ کے نام پر
تو ختم نبوت ہے وہ خیر الانام پر

درود و سلام ہووے نہ کیون اسپہ خلق کا
کہ بھیجا سلام حق نے علیہ السلام پر

نبیؐ کی بحرمت ہے سنو تم اے مومنو
جو رحمت ہے نازل حق کی بیت الحرام پر

سخاوت محمدؐ کی ذرا تم نظر کرو
کہ نقد شفاعت وقف ہے خاص و عام پر

مہم شفاعت سر کہو کس نبی نے کی
ہے موقوف اس حق کی مدار المہام پر

بزرگی ملے ہمکو بہ محشر نبی سے ہے
کہ تکیہ ہمارا ہے اسی ذو الکرام پر

فقط زمین پر نہین بزرگی رسولؐ کی
مقام اس نبیؐ کا ہے لامکان کے بام پر

ازل سے پیاسا ہو بیٹھا ہون یا نبیؐ
لگا کر نظر مین تیرے رحمت کے جام پر

شفاعت کا تو ہی مہتمم ہے جزا کے دن
رکھے گا خدا بخشش کے تجھے اہتمام پر

تمھارے غلامون نے جلائے ہوئے ہوئے
مسیحا بھی عاجز ہے یہہ یحیی العظام پر

خدا سے مقابل ہوکے باتین یہہ تم نے کی
تھا نازان کلیم اللہ اپنے کلام پر

درود و تحیت حق نے بھیجا ہے مومنو
سنو کس بزرگی سے وہ ذو الاحترام پر

یہہ سنی ہے فدوی آپ کا مرحمت کرو
تم اے رحمت للعالمین اس غلام پر

جناب غوث کی شان مین

آفتاب مشرق رحمت ہے روئے دستگیر
نور فضل حق نما ہے چشم سوئے دستگیر

باغ جنت کی کہو پروا ہے کس کو مومنو
جنت الفردوس سے بڑھکر ہے کوئے دستگیر

ہے گل تازہ بہار رحمت حق روئے غوث
نکہت گلزار فضل حق ہے بوئے دستگیر

طاق

طاقِ ابرو کیون نہووے معتقد کی سجدہ گاہ
ظاہرا قبلہ نما ہی دل بسوئے دستگیر

یہہ تو ممکن ہی نہین ہم تشنہ و بے فیض ہون
فیض بخشش کوثر و تسنیم جوئے دستگیر

ہی خطا گر مشک تاتار و ختن سے دون مثال
رو نمائے سنبل جنت ہی گیسوئے دستگیر

مردہ گر ہو جائے زندہ کیا عجب تلقین سے
مایۂ یحیی العظام ہے گفتگوئے دستگیر

آبداریِ گہر کا تم نے کچھ جانا سبب
یہہ یقین ہی فیض سارا آبروئے دستگیر

ہی توقع میری بخشش حق سے کروا دینگے
حشر مین جب جاؤنگا مین روبروئے دستگیر

حکم حق سے اُسپہ کردینگے مُہر مغفرت
نامہ جب میرا کھلیگا روبروئے دستگیر

ہر کوئی اپنے وسیلے کی کرے گا جستجو
حشر مین سنّی کو ہوگی جستجوئے دستگیر

ردیف زائے معجمہ

آگیا سب سے خدا کو اپنا پیغمبر عزیز
آئی پیغمبرؐ کو اپنی اُمّتِ احقر عزیز

روح ہی مرادِ عالم عالمِ کونین مین
کونسی شے ہی کہ ہووے جان سے بڑھکر عزیز

کیا عجب ہو جو ابوالارواح امت پر شفیق
ہر قدر اولاد ہووے باپ کو اکثر عزیز

ہی سرِ جسمِ دو عالم سرورِ پیغمبران
جانئے اسبابِ ہستی مین ہی سب سے سر عزیز

گوہرِ دریائے وحدت ہین رسول پاک ذات
آب سے اُس جوہر قابل کے ہی گوہر عزیز

زلف والا کی مہک نے یک جہان مہکا دیا
ہی اسی باعث سے بوئے مشک او عنبر عزیز

جوہر تیغ زبان ہی نعتِ احمدؐ دلپسند
تیغ زن کو کیون نہووے تیغ کا جوہر عزیز

سورۂ والشمس پڑھتا ہون مین رخ کی یاد مین
روبرو آنکھون کے ہی وہ چہرۂ انور عزیز

تیغ آہن بسملِ ابرو کو کب آوے پسند
دل ہی جس خنجر کا بسمل ہی وہی خنجر عزیز

کچھ نہین بھاتا ہی جز محبوبِ ربّ لایزال
دل رُبا ئیدہ ہی جسکا ہی وہی دلبر عزیز

عرش کو چاہا نہین امت کی خاطر آپ نے
آئی کیا حضرتؐ کو دیکھو امت ابتر عزیز

بہر امت آپنے زیر زمین کی خوابگاہ
استراحت کے لئے آیا ہین بستر عزیز

نفسی کہنے والے ہونگے محشر مین سب اولو العزم
لیکن انسے ہے خدا کو شافع محشر عزیز

ردیف سین مہملہ

نقدِ یادِ نبوی جز نہین زر میرے پاس
ہان اگر ہے تو یہی گنج گہر میرے پاس

اور سر ہے نہ تصدق ہو جو احمدؐ پہ
جبہہ سائی کے لئے ایک ہے سر میرے پاس

خانۂ دل کی طرف کیون نہین آتے زوار
کیا نبی صلِ علیٰ کا نہین گھر میرے پاس

ای صبا تو تو اُڑی جاتی ہے یثرب کی طرف
مین ہی اوڑھ آتا کرون کیا نہین پر میرے پاس

پر یہہ عرضی ہے میری تجھ سے خبردار صبا
روز پہنچا نا محمدؐ کی خبر میرے پاس

دل تو خدمت مین ہی حضرت کی پڑا رہتا ہے
وہ بہی حاضر ہے جو صد پارہ جگر میرے پاس

حشر کو نامۂ اعمال رکھے گا ہر ایک
فردِ نعتِ شہِ اعلیٰ ہوگی میرے پاس

فرض ہر ایک کے لئے ہے سفرِ بیت اللہ
فرض ہے سوئے نبیؐ کا بہی سفر میرے پاس

زلف والیل کی سورت ہے تمہاری حضرت
لیلۃ القدر کی رکھتی ہے خبر میرے پاس

سورۂ شمس رخِ پاک ہے والنور رخ
ساعدِ سعد سعادت کی سحر میرے پاس

روزِ بازارِ جزا جنسِ عبادت ہے پسند
ہے کہان بندگی فضل و ہنر میرے پاس

نقدِ رحمت سے مگر آپ خرید و حضرت
جنسِ عصیان جو ہے پُر نقص و ضرر میرے پاس

یا نبیؐ لطف و عنایات سے اِس سُنّی کو
حکم فرماؤ کہ رہ آٹھ پہر میرے پاس

یا محمدؐ نہین ہے اور ہوس
جسم پر آپکے نہین بیٹھی
ہین وہ سودائی ہون کہ جنت سے

ہے ہوس آپ کی ہی مجھکو سرس
ہاتھ ملتی ہے اس سبب سے مگس
تیرے صحرا کا خوش ہے خار و خس

ہین وہ محمل نشین کا ہون مجنون
جسکی صل علی ہی بانگ جرس

یا رسول خدائے عز و جل
شوق دیدار دلکو ہی از بس

طایر جان آنہین سکتا
جسم ہی اُسکے حق مین کنج قفس

قید دنیا مین ہوگیا پابند
مجھکو اس قید سے ہوا بس بس

دلکو اپنے ہین نذر کرتا ہون
یا محمد نہ کیجئے واپس

حشر مین ہر طرف کو ڈھونڈھیگا
اپنا اپنا وسیلہ ہر اک کس

ق
پر مین اس شعر کو پڑھونگا وہان
عاجزی سے تمھارے پیش و پس

یا حبیب آکہ خذ بیدے
انت یا شافع النبی اقدس

مجھپہ رحمت سے دیکھئے حضرت
مین ہون لاچار بینوا بیکس

ق
یا محمد دعا کرو ایسی
اہل اسلام کی ہو صف کو حبس

اپنے سائیں کو یہہ کہدینا
زین تازی پہ تو نہ آجے کس

صلی اللہ علیہ وسلم
ناقہ حاضر ہی جان سنی کا
چشم محمل ہی اور دل ہی جرس

یا محمد اگرچہ ہون بیکس
آپ سر پر ہون میرے اتنا بس

مجھکو بتلا دو صورت انور
غیر اسکے نہین ہی اور ہوس

زخم عصیان کو مرہم زنگار
آپکا ہی وہ سبزۂ نورس

ناقہ اسوار حشر مین جب ہون
ہو صلائے کرم صدائے جرس

روز محشر مین یا شفیع الورا
مجھکو نعمت دو اک سے ایک سرس

ایسا خورسند ہوکے سیر رہون
تم کہو لے تو مین کہون بس بس

مین کسیکا نہ ہو رہون محکوم
اور مجھپر چلے نہ زور عسس

اب تو تشریف لائے آقا
ہمپہ ہی ظلم ملحد ناکس

تم عرب مین رہے ہو صدہا سال
اب عجم دیکھئے گھر کو کس

آکے آرام یہان کرو حضرت[ؐ]
یا محمدؐ خدا سے دلوا دو
ایک تو یہہ کہ روزِ محشر مین
دوسری یہہ رہون نہ مین محتاج
آپکا کلمۂ شہادت ہو

تلوے آنکھون سے مین کرونگا مس
دو ہین حاجت میری نہ آٹھ نہ دس
آپ ہی کے پھرون مین پیش و پس
ہون خوشی ساتھہ زندگی کے برس
ورد مجھکو تا اخیر نفس

ردیف شین معجمہ

بسوزِ سوزان باشک ہین تر گہے باب و گہے بآتش
نبیؐ کی ہجرت مین ہم ہین اکثر گہے بآب و گہے بآتش
بآبِ رحمِ نبیؐ شنا ور کبھو تو آتش سے قہر کی ہم
مثالِ ماہی ہین دہر اندر گہے بآب و گہے بآتش
کبھو عرق مین خوشی کے تر ہین کبھو تو آتش سے غم کی جلتے
کہ جیسے زر کو کرے ہی زرگر گہے بآب و گہے بآتش
کبھو تو ہو سرخ جل رہے ہین کبھو تو آنسو مین ڈوبتے مین
نبیؐ کی دوری مین دیدۂ تر گہے بآب و گہے بآتش
بناد صورت کو یا محمدؐ جلے ہی ڈوبے ہی دل ہمارا
نہ ڈالو اب اس کو رحم کر کر گہے بآب و گہے بآتش
امید رحمت سے ہین مُغرق غضب کی سوزش سے سوختہ ہین
نبیؐ کی خوف و رجا مین ہو کر گہے بآب و گہے بآتش
اگر شفاعت سے ہم خنک ہین مگر ہین سوزِ گنہ سے جلتے
اسیطرح سے ہی دل مقرر گہے بآب و گہے بآتش
بسوزِ فکرِ خطا سے ہر بار و آبِ رحمِ نبیؐ سے ہردم

صلی اللہ علیہ و سلم

غریق و سوزان ہین ہم سراسر گیے بآب و گیے باتش
ہی اشک جاری ہی آہ سوزان تمھاری فرقت مین یا محمدؐ
ہی لبکہ سنی بحال مضطر گیے بآب و گیے باتش

صلی اللہ علیہ و سلم

ردیف صاد مہملہ

لیتا ہون اُس نبیؐ کا زبان پر مین نام خاص
امید اسکے رحم سے ہی رات دن ہمین
تشنہ گلو جب آونگا اُسوقت یا نبیؐ
کیا مرتبہ بلند ہی کیا شان کیا ہی فخر
اپنے نبیؐ کے رتبے کو پہنچے ہی کوئی بھی
سن لیجے گوشِ ہوش سے یہہ بات مومنو
اپنے نبیؐ کا حشر مین ہوگا یقین ہی
کس منہہ سے مین سراؤن کہو تمکو یا نبیؐ
ہرگز نہین زوال ترے دین کو یا نبیؐ
کیونکر سند پڑین نہ احادیث یا نبیؐ

آتا ہی جس نبیؐ پہ خدا کا سلام خاص
جاری ہی جس نبیؐ کا سدا فیضِ عام خاص
مجھہ کو پلاد حشر مین کوثر کا جام خاص
عرش برین کو جسنے کیا اپنا بام خاص
واللہ ہی لامکان پہ جسکا مقام خاص
جو ہی پیام حق کا وہی ہی پیام خاص
امت کی مغفرت کے لئے اہتمام خاص
آراستہ یہہ دین ہی با انتظام خاص
روزِ قیام تک ہی یہہ دین کا قیام خاص
حکم خدا کی طرح ہی تیرا کلام خاص

خدمت سے بھول جانا نہ محشر مین یا نبیؐ
ہی آپ کا ازل سے یہہ سُنّی غلام خاص

ردیف ضاد معجمہ

نہین دیکھا کہین ہمنے شہ کونین سا فیاض
کہواب دولتِ دنیا و دین کی کسکو خواہش ہے
ازل سے آجتک جاری ہی ہم پر فیض اُسی شہ کا
کروڑون دوزخی یکدم مین ہو وینگے اہلِ جنت

نہ ہوگا حاشا للہ حشر تک اس طور کا فیاض
برائے نقد بخشش ہین خدا اور مصطفیؐ فیاض
نصیبون سے ہمارے اسطرح کا ملگیا فیاض
کریگا حشر مین جسوقت وا دستِ عطا فیاض

کیا نامِ مبارک ایک فرشتے نے ہوا مقبول
کیا ہی نقدِ ایمان سے غنی خلقت کو تو شاہا

قسم رب کی ہی کیا نامِ نبی صلی علی فیاض
ازل سے آجتک تجھسا نہین ہمنے سنا فیاض

رہی گنہگاران کبھو ہوتی ندا ای سنی
نہ ہوتے گر یہ امت کے محمد مصطفیٰ فیاض

صلی اللہ علیہ وسلم

ردیف طائی

ہوا رسول کے عارض پہ خوش جو پیدا خط
خدا نے بھیجا تھا امت کی مغفرت کا خط

ادھر کو مُہر نبوت اُدھر کو خط کا ظہور
خدا سے ختم رسالت کا مرسلہ تھا خط

عذارِ پاک پہ تھا آپکے خطِ ریحان
خدا نے لکھا تھا یا زلفی یا شفیعہ خط

خطوطِ دست مبارک سے یہہ تصور تھا
ہمارے جرم کی قینچی کا ہے نمونہ خط

یہہ خوش نصیب کہ امت ہین ہم محمد کی
رکھے ہے اپنی سعادت کا لوح سیما خط

لکھا رسول کی امت کو امتِ مرحوم
قلم نے لوح زبرجد پہ جبکہ کھینچا خط

دو پارہ ہوگیا انگشت کے اشارے سے
جو کھینچا ماہ پہ حضرت نے معجزیکا خط

محقق ایسے ثلاثہ پہ کھینچا خطِ نسخ
شکستہ ہوگیا یکبارہ اُنکے دین کا خط

پیامِ دعوتِ اسلام جس جگہہ پہنچا
بدل قبول کیا جسنے کھول دیکھا خط

غبار بنگیا حیرت سے مذہب کفار
جو دیکھا آئینۂ حق نما تمھارا خط

سیاہ کاریِ امت تراشی جاتی تھی
نبی کے چہرے کا دلاک جب بنا تاخط

میرے رسول کا روح القدس ہی نامہ رسان
کہ لاکے دیتا تھا ہر بار آشنا کا خط

جو قتل نامۂ شبیر حق نے بھجوایا
برائے عاصیان کی مُہر جب وہ دیکھا خط

صبا مین دیتا ہون رے تجھ کو نقد جان محصول
ذرا تو مژدۂ یثرب کا لاکے پہنچا خط

خطوط ناجی و ناری کے کھینچے حضرت نے
تھا ناجی فرقۂ سنی وہ جو تھا پہلا خط

زیادہ حدِّ ادب عرض ہی یہی آقا
گنہ پہ بخششِ سنی کے کھینچدینا خط

ردیف ظائی معجمہ

میرے ایمان اور جان کا ازل سے ہی خدا حافظ
نبی حافظ علی حافظ جناب فاطمہ حافظ

بڑی ہی آرزو مجھ کو کہ دیکھوں روضۂ احمد
حفاظت سے مدینے کو مجھے پہنچادے یا حافظ

ڈرو مت مومنو ہرگز تمھارا روز محشر کو
معاون ہو کے ہووے گا رسولِ کبریا حافظ

بلائے ہر دو عالم سے نہین کچھ خوف ہی ہمکو
ازل سے میرے جان کا ہی محمد مصطفےٰ حافظ

رہین کس واسطے غمگین مددی ہمکو دوطرفہ
خدا حافظ تو ہی اپنا محمد ایک جدا حافظ

قیامت ہوگی جب برپا تو اسدم اپنی امت کا
محمد مصطفےٰ ہووے گا از روئے عطا حافظ

کہ لوگو قبر مین اپنا یہہ بولو کون ہووے گا
جناب کبریا کے اور محمد کے سوا حافظ

عنایت اپنے خالق کی ذرا دیکھو مسلمانو
ہمارا آپ ہو حافظ نبی کو بھی کیا حافظ

حفاظت اپنی امت کی ہی کیا منظور احمد کو
کہ ہر رنج و مصیبت مین ہمارا ہو گیا حافظ

بلا او رغم کے آتے ہی نبی کو یاد کرتے ہین
وہی ہی اپنا ای لوگو ہر رنج و بلا حافظ

نگہبان پلصراط اوپر ہمارا کون ہووے گا
مگر ایک احمدِ مرسل ہی اسجا ہووے گا حافظ

نگہبان جب یا دنیا مین ہی عقبی مین بھی ہووے گا
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ یہہ کیا پیدا ہوا حافظ

پڑھا کر فاتحہ ہر دم نہ کر کچھ خوف ای سنی
کہ ہر حالت مین ہین تیرے نبی صلِ علی حافظ

ردیف عین

ہمسے جدائی کر گئے تم وا محمد الوداع
ایک داغ دل پہ دھر گئے تم وا محمد الوداع

دیدے ہمارے نم ہوئے از بسکہ ہم پر غم ہوئے
ہمسے جدا جسدم ہوئے تم وا محمد الوداع

غم دل کے اندر بھر چکے جیتے ہی جی ہم مر چکے
جسدم جدائی کر چکے تم وا محمد الوداع

کرتے ہیں ماتم بار ہا پڑ کر بلا میں ہم سدا
جدم ہوئے ہمسے جدا تم وا محمدا الوداع

پھر کر نہ آئے جو گئے تم جدائی ہو گئے
کیوں ہمسے رخصت ہو گئے تم وا محمدا الوداع

دیدار بھی دیکھے نہیں آنکھوں سے ہم الشاہ دین
اب جا چکے زیر زمین تم وا محمدا الوداع

روتے ہیں ہم ہر ایکدم ہر روز و شب ہے چشم نم
جا کر دئے ہیہ ہمکو غم تم وا محمدا الوداع

یک درد میں شام و سحر اسجائے ہمکو چھوڑ کر
باندھے ہوا اپنا دور گھر تم وا محمدا الوداع

اٹرپے ہے دل ہر روز و شب ہے ہائے کیسا یہ غضب
ہمسے ہوئے ہو دور اب تم وا محمدا الوداع

اسوقت تک رہنا تو تھا نا دیکھتے منہہ آپ کا
ہم آئے ٹھہرے بھی اب تم وا محمدا الوداع

غمگین کر کر خلق کو رخصت ہوئے ہو یہاں سے جو
تھی ایسے کیا جلدی کہو تم وا محمدا الوداع

روتے ہیں کس ایام سے ہم نیچے پڑ ھکر بام سے
سوتے ہو ایک آرام سے تم وا محمدا الوداع

اب ہمکو ایسے دہر میں ڈالے ہو غم کے بحر میں
خیر اب ملو گے حشر میں تم وا محمدا الوداع

دنیا میں بس بیچارہ گی دے ہمکو یک آوارگی
رخصت ہوئے یکبارگی تم وا محمدا الوداع

دنیا سے الفت توڑ کر سنی کو تنہا چھوڑ کر
رخصت ہوئے منہہ موڑ کر تم وا محمدا الوداع

ہمسے جدا تم ہو چلے ایماہ رمضان الوداع
تم جدائی ہو چلے ایماہ رمضان الوداع

تشریف لائی تمنے جب تھا ہم پہ رحمت کا سبب
ہیہات ایک ماتم ہے اب ایماہ رمضان الوداع

تھی کیا ہی برکت آپ کی تھی ہمپہ رحمت آپکی
ہے شاق رخصت آپ کی ایماہ رمضان الوداع

صائم تھے سارے مومنین تھے خوش تمامی مسلمین
غمگین ہے اب عالمین ایماہ رمضان الوداع

تم تھے تو تھی ایک روشنی سب دل پہ تھی شادی تھی
اب سب کو ہے سینہ زنی ایماہ رمضان الوداع

ہر ایک کا دم سرد ہے اس غم سے بس منہہ زرد ہے
رخصت کا سب کو درد ہے ایماہ رمضان الوداع

کیسی برائی ہو گئی تمسے جدائی ہو گئی
غمگین جدائی ہو گئی ایماہ رمضان الوداع

جب تم نہ تھے تھا ہم پہ کرم کیسا تھا کچھ فیض تم
اب ہم پہ ہے یک کوہ غم ایماہ رمضان الوداع

تھین مسجدین آراستہ ہر ایک طرح پیراستہ
اب تم ہوئے برخاستہ ایماہ رمضان الوداع

کچھ بھی عبادت پر نظر ہمنے نہ کی ایک لمحہ بھر
بس تمسے ہین شرمندہ تر ایماہ رمضان الوداع

اب زندگی برباد ہی ہردم تمھاری یاد ہی
فریاد ہی فریاد ہی ایماہ رمضان الوداع

ماتم ہی دلپر بیشتر ہی سوختہ میرا جگر
ہی یہہ جدائی کا ثمر ایماہ رمضان الوداع

ہمسے جدائی کر چلے داغ جدائی دیکر چلے
ہم غم کے مارے مر چلے ایماہ رمضان الوداع

جیوینگے گر ہم سال بھر آؤگے جب تم پھر نظر
اب تو چلے منہہ موڑکر ایماہ رمضان الوداع

جانیکو تم تیار ہین ہم چشم سے خونبار ہین
افسوس سب ناچار ہین ایماہ رمضان الوداع

جاتے ہو تم منہہ موڑکر دنیا سے الفت توڑکر
ہم سب کو غم مین چھوڑکر ایماہ رمضان الوداع

اس غمسے بس روتے ہین ہم بہتے ہین آنسو دمبدم
جاتے ہو پرکھئیے کرم ایماہ رمضان الوداع

تھی آپسے ہردم عیان یک رونق روئے جہان
اب ہم کہان اور تم کہان ایماہ رمضان الوداع

کیا ہمپہ ہی لاچارگی کیسی ہوئی آوارگی
کبتک کرین غمخوارگی ایماہ رمضان الوداع

بہر جناب کبریا بہر محمد مصطفیٰ
شفقت رکھو ہمپر بھلا ایماہ رمضان الوداع

افسوس تم جاتے ہو اب ہی غم سے سنی جان بلب
جانا تمھارا ہی غضب ایماہ رمضان الوداع

ردیف غین

دلمین ہی عشق مصطفیٰ کا داغ
کعبۃ اللہ مین کیا لگا ہی چراغ

ہرکوئی ڈھونڈھتا پھرے والی
حشر مین مجھکو ہو نبی کا سراغ

نور دین سے جو کوئی ہو مرحوم
روسیہ کیون نہو وہ مثل کلاغ

دنیا جنت ہی کافرونکے لئے
باغ فردوس مین ہی ہمکو فراغ

باغ دین سے نہو جسے رغبت
کیون نہ ویرانے کا وہ ہووے زاغ

کب تمنا ہی کو جنت کی
نعت احمد کے گل سے خوش ہی دماغ

یا نبی تم سے ہے بڑی امید — تحفۂ رحم مجھ کو کر ابلاغ
تیرا زندہ جو ہے پھرے ایسا — جیسا ویرانے مین پھرے ہے الاغ
تشنہ لب ہو نہین روز اول سے — شربت وصل دیجے بھر کے ایاغ
مین جنون زدہ ہون تیرے کاکل کا — مجھ کو بستی سے خوش ہے کوہ و راغ

صلی اللہ علیہ وسلم

بسکہ ہجر نبی کے داغون سے
دل مین سینے کے لگ گیا ہے باغ

ہے محمد خانۂ دین کا چراغ — بزم عالم مین نہین ایسا چراغ
دین و دنیا مین ہے جسکی روشنی — ہے محمد دیکھئے کیسا چراغ
محفل عالم مین تم جانو یقین — تھی اندھیری گر نہ یہہ ہوتا چراغ
ایسا روشن بھی کہین دیکھا ہے کہہ — ای فلک گو مہر ہے تیرا چراغ
بزم عالم مین نہ ہووے گا کبھو — ہو گیا اپنا نبی جیسا چراغ
دو جہان جس سے منور مومنو — تمنے ایسا بھی کہین دیکھا چراغ
تیرہ دل روشن ہوئے جس سے کئی — دیکھئے یہہ فیض کیا بخشا چراغ
حشر کو ہمراہ امت کے یقین — پل کے رستے مین وہی ہوگا چراغ
سب چراغون کو ہے جس سے روشنی — جسکو قرآن مین خدا بولا چراغ
روشنی زیر زمین بھی اسکی ہے — قبر اندر کا ہمکو ہوتا چراغ
سیکڑون دل جس سے روشن ہو گئے — نور احمد کا دیا جلوا چراغ
آخرش ہے سب چراغونکو زوال — یہہ رہے جیسا کہ ہے ویسا چراغ
پرتو نور محمد ہے یقین — جسم مین روشن ہے جو جانکا چراغ
دین و دنیا مین تجلی اسکی ہے — اسطرح کا پھر نہ ہو پیدا چراغ
ان چراغ آتشین مت جانئے — ہے محمد نور خالق کا چراغ

فصل

فیض سے اُس نورِ حق کے کیا کہوں | رفتہ رفتہ دل ہوا میرا چراغ

سُنّیا نورِ نبیؐ کے فیض سے
کیوں نہ روشن تر رہے تیرا چراغ

یا نبیؐ فرماؤ کچھ کارِ شریف | سنّی ہے نعلین بردارِ شریف
یا نبیؐ اللہ توقع ہے ہمیں | بخشوانے کو ہے اقرارِ شفا
یا نبیؐ رحمت کرو ہے آپ کا | رحم سے معمور دربارِ شریف
اُس کو رکھوں گا جگر کو چیر کر | ہاتھ آجاوے جو آثارِ شریف
اپنی پلکوں سے کرونگا گرد صاف | دیکھوں گر قبرِ پُرانوارِ شریف
اے خدا اپنے نبیؐ کا ایکبار | دیکھ لوں میں روئے ابرارِ شریف
ہوں جدا اُس میں نبیؐ کی بے قرار | اے صبا لادے تو اخبارِ شریف
جان صدّیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ | ہیں یہی احمدؐ کے غمخوارِ شریف
کیا بزرگی اِن کی عزت کیا کہوں | ہیں مقدّس سارے انصارِ شریف
کیا کہوں میں یا محمدؐ آپ کے | نیک تھی سب طرح و اطوارِ شریف
سینۂ پُر نور گنجِ رازِ حق | تھا نہاں سب اُس میں اسرارِ شریف
دو جہاں روشن ہوئے ایکبارگی | کُھل گئے جس وقت انوارِ شریف

داد اِس سنّی کی دینا یا نبیؐ
آوے گا جس دم بسرکارِ شریف
صلّی اللہ علیہ وسلّم

ردیف قاف

حاشا للہ نہیں دل ہے کسیکا مشتاق | یا نبی صل علی ہوں میں تمہارا مشتاق
از رہِ لطف و کرم روئے مبارک بنما | از دل و جان بہ جمالت شدم آقا مشتاق
اشتیاق اس دلِ مشتاق کو تیرا ہے مدام | دل میرا اور کسیکا نہیں حاشا مشتاق

آپ کے آنے کی سن پاؤن خبر گر آقا
راہ پلکون سے کرون صاف ہون ایسا مشتاق

شوقِ دیدار نہایت ہے تمھارا مجھ کو
آپ دیدار دکھادو کہ ہے دیدہ مشتاق

اپنی خدمت مین مجھے آپ بلا نا حضرت
دل میرا آپ کا رہتا ہے ہمیشہ مشتاق

آپکے آنکے امی شافع و حامیِ امم
عاصیان بیٹھے ہین سب ہوکے سراپا مشتاق

ہے میر کبھو ہوتا نہ خدا کا مقبول گا
حاشا للہ نبی کا جو نہ ہوتا مشتاق

آپکے قدِ مبارک کا چمن مین یا شاہ
سرو در سرو کھڑا ہے سہی بالا مشتاق

عنبرین زلفِ محمد پہ تصدق ہونے
ہے گلستان مین نہایت ہی بنفشہ مشتاق

صدقہ ہونے کو لبِ لعل و گلِ عارض پر
خون بدل داغِ جگر کھاکے ہے لالہ مشتاق

آکے تبلاد و گلِ روئے مبارک کو شتاب
جان بلب تڑپے ہے ہو بلبلِ شیدا مشتاق

صلی اللہ علیہ وسلم

دل میرا روز ازل سے تو سمجھ امی سنی
جز محمد کے کسیکا نہین اصلا مشتاق

در شان حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہادیِ دین ہم صراطِ دقیق
دافعِ کفر و قاتلِ زندیق

ثانی اثنین اذ ہما فی الغار
شانِ بوبکر خاص بالتصدیق

افضل الخلق بعدِ پیغمبر
صادق الصدق والوفا تحقیق

لولوئے بحرِ صدق و عالی گہر
معدنِ حسنِ خلق و لطف و خلیق

وارث الانبیائے عالی مقام
مقتدائے جہان بہ نیک طریق

صاحبِ دین خلیفۂ اول
گاہ بیگاہ یار و غار و رفیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حامیِ سنی شافعِ محشر
خسر سالار انبیا صدیق

خیرِ احمدؐ ابا بکر صدیق — ہے ممجدا ابا بکر صدیق
صاحبِ زہد و صاحبِ تقویٰ — اپنا ارشدا ابا بکر صدیق
حق نے تعریف کی ہے قرآن مین — شانِ امجدا ابا بکر صدیق
غار مین ساتھ تھے محمدؐ کے — یار ارشدا ابا بکر صدیق
صادق دکامل و رفیقِ نبیؐ — صاف بےکدا ابا بکر صدیق
مشرکون کے تمام ملّت کو — کردیا ردا ابا بکر صدیق
مقتدا ہے تمام عالم کا — اپنا سیّدا ابا بکر صدیق
دلمین رکھتا تھا اپنے احمدؐ سے — عشق بےحدا ابا بکر صدیق

کفر کا تھا مدام ای سنّی
دشمن اشدا ابا بکر صدیق
رضی اللہ عنہ

ردیف کاف تازی

حکم رب سے پیدا ہو کر آب و آتش باد و خاک — ہین نبیؐ کے حکم اندر آب و آتش باد و خاک
ہین مخالف ایک سے ایک عدل احمدؐ سے سدا — متفق ہین جسم اندر آب و آتش باد و خاک
فیض احمدؐ کا سبب ہے جسم مین ہین متفق — ہین مخالف دیکھو اظہر آب و آتش باد و خاک
نور احمدؐ جان ہے جبتک ہے جان تابع ہین یہہ — ورنہ باغی ہین یہہ اکثر آب و آتش باد و خاک
چار سرکش ایک جا ہین فضل احمدؐ کے سبب — کیا ملا دے کوئی دیگر آب و آتش باد و خاک
یہہ سبب ہے فیض احمدؐ کا خدا کے فضل سے — ہو گئے ہین وقف ہمبر آب و آتش باد و خاک
ایک جا کر کر خدا نے جسم اندر کر دیا — تابعِ حکمِ پیمبر آب و آتش باد و خاک
کیا عنایت ہے خدا کی ہمکو احمدؐ کے سبب — ہوتے ہین ہر جا برابر آب و آتش باد و خاک
فیض احمدؐ کا سبب ہے جسم مین ہین ایک جا — ورنہ ہون یکجا کے کیونکر آب و آتش باد و خاک
کر ابھی سے یاد احمدؐ کیا کرے اُس وقت تو — جب جدا ہووینگے یکسر آب و آتش باد و خاک

ہین میسر فضل احمد سے ہمین یہہ سر چہارہ
یہہ مرا ایک نعمت ہی بہتر آب و آتش باد و خاک

ذکر احمد کرا بھی سے پھر کرے کیا سینیا
جبکہ ہو جاوینگے ابتر آب و آتش باد و خاک

عشق احمدؐ مین اگر ہو دل بیتاب کی خاک
مس عصیان کو ہوا کسیر یہہ سیماب کی خاک

طوطیا جان کے آنکھو نمین اُسے کھتا تھا
مجھہ کو ملجاتی جو تیرے در اصحاب کی خاک

از و حصہ جنت فردوس کی خاص عبیر
ایشہ عالم کو نہین تیرے باب کی خاک

قدسیان ملتے ہین اس خاک پہ آداب سے سر
خاک تو ہی تیرے در کی پہ ہی آداب کی خاک

آبرو حشر مین ہی کیون نملو نمین منہہ پر
آب کی خاک مدینے کی تری ناب کی خاک

سرمۂ دیدۂ بخشش ہی مدینے کا غبار
جھوٹ سمجھے تو پڑے دیدۂ کذاب کی خاک

معتقد ہون کہ میرا دیدۂ دل ہو روشن
منہہ مین پڑجائے میرے گر تیرے قبقاب کی خاک

سوزش غم سے تیرے لخت جگر کو بھوکون
کام پھر آئیگی اس گوہر نایاب کی خاک

مضطرب ہون کہ گڑون خاک مدینہ مین مگر
ہی اُس خاک کے لایق تن بیتاب کی خاک

آتش ہجر نے کیا پھونک دیا ہی مجھکو
جلگیا خانہ ہستی ہوئی اسباب کی خاک

درنہ دیکھا تیرا غفلت سے تو ہو وے پامال
تیرے زوارونکی اس دیدۂ پر خواب کی خاک

خاک تشنہ پہ برس میرے ذرا ابر کرم
دھوپ کا ہمین طلبگار رہے آب کی خاک

کفن ہستی مین اید وستو کچھ جاوے عبیر
لا کے رکھدیجئے اُس روضۂ شاداب کی خاک

یا نبی مصطفیٰ سلام علیک
سید الانبیا سلام علیک

یا عمیم العطا سلام علیک
الف صل علی سلام علیک

دور کر دل سے تو نے سب غمکو
راہ سیدھی بتائی عالمکو

تجھہ سے امید ہی قوی ہمکو
یا امام الہدا سلام علیک

دے کلیدِ شفاعتِ عظمیٰ
رب نے مجھ کو شفیع کرکے کہا
کیون نہ راحم رہے بہر و سرا
مجھ کو رحمت سے دور مت کرنا
کیا رسائی تھی ذاتِ والا مین
کہتے تھے سب ملائے اعلیٰ مین
ہر سخن مین میرے بلاغت دو
تا کرون مدح مین فصاحت دو
رتبہ اعلیٰ تیرا ہی با حرمت
ہو بزرگی مجھے بصد رتبت
کرکے آسان میری مشکل کو
اور کرنا صفا میرے دل کو
بہر افضال ذاتِ حق یا رسول
مجھ کو دکھلا دو صورتِ مقبول
شرم و غیرت سے مین ہون اسجا
فضل سے بخشدے مجھے رتبہ
جان کندن کی آوے جبکہ بلا
قبر کی بھی بلا سے دینا رہا
نارِ دوزخ سے دکھ نہ ہو ہمکو
ہم غریبون کو امن مین رکھو
کیا شرافت تھی ذاتِ اکرم مین

حق نے خازن کیا شفاعت کا
یا شفیعَ الورا سلام علیک
رحمۃ العالمین رب نے کہا
رحمتِ کبریا سلام علیک
پہنچا جب قربِ حقتعالیٰ مین
ابلغ البلغا سلام علیک
شعر مین میرے اب لطافت دو
افصح الفصحا سلام علیک
حق نے بخشی کیسی کچھ عزت
ازکی الازکیا سلام علیک
مجھ کو پہنچا دے میری منزل کو
اصفی الاصفیا سلام علیک
مدعا میرے دل کا ہو وے حصول
یا مجیبَ الدعا سلام علیک
مرتے دم مجھ سے ہو ادا کلمہ
افضل الانبیا سلام علیک
دفع کر دے اسے بفضل و عطا
دافعِ ہر بلا سلام علیک
آوے آفت تو دور جلدی ہو
مامن الغربا سلام علیک
جس سے ہی شرف عرشِ اعظم مین

مجھ کو بھی شرف ہووے عالم میں
اشرف الشرفا سلام علیک

دن شفاعت کے یا شفیع امم
ہمکو ہرگز نہ بھولنا اسدم

بھرتا ہوں ذاتِ باوفا کا دم
ای شہ باوفا سلام علیک

دن قیامت کے ہو خدا قاضی
تجھکو تائب کرے بصد راضی

بخشوانا میرے گنہ ماضی
یا امین خدا سلام علیک

دن ضلالت کا ہو گیا ہے وطن
روشنی بخشوا اس کو جوں درپن

گور تاریک تر بھی ہو روشن
یا سراج الہدا سلام علیک

ہے یہی مدعا میرا استنی
گر میسر کرے خدا استنی

جا کے روضے میں بولوں گا ستنی
یا رسول خدا سلام علیک

ولہ

یا شفیع الوریٰ السّلام علیک
یا امام الہدا السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک
یا نبی مصطفیٰ السّلام علیک

اتقی الاتقیا السّلام علیک
رحمتِ کبریا السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک
افضل الانبیا السّلام علیک

یا رسولِ خدا السّلام علیک
ازکی الازکیا السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک
اصفی الاصفیا السّلام علیک

صاحب منصبی السّلام علیک
وے مہِ یثربی السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک
یا حیات النبی السّلام علیک

شافع المذنبین السّلام علیک
احسن المحسنین السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک
رحمۃ العالمین السّلام علیک

باعثِ کائنات السّلام علیک
صاحبِ موجودات السّلام علیک

السّلام

السّلام علیک السّلام علیک
یا نبیؐ مددی السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
راحمِ مومنان السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
حامیِ عاصیان السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
شاہِ والاصفت السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
ای شہِ مرسلان السّلام علیک

شاہِ والاصفات السّلام علیک
مقبلِ الصّمدی السّلام علیک
اکرم الامجدی السّلام علیک
دافعِ مشرکان السّلام علیک
ہادیِ گمرہان السّلام علیک
صاحبِ انس و جان السّلام علیک
مالکِ دوجہان السّلام علیک
شاہِ ذی منزلت السّلام علیک
صاحب المرتبت السّلام علیک
ای نبیؐ زمان السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک

سُنّی گوید بجان السّلام علیک

یا شفیع الوریٰ سلام علیک
رحمت العالمین شدی برحق
الشرفا سلام علیک
از ہمہ انبیا شدی فاضل
یا رسولِ خدا سلام علیک
مدعائے من از خدا طلبی
صاحب منصبی سلام علیک
کشتۂ عشق را کنی زندہ
شافع المذنبین سلام علیک
رحم کن بر منِ غریب نگر

یا امام الہدیٰ سلام علیک
یا نبیؐ مصطفیٰ سلام علیک
رحمت کبریا سلام علیک
افضل الانبیا سلام علیک
ازکی الازکیا سلام علیک
یا حبیب الدعا سلام علیک
وی مہِ یثربی سلام علیک
یا حیات النبی سلام علیک
احسن المحسنین سلام علیک
رحمت العالمین سلام علیک

ای شہِ ذو الکرم سلام علیک
این دلِ تیرہ تر شود روشن
اکرم الامجدی سلام علیک
از سرِ راز حق کنی آگاہ
راحمِ مومنان سلام علیک
راہِ دین را یقین نمودی
صاحب انس و جان سلام علیک
از برای تو خلق عالم شد
ای کریم الصفت سلام علیک
رتبۂ من رسان بآن منزل
ای شہِ مرسلان سلام علیک

شاہِ فضل و نعم سلام علیک
نورِ ذاتِ قدم سلام علیک
مقبلِ سرمدی سلام علیک
یا نبیؐ مرشدی سلام علیک
دافعِ کافران سلام علیک
ہادیِ گمرہان سلام علیک
شاہِ کون و مکان سلام علیک
ای شہِ دو جہان سلام علیک
شاہِ ذی منزلت سلام علیک
صاحب المرتبت سلام علیک
وی نبیِ زمان سلام علیک

سنی ہر بامدادے گوید
ای شہِ انس و جان سلام علیک

تھے جو اصحابِ نبیؐ عالی ہم چارون ایک
یعنے بوبکرؓ و عمرؓ حضرتِ عثمانؓ و علیؓ
شہرۂ صدق و حیا عدل و شجاعت مین تھے
ساتھ حضرتؐ کے وفاداریمین یون رہتے تھے
مذہب ملت و دین و رہِ اسلام پہ تھے
حال امت پہ وہ فرماتے تھے ہر شام و سحر
ظاہر و باطن و اعلانی و مخفی مین تھے
عزت و عظمت و حرمت مین بزرگی مین تھے

راہِ اللہ مین رکھتے تھے قدم چارون ایک
تھے یقین واقفِ اسرارِ قدم چارون ایک
غرب و شرق و عرب و تا بہ عجم چارون ایک
راحت و محنت و بار بخشش و غم چارون ایک
قایم و محکم و مضبوط ہم چارون ایک
بخشش و فیض اتم فضل و کرم چارون ایک
خصلت و خوئے باخلاق و شیم چارون ایک
ہمسر و ہمدم و ہم نفس و قدم چارون ایک

صبح کو شام کو ہر وقت ہر اک حالت میں
دمبدم بھرتے تھے احمد کا ہی دم چارون ایک

خنجر و تیغ و تبر نیزہ اسلام سے تھے
ناصر و قاہر و فاتح بصنم چارون ایک

بت شکن بت فگن و بت کش و ناصر بصنم
تھے بقہر و غضب و خشم اتم چارون ایک

سنی و حسرت و مسلم حنفی اب یا نبیؐ
عرض کرتے ہین بہ اللہ کی قسم چارون ایک

عدن مین خلد مین یا جنت و فردوس مین ہان
آپکے ساتھ ہون یہ ہین ہم چارون ایک

فخر و جاہ و قدر و رتبے مین ہین یا اے سنی
عرش و کرسی و مدینہ و حرم چارون ایک

ردیف لام

شرق ماہ فضل ہی چاک گریبان رسولؐ
صبح عید مومنان ہے نور دامان رسولؐ

نور کی سورت سے ہے تاب سلک دندان رسولؐ
مہر و مہ ہین پرتو رخسار تابان رسولؐ

قوس ابرو چلہ من الذی سے گوشہ گیر
کسطرح صید شفاعت ہو نہ قربان رسولؐ

پر نمائے عقل کل جسجا نشیمن کر لیا
بلکہ وہان نعلین چھوڑی دیکھئے شان رسولؐ

مومنو کیا کم ہے ہمکو فضل سے اللہ کے
ہے کشادہ سفرۂ نعمائے الوان رسولؐ

ہین صحابہ اور بھی با صدق و باعز و وقار
خاص انمین چار ہین یہہ چار یاران رسولؐ

ہین ابابکر و عمر عثمان و حیدر پاکذات
انمین دو داماد ہین اور دو ہین خسران رسولؐ

دو جہان ایک جسم ہے اربع عناصر چار یہہ
روح اسکی پرتو انوار لمعان رسولؐ

دین حق ایک شامیانہ چار کھم یہہ چار ہین
شمع اسکی ذات پاک نور افشان رسولؐ

انسے جو باغی ہوا ہے باغی باغ نبیؐ
بلکہ ہے وہ قاتل اشجار بستان رسولؐ

خوش نہین آتا ہے اے سنی مجھے ظل ہما
سایۂ عالم ہے زیر ظل دامان رسولؐ

مجھکو آیا کہنا جب نام رسولؐ
ہو گئے سب فرض احکام رسولؐ

کلمہ و روزہ نماز و حج زکواۃ
مومنون کو ہے یہہ انعام رسولؐ

جو ہوا تشنہ نبی کی یاد مین ۔ ہوئیگا جنت مین وہ جامِ رسول

کیا بزرگی کیسی عزت دیکھئے ۔ ہوگیا عرشِ خدا بامِ رسول

تابعِ فرمان رہو جنت مین تو ۔ نعمتِ انواع و اقسامِ رسول

حق نے عزت جسکی کی معراج مین ۔ کیا لکھون اعزاز و اکرامِ رسول

گوشِ دل سے مومنو سن لیجئے ۔ حق کا ہے پیغام پیغامِ رسول

کوششِ دین اور دعا امت کے لئے ۔ کام کیا تھا یہی کامِ رسول

ذاتِ اقدس رحمۃ للعالمین ۔ سب پہ ہے بس بخششِ عامِ رسول

ہر دو عالم تابعِ فرمان ہوئے ۔ جب ہوا اکبار اعلامِ رسول

امر و نہی حق کے تم تابع رہو ۔ ہے یہی ایمان و اسلامِ رسول

کیا رتبہ کیسی عزت کیسی شان ۔ سب کے ہین مخدوم خدامِ رسول

روزِ اول سے ہوا سنی کا دل ۔ بندۂ بے درہم و دامِ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم

سیدِ ابرار ہو صلِ علیٰ یا رسول ۔ سرورِ احرار ہو صلِ علیٰ یا رسول

رونقِ اسلامیان حامیِ کل مومنان ۔ دین کے مختار ہو صلِ علیٰ یا رسول

وعدۂ بخشش کیا ہمکو بھروسا ہوا ۔ صادق الاقرار ہو صلِ علیٰ یا رسول

قبر مین جب جاؤنگا خوف سے گھبراؤنگا ۔ تم ہی مددگار ہو صلِ علیٰ یا رسول

ہون مین مریضِ گنہ آپ شہِ دوسرا ۔ شافیِ بیمار ہو صلِ علیٰ یا رسول

آپ ہو نورِ خدا لوثِ حدث سے جدا ۔ طاہر و اطہار ہو صلِ علیٰ یا رسول

آپ سے اسلام ہے آپ سے ہی کام ہے ۔ دین کے سردار ہو صلِ علیٰ یا رسول

مین ہون اسیرِ گنہ آپ شفاعت پنہ ۔ رحمِ گنہگار ہو صلِ علیٰ یا رسول

کیون نہ ہو شاد کہ ہے آپ شفیع الامم ۔ ہم پہ کرم بار ہو صلِ علیٰ یا رسول

خاتمِ کلِ انبیا رامزِ سرِّ حمد ا — واقفِ اسرار ہو صلِّ علیٰ یا رسولؐ

رونقِ دینِ متین آپ شہنشاہِ دین — قاتلِ کفار ہو صلِّ علیٰ یا رسولؐ

امتِ عاصی کے آپ وقتِ عنا و تعب — آپ خبردار ہو صلِّ علیٰ یا رسولؐ

آپ ہو شہ دین کے سُنّیِ غمگین کے
دافعِ ادبار ہو صلِّ علیٰ یا رسولؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

جسنے کی روضۂ اقدس کی زیارت حاصل — اسکو پھر کیون نہو حضرتؐ کی شفاعت حاصل

تنگدستی کے بہانے سے عبادت مت چھوڑ — فضلِ احمدؐ سے تجھے ہوگی فراغت حاصل

رنج و آلام و مصیبت ہے زمانے مین مگر — کار کچھ ایسا بن آوے کہ ہو راحت حاصل

کونسی بات سے ہم ہووین سعادت پیرا — ساری حضرتؐ کے قدم سے ہے سعادت حاصل

دن قیامت کے میسر ہو اُسے عیش و سرور — جسنے حضرتؐ کا کیا جشنِ ولادت حاصل

یہہ فقط یاوریِ قسمتِ مسعود ہوئی — ورنہ کس رو سے ہو اس دین کی اطاعت حاصل

مقتدا ہر دو جہان کا ہے رسولِؐ ابرار — انبیاؤن کی ہوئی جسکو امامت حاصل

آپ کے صدق پہ اک مخبرِ صادق باللہ — کی ہے صدیق نے باصدق صداقت حاصل

شرع پر آپ کی فرزند عمر نے مارا — اُسنے کی کیسی خلافت مین عدالت حاصل

زندگی مین رہا عثمان بصد شرم و حیا — کی خلافت مین حمیت کی خلافت حاصل

شیر سے شیرِ خدا نے ہے لیا سلمان کو — کی ہے یہہ آگے ولادت کے شجاعت حاصل

شاہزادون نے اطاعت مین جھکا کر سر کو — فضل اللہ سے کیا تختِ شہادت حاصل

الغرض واسطے آپہی کے ہر اک رتبہ تھا — جو بند رنج ہر اک کو سعادت حاصل

آرزو سُنّی کی ہے اب یہہ فصیح الفصحا — آپ کی نعت سے ہو جاوے فصاحت حاصل

عرض ہو سنّی کی مقبول یہہ مقبولِ خدا
مرتے دم ہووے اُسے جامِ شہادت حاصل

تازہ ہی تک چمنستان کی ہوا ای بلبل
پھر تو گلشن یہہ خزان کے ہی حوالے بلبل

اس چمن کا چمن آرا ہی رسولِ ابرار
گلِ مقصود اسی سیر مین پالے بلبل

ہی صفت ذات کی اس گلشنِ کثرت سے نمود
گلِ معنی یہہ گلستان سے اٹھالے بلبل

دوستی رکھہ چمن آرای جہان کی دل مین
پھر تو جنت سے سمجھے کون نکالے بلبل

سیر کر گلشنِ وحدت کے تصور مین یہان
آشیان شاخ پہ طوبی کے بنالے بلبل

آتشِ گل سے یہان کر گلِ آتش کا خیال
ورنہ پڑ جائینگے دل پر تیرے چھالے بلبل

عشق مین گلشنِ عقبی کے یہان کر لے فغان
کون سنتا ہی وہان پھر تیرے نالے بلبل

بسکہ پھولون نہ سمائیگی خوشی اسے اس جا
دل مین بو اس گل وحدت کی بسالے بلبل

عینِ عینی سے نظر کر کہ یہان اور ہی سیر
پردہ غفلت کا ذرا دل سے اٹھالے بلبل

سیرِ وحدت کی اسی گلشنِ کثرت مین ہی
رنگ اس گل کا ہر اک رنگ مین پالے بلبل

خار کو دیکھہ کے رہ یاد مین تو تیز زبان
دید سے گل کی ترو تازگی پالے بلبل

ہو غزلخوان نبی صل علی ہر گل پر
نیک بختی اسی گلشن مین کمالے بلبل

بولیان بول کچھہ ایسی کہ خدا کو خوش آئین
اڑ گئے ایسے بہت بولنے والے بلبل

بولی اللہ سے وہان قالوا بلی کی بولی
بولی اپنی یہہ گلستان مین نبھالے بلبل

مدح خوانی مین دلِ سستی ہزار ابھی کہو
گر کوئی پالے تو اسطور سے پالے بلبل

ردیف میم

السلام ای ذاتِ اکرم السلام
السلام ای رحمِ عالم السلام

السلام ای نورِ عینی السلام
السلام ای شرفِ دینی السلام

السلام ای نورِ عزت السلام
السلام ای عالی رتبت السلام

السلام ای شہِ والا السلام
السلام ای مکی بطحی السلام

السّلام ای نورِ اعظم السّلام
السّلام ای عالی گوہر السّلام
السّلام ای نورِ وحدت السّلام
السّلام ای نورِ ذاتِ کبریا
السّلام ای شافعِ کُل مذنبین
السّلام ای مصدرِ رحم خدا
السّلام ای احمدِ عالی جناب
السّلام ای مخزنِ فخر و سخا
السّلام ای نور بخش کائنات
السّلام ای باعث ہر دو جہان
السّلام ای مہبطِ روح الامین
السّلام ای جوہر کانِ یقین
السّلام ای صدر آرائے جہان
السّلام ای نورِ ربّ لایزال

السّلام ای شمع عالم السّلام
السّلام ای ذاتِ اطہر السّلام
السّلام ای ماہِ کثرت السّلام
السّلام ای رونقِ ہر دو سرا
السّلام ای رحمۃٌ للعالمین
السّلام ای معدنِ حلم و حیا
السّلام ای شافعِ روزِ حساب
السّلام ای شافع روز جزا
السّلام ای سید عالی صفات
السّلام ای مقبلِ کون و مکان
السّلام ای نور ربّ العالمین
السّلام ای گوہرِ دریای دین
السّلام ای افضلِ کون و مکان
السّلام ای معدنِ فضل و کمال

السلام ای نور حق لا حد سلام
السّلام از سنی بر تو صد سلام

معدنِ فضل و کرم محمّد صلّ علیٰ مرحبا وسلّم
منبعِ فیضِ اتم محمّد صل علیٰ مرحبا وسلّم
اُسکا ہی سب جلوہ اکرم کیون نہ کہون مین زبان سے ہردم
جلوہ نورِ قدم محمّد صلّ علیٰ مرحبا وسلّم
کا ہیکو دیگر وسیلہ لوگو بہرِ شفاعت بحشر ہم کو
بس ہی شفیعِ الامم محمّد صلّ علیٰ مرحبا وسلّم

نقد شفاعت ہی عام ہم پر ہو منو اسکو کہو مقدر
مخزن فضل و نعم محمد صل علیٰ مرحبا وسلّم
صاحب نصفت بوصف سنجان عدل سے جسکے ستم گریزان
دافع ظلم و ستم محمد صل علیٰ مرحبا وسلّم
وصف مقدس کرون مین کیا کیا تمنے برفعت دین متین کا
عرش پہ گاڑا علم محمد صل علیٰ مرحبا وسلّم
کیا کہون تیری ثنائے الا ہو گیا اشرف عرش سے اعلیٰ
پہنچا جو تیرا قدم محمد صل علیٰ مرحبا وسلّم
پائی ہی زینت تمام باہم ہوگئے آباد بسکہ یکدم
تمسے عرب اور عجم محمد صل علیٰ مرحبا وسلّم
کعبہ مین جو بت تھے اُن کو واللہ زور نبوت سے سب کو ناگاہ
کردے تمنے عدم محمد صل علیٰ مرحبا وسلّم
لوث حدث سے بری ہی احمد بیٹھی نہ مکھی بجسم امجد
پاک ہی رب کی قسم محمد صل علیٰ مرحبا وسلّم
یاد محمد ہی دم کو فرحت ذکر محمد ہی دلکو راحت
بولون نہ کیون دمبدم محمد صل علیٰ مرحبا وسلّم
راحم عالم شفیع امت باعث خلقت کریم خلقت
حامی ورحمت شیم محمد صل علیٰ مرحبا وسلّم
یاد نبی ہی بجان سنی کیون نہ ہو واصف زبان سنی
حشر کا ڈھوڈا لا غم محمد صل علیٰ مرحبا وسلّم

نشہ ارض و سما	وسے مفخر ہی کون و نشا مجھے یاد بھا کی ہی صبح و مسا

ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ہوئی زندگی بار تمھارے سوا ہے کسی بھی طرح سے نہ صبر ذرا
کرو یاد تو آتا ہون سر سے چلا ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے شریف جہان و معالی نسب ہین کمینہ صفت ہون گنہ کے سبب
مجھے دیکھو نہ آپ بچشم غضب کہ ہو آپ رحیم ہیہ خلق پہ سب
بھلا کیا مین نہین ہون مخلقتِ رب کرو رحم جو مجھپہ تو کیا ہے عجب
مجھے آپ کی ذات کا ٹیکہ ہے اب ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے حمیدِ محامدِ مالا تعدو سے جلیل الصفات بذات سعد
ہوا تمسے ظہورِ صفاتِ احد ہوئی آشنا خلق بذاتِ صمد
ہوا مجھپر ہے غلبۂ نفسِ اشد کرو ایسی مدد کہ وہ ہو رہے رد
ہے تمھاری تو روز ازل سے مدد ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے کریم ملایک جن و بشر تیری کسپہ نہین ہے کرم کی نظر
ملے تیرے کرم سے فرشتے کو پر تیرا سب پہ کرم ہے بشام و سحر
رہے بندہ نوازی و فضل سے گر ہیہ غلامِ کمینہ کے دست بسر
تو کسی بھی طرح کا نہووے خطر ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ملا عرش کو پاؤن سے تیرے شرف تو ہے لولوئے سرِّ خدا کا صدف
میرا رتبہ کمینہ ہے کم از خذف ہو نگاہ کرم ذرا میری طرف
بطفیلِ شجاعتِ شاہِ نجف میرا تیرِ دعا جو لگے بہدف
تو بجاؤنگا عالم بالا پہ دف ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے مدرّسِ علمِ معانیِ حق ہوئے تمسے ہی ارض و سما کے ورق
شب و روز ہے مجھکو تمھارا سبق ہے تمھاری جدائی سے لپہ قلق

کیا کتر لکِ غم نے کلیجے کو شق میرے اشک نہین ہین برنگِ شفق
لعل و مرجان سے سینہ کا پر ہے طبق ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
گئے ایسے ہین سے فلک پہ الگ لگے جلد نہ ایسی پلک سے پلک
یہہ رسائی تمھاری ہوئی بفلک نہ وہان ہے فلک نہ وہان ہے ملک
وہان نور تمھارا گیا جو چمک یہان آ گیا منہہ پر ہمارے نمک
یہہ سبب کہ ہماری کی تم نے کمک ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے کریم دو عالم و نورِ قدم تمھین حق نے بنایا شفیعِ امم
نہین خاص کسی پہ تمھارا کرم ہوا عام خدائی پہ فیضِ اتم
جیسے زندگی ہیچ ہے یاد بہم دمِ نزع مین ہو تو تمھارا ہو دم
کہ ہے بالا تمھارے کرم کا علم ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے کریم و رحیم و شفیعِ جہان تمھین خلقِ خدا کے ہو رحم رسان
کرون وصف تمھارا مین کیا بیان مرے منہہ مین نہین ہے مجھے ایسی زبان
ہے رسائی تمھاری کہان سے کہان کہ نہ جا سکا روحِ قدس بھی وہان
ہے ہمارا تو پست یہہ وہم و گمان ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
تیرے تازی کا نعل ہلال ہمین تیرے قصر کا زینہ ہے عرش برین
وہ مکانِ علی کا ہوا تو مکین نہ فلک ہے وہان نہ وہان ہے زمین
تو سریرِ خدائی کا صدر نشین تیری گرد کو پہنچا نہ روحِ امین
ترا مرتبہ کوئی نبی کو نہین ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ہوئے تم کہ بوئے باغِ زمن ہوئی تم سے ہی ساری بہارِ چمن
قد و رخ سے ہے زینتِ سرو و سمن رو سے جلوۂ مہر سمائے کہن
لبِ لعل سے رونقِ لعلِ یمن ہے ثنائے مجلی سے آبِ دہن

ہی صفاتِ معلی سے لطفِ سخن ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
یہان سنی تو خوب ادب سے سنبھل یہہ ہی وصفِ محمدؐ عالی محل
شہِ نیک خصائل و فخرِ رسل ہوا جبکہ وُہ پیدا اسعیدِ ازل
ہوئی بیخ نحوست مستأصل جو وہ نام زبان سے جائے نکل
تو رہائی مین تیری پڑے نہ خلل ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
بھلا سنی تو کیون ہی بحالِ تباہ تجھے فکر یہہ کیسی ہی شام و پگاہ
یہہ سبب کہ ہین تیرے زیادہ گناہ ہوا نامہ عمل کا تمام سیاہ
تیرا شامل حال ہی فضل الٰہ ہین رسولِ خداؐ تیرے پشت و پناہ
جو معاصی ہی اسپہ ہی اسکی نگاہ ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم

ردیف نون

کاتب تقدیر کا پہلے قلم پیدا کرون
دفترِ نعتِ شہِ خوبان کو پھر انشا کرون

مین تصورِ دل مین گر اپنے مسیحا کا کرون
ایک ہی ایمائے قم سے مردہ دل زندہ کرون

گر خیال پائے بوسِ شاہِ اَوْ اَدنیٰ کرون
چرخِ نہم کو تصور سے تہِ پا کرون

اسکے گر چاکِ گریبان کا مین اندیشہ کرون
صورتِ لا دیکھ کر عالم کو دم مین لا کرون

حتی الامکان اسکا گر وصفِ قدِ رعنا کرون
بول بالا اپنا اندر عالم بالا کرون

سبز خط و خالِ عارض کے تصور مین مدام
سورۂ والشمس کی تفسیر کو دیکھا کرون

بعد اپنے دی بزرگی تجھ کو ہی اللہ نے
ایسے خیلِ رسل مین وصف تیرا کیا کرون

سورت والنجم دندان گر تیرے آجائین یاد
اشک چشم دلکو رشکِ لولوے لالا کرون

کیا کرون مین رویتِ ماہِ و عید اکاہِ دین
تیری ابرو دیکھ لون گر دیدہ دلا کرون

کعبۃ اللہ کی طرف رخ پشت سوئے دو جہان
دیدۂ دل تیری جانب ایسے لطف

گرانا من نورِ اللہ پڑھکے ہر شی دیکھ لون
برقِ نورِ حق سے جلکر طور سرمہ ہو گیا

نور کا تیرے نظارہ الیشمر واﷲ کرون
تیرے جلوے سے جلا کر دلکو مین سرمہ کرون

دیکھون ای سمنی اگر نورِ خدا کی روشنی
دلمین اپنے پیر سبحان الذی اسریٰ کرون

اگر مین خاکِ راہِ مصطفیٰ ہون
اگرچہ مین غبارِ خاکِ پا ہون
مجھے کچھ جانتے بھی ہو مین کیا ہون
رسول اللہ گنہ مین مبتلا ہون
کہان ہی اور دل جو اور جا ہون
مگر یا مصطفیٰ بے دست و پا ہون
حبابِ موجِ دریائے فنا ہون
اگر دریا ہو تم مین بلبلا ہون
تمھین سے خاک ہی مین خاک کا ہون
اگر مین بے وفا یا باوفا ہون
خدا کے نور تم مین نور کس کا
ہوئے تم شمع مین پروانہ کس کا
ہوئے تم شمس مین ہون ذرہ کسکا
ہوئے تم گل تو مین ہون خار حضرت
گلِ گلزارِ وحدت آپکی ذات
غرا تو ذات ہی اسکی صفت آپ
تے آپ تو مین بھی نہ ہوتا

مگر چشمِ جہان کا توتیا ہون
مگر دامن سے حضرت کے لگا ہون
خدا کے آشنا کا آشنا ہون
شفیعِ حشر تمکو جانتا ہون
تھا ایک ہی دل وہ تمکو دے چکا ہون
غلیدون پر ظفر مین چاہتا ہون
رسول اللہ تمھارا آشنا ہون
بھلا فرماؤ کیا تم سے جدا ہون
بہر صورت تمھین سے مین بنا ہون
کچھ ہی سمجھو مین فدوی آپکا ہون
تمھارے نور سے پیدا ہوا ہون
تمھاری ہی تجلی پر جلا ہون
تمھارے نور سے جلوہ نما ہون
مگر مین خار کب گل سے جدا ہون
اُسی گلشن کا بلبل ای صبا ہون
صفت سے آپ کی ظاہر ہوا ہون
ہوئے جب آپ تو مین بھی ہوا ہون

تمھین تو مجھکو اس ہستی مین لائے
تھا آگے مین کہان اب کسمجھہ ہون

مجھے گر لاکھہ جھٹکو گے محمدؐ
مین دامن آپ کا کب چھوڑتا ہون

خدا کیا تھا خدا جانے محمدؐ
خدا کو تمسے مین پہچانتا ہون

برے اعمال پر میرے نہ دیکھو
برا ہون یا بھلا ہون آپکا ہون

یقین تم رحمۃ للعالمین ہو
مین عالم مین نہین کیا مصطفےٰؐ ہون

تمھارے عشق کے شعلے سے حضرتؐ
جلا کر دلکو مین سرمہ کیا ہون

نگاہِ فیض سے آپ ہی خریدو
مین اپنے دل کو حضرتؐ بیچتا ہون

خدا جسجا ہے اُس جا آپ بھی ہو
دلیل اسپر مین کلمے کی رکھا ہون

تمھارا ہون مین سنی یا محمدؐ
تمھارا ہوکے حاجت کس سے چاہون

صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبیؐ روزِ ازل سے مین تیرا دیوانہ ہون
شمعِ رحمت تو ہوا اور مین تیرا پروانہ ہون

میکدے سے رحم کے ای ساقیِ رحیم خدا
ایک جرعہ دے مجھے مین طالب پیمانہ ہون

فیض کے چشمے سے اور خوانِ کرم سے ابھی
مرحمت کچھہ کیجئے بے آب اور بے دانہ ہون

نفی اور اثبات مین یہہ شی ہوئی مجھکو حصول
آشنا تجھسے ہوا اپنے سے مین بیگانہ ہون

قصرِ اعلیٰ کے تہِ دیوار مجھہ کو دو جگہہ
ای مکینِ عرش مین آوارہ و بیخانہ ہون

اس خمارِ حبِ دنیا سے مجھے انکار ہے
مین شرابِ یادِ احمدؐ سے بہت مستانہ ہون

محویت ہستی سے بالکل ہو گئی ای مومنو
پر بفضلِ حق نبیؐ کی یاد مین فرزانہ ہون

گفتگو دنیا کی کرنی صرف نادانی ہے یہہ
گر کرون ذکرِ محمدؐ تو نہایت دانہ ہون

سہم ہے تیرِ مژہ کے کفر کا ٹکڑے جگر
قوس ابرو پر نبیؐ کی کیونکہ مین قربان ہون

دردِ عصیان کو شفا ذکر شفیع المذنبین
دردِ سر ہے ذکرِ دنیا خوب اسکو جانا ہون

نعمتِ ایمان و نقدِ دین سے ہو نین سرفراز
گرگدا ہون مین محمدؐ کا مگر شاہانہ ہون

ہو نصیب آبادی یثرب طفیل مصطفیٰ	یا الٰہ العالمین ہین ساکن ویرانہ ہون

عشق دنیا سے بری ہون پہ نبی پر شیدا
جان سے دیوانہ ہون دیوانہ ہون

صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ خاک سے دہلیز کیا کرتے ہین — مس عصیان دو عالم کو طلا کرتے ہین
نظر فیض اتم جسپہ کیا کرتے ہین — جسطرح چاہتے ہین اُسکا بھلا کرتے ہین
اہل اسلام پہ کیا فضل و عطا کرتے ہین — ڈھانک لیتے ہین خطا وسے جو خطا کرتے ہین
اہل عصیان کے لئے حق سے دعا کرتے ہین — لایق نار کی جنت ہین جگا کرتے ہین
خاک کو مشک کرین سنگ کو لعل رخشان — ذرہ خاک کو خورشید ضحی کرتے ہین
قطرۂ آب کو پُر آب بنا دین موتی — آب سے آب کو کیا آپ صفا کرتے ہین
آب امواج تلاطم سے کرین پار جہاز — ڈوبنے والون کو طوفان سے رہا کرتے ہین
آب کو نار کرین نار کو کر دین گلشن — گلشن دین کو سرسبز کیا کرتے ہین
شاہ درویش کو محتاج کو کرتے ہین غنی — ہاتھ عاجز کا ترحم سے لیا کرتے ہین
ہو جو مردود خدا اُسکو بنا دین مقبول — بال و پر بے پر و بازو کو عطا کرتے ہین
زندہ بیجان کو بیمار کو کرتے ہین صحیح — ناتوانون کو توانائی دیا کرتے ہین
رنج راحت سے بدل دیوین خوشی سے غم کو — ہاتھ لوٹے کو عطا لنگ کو پا کرتے ہین
بیزبانونکو زبان اور زبان مین دین ذکر — ذکر سے آگ مین محفوظ رکھا کرتے ہین
آب پیاسونکو عطا نان کرین بھوکون کو — سیر مین سیر ہزارون کو کیا کرتے ہین
سنگ سے نخل کرین نخل سے خرما پیدا — ریت کو حلوۂ پُر لطف و مزا کرتے ہین
جان دین جسم کو اور جان کو نور ایمان — تازہ ایمان کو پُرانے کو نیا کرتے ہین

کیون نہ عقبیٰ مین مددگار رہین اے سنّی
جبکہ دنیا مین یہہ حاجات روا کرتے ہین

سب سے فزون نبی کی توقیر دیکھتے ہین
طٰہٰ کی جب مسلمان تفسیر دیکھتے ہین

دل مومنون کا یارو آئینہ سے صفا ہے
جس مین نبیؐ کی ہردم تصویر دیکھتے ہین

کرتے ہین ذکرِ احمدؐ اسواسطے کبھو بھی
اپنے کو ہم نہ ہرگز دلگیر دیکھتے ہین

کیونکر نہ ذکرِ احمدؐ کرتے رہین ہمیشہ
بخشش کی اپنی جس مین تدبیر دیکھتے ہین

وصفِ نبیؐ مین واللہ ای مومنو سدا ہم
اپنے شکستہ دلکی تعمیر دیکھتے ہین

ہوتے ہین دل سے قربان ہم خواب مین یکایک
مژگانِ مصطفیٰؐ کا جب تیر دیکھتے ہین

ہو دفعِ دردِ عصیان تاثیر ہے یہہ کس مین
جو الفتِ نبیؐ مین تاثیر دیکھتے ہین

صدقے سے اُس نبیؐ کے الحمدللہ ہمنے
جنت کو سب مسلمان جاگیر دیکھتے ہین

ہم قتل کفر کو اور دفعِ گنہ کی خاطر
ابروئے مصطفیٰؐ کو شمشیر دیکھتے ہین

امت مین پیدا ہو کر ہم اُس نبیؐ کی سُنّی
ایمان کی نعمتون کی توقیر دیکھتے ہین

صلی اللہ علیہ وسلم

قابل نبیؐ کے وصف کے تیری زبان نہین
یہہ وہ بیانِ پاک ہے جسکا بیان نہین

کس دل کے یا نبیؐ کہو تم رازدان نہین
وہ راز کونسا ہے جو تجپر عیان نہین

نزہت مین تیرے دین سا کوئی بوستان نہین
یہہ وہ چمن ہے تازہ کہ جسکو خزان نہین

گر مہر تابِ حق ذرہ پہ ای عالی شان نہین
تو مہربان نہین تو خدا مہربان نہین

جسکے لئے پہ زمین نہین آسمان نہین
تو ہے وہان جہان کہ زمان و مکان نہین

تیرا ظہور کون و مکان مین کہان نہین
خالی ہمیشہ ہے وہ مکان تو جہان نہین

امکان شان تو ہی کہ جسکا نشان نہین
تیرا مکان وہان ہے کہ جسکا مکان نہین

ہے جسم و تن مین ای ابوالارواح تو ہی روح
مردہ وہ تن ہے صاف کہ جس تن مین جان نہین

تیرا وجود آیتِ رحمت ہے یا نبیؐ
وہ کون ہے کہ جسپہ تو رحمت رسان نہین

مرہم ہے تیرا رحم کرون شکر کیا ادا
میرے دہن زخم مین گویا زبان نہین

کیسے ہمایون فال سخی ہوا یشاہِ دین
ذرّے سے آفتاب تلک بہرہ یاب ہین
کلمے کی آبیاری سے ایمان ہی تازہ تر
ارزان فروشِ جنسِ شفاعت جو ہو نبیؐ
ہووے نگاہِ فیض تو پھر خوف کیا رہے
نہ کرسئی فلک کو کہا میری فکر نے

دستِ کرم کو آپکے کیا استخوان نہین
بے فیضِ خاص آپ کا یہہ آستان نہین
پھرا یا پرِ بہار کوئی بوستان نہین
میزان پہ اپنا پلہ عصیان گران نہین
یہہ دل ہمارا ای مہِ تابان کتان نہین
لایق نبیؐ کے قصر کے یہہ نردبان نہین

ای سنی اُس نبیؐ کے جو پہنچے مقام تک
جبرئیل کی رسائی وہم و گمان نہین

محمدؐ کی جانب ہی راہِ غریبان
کسی کا دو عالم مین ٹھکہ نہین ہی
گدایانِ درگاہ کو خوف کیا ہی
گدا سے شہنشاہِ جنّ و ملک تک
ترحّم کی ہی جائے ای رحمِ عالم
قیامت کو پوچھے گا حق جب وسیلہ
ندیکھا غریبون کا حامی تو حق نے
عنایت سے کردیجئے مہرِ بخشش
ترحّم سے دوڑینگے محشر مین حضرت
اٹھا دینا پلے کو دستِ کرم سے
ہی چاہِ ذقن چاہِ کنعان پہ فاخر
کہان نورِ یوسف کہان نورِ احمدؐ

وہی آستان ہی پناہِ غریبان
درِ خاص ہی تکیہ گاہِ غریبان
محمدؐ ہوئے بادشاہِ غریبان
ہوا سب پہ احسانِ شاہِ غریبان
ذرا دیکھو حالِ تباہِ غریبان
نہین پر رہیگی نگاہِ غریبان
کیا آپ کو نیک خواہِ غریبان
گنہ سے ہی فردِ سیاہِ غریبان
سنینگے جو پُر درد آہِ غریبان
تُلینگے جو فردِ گناہِ غریبان
وہ بھی چاہِ یوسف یہہ چاہِ غریبان
وہ تھا ماہِ کنعان یہہ ماہِ غریبان

کھلا نورِ احمدؐ تو چمکا یا سنی
سعادت ہے نورِ نگاہِ غریبان

ذرہ دیدۂ دل سے تو کرے نظر کہ تیری آنکھ نہین کہہ کیا نظر ہی نہین
ہے نبیؐ کی تجلی کا سب مین اثر یہان اور کسی کا اثر ہی نہین
جو خود ہمین ہماری ہے اہلِ صفا تو یہہ سترِ خدا نہین اسکو ملا
پہ یہہ رازِ احد سے ہے اسکو خبر جسے اپنے خودی کی خبر ہی نہین
وہ رسولؐ ہے مظہرِ نورِ خدا وہ رسولؐ ہے باعثِ ہر دوسرا
وہ رسول کا دیکھو کہان ہے گذر جہان اور نبی کا گذر ہی نہین
وہ نبیؐ کا ہے ایسی جگہہ پہ مکان اڑے ہوش ہین روحِ امین کے جہان
وہان صاحبِ پر نے جلادئے پر میرے مرغِ خرد کو تو پر ہی نہین
یا محمد عالی نسب بخدا تیرے سر سے ہے ملکِ بقا کو بقا
تیرا پاؤن جو ہے وہ ہے دین کا سر سوا تیرے تو دین کو سر ہی نہین
شبِ قدر یہہ زلف سا ہے تیری یہان عقل تو ہو گئی حیران میری
ہو وے ہر ایک شب کی اخیر سحر یہہ وہ شب ہے کہ جسکو سحر ہی نہین
تیرے گال ہین گل تیرا رخ ہے سمن تیرے قد کو نہین ہے وہ سیبِ ذقن
سہی سروِ جنان کو لگا ہے ثمر کہین سرو کو ایسا ثمر ہی نہین
کئے معجزے صد ہا نبیؐ نے مگر کئی مُردے جلائے مسیحا نے پر
تو نے جیسا کیا ہے یہہ شقِ قمر ایسا اعجازِ شقِ قمر ہی نہین
تو بشیرِ بشارتِ رحمِ خدا تو رحیم و کریم و شفیع بجا
تو بشر وہ بشر ہے کہ خیرِ بشر تیرا ثانی جہان مین بشر ہی نہین
تجھے حق نے کیا جو شفیعِ امم تو کسی بھی طرح سے نہین ہمین غم
تیرے رحم نے ایسا کیا بیخطر ہمین روزِ خطر کا خطر ہی نہین
مین ہون تیرا گدا اے شہِ دوجہان در شاہ ہو نہ میرا گذر ہے کہان

مجھے در ہی تو بس یک تیرا ہی در تیرے در کے سوا مجھے در ہی نہین
میرا پشتیبان تو ہی روزِ ازل مجھے فتح ہو کیون نہ بکفر و دغل
میری پشت کی خاطر ہی تو ہی سپر مجھے تیرے سوائے سپر ہی نہین
یہہ خطر سے سفینۂ تنگ ہون بس ہی خدا سے سدا وہ سفر کی ہی ہوس
ہو سفر تو مدینے کا ہووے سفر بعد حج کے پھر ایسا سفر ہی نہین

در مدح اصحاب کبار رضی اللہ عنہم اجمعین

جو خلفائے حضرت پیمبرؐ ہین چارون
تمامی صحابہؓ مین بہتر ہین چارون

ابا بکرؓ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ
علیؓ شاہِ مردان یہہ اکبر ہین چارون

سخاوت قرابت رفاقت صحابت
یہہ چارون صفت مین برابر ہین چارون

صداقت عدالت حمیت شجاعت
یہہ چارون کے واللہ سرور ہین چارون

طراوت کوئی رنگ و بو کوئی نزہت
بنے کل صفت یہہ سراسر ہین چارون

جہان جسم ہی روح اسکی محمدؐ
عناصر یہہ اس جسم اندر ہین چارون

ہین ہم جسم و ہم روح و ہم جنس ہم دل
کمالات مین دیکھو ہمسر ہین چارون

نبی تخت لولاک کے بادشہ ہین
یہہ اُس تخت کے پائے اطہر ہین چارون

نبیؐ شاہِ دین شامیانہ مقرر
یہہ کھم چار اُسکے مقرر ہین چارون

نبیؐ مردِ میدانِ دین و یقین ہین
تو یہہ چار آئینہ انور ہین چارون

ظفر کوئی نصرت کوئی فتح و ہیبت
جلو مین نبیؐ کے یہہ اکثر ہین چارون

امامت بہ تدریج کی ہی اِنھون نے
برابر پس از ایک دیگر ہین چارون

کوئی دم کوئی آب و یرش جلا ہی
یہہ تیغِ نبوت کے جوہر ہین چارون

عطارد قمر زہرہ و مشتری سے
سمائے سعادت کے نیّر ہین چارون

ستارہ کوئی مہر و مہ شمع کوئی
حقیقت جو دیکھو منور ہین چارون

شریعت طریقت حقیقت تصوّف
ہین رہ چار راہ صفا پر ہین چارون

بکفر و بطالت بشرک و ضلالت
نبی ؐ کے صحابہ مظفّر ہین چارون

امامت خلافت ریاست نیابت
یہہ چارون کے وہ چار افسر ہین چارون

بجسم و بروح و بجان و بدل بس
بلاشبہہ بیشک مُطّہر ہین چارون

قدر منزلت فضل و رتبہ مین سُنّی
کہ یہہ ایک سے ایک بڑھکر ہین چارون

مجمع الفضل جامع القرآن
صاحبِ ورع و اصف الفرقان

خاص دامادِ احمدِ مختار
زیبِ حلم و حیائے والایمان

مورد رحم و مصدرِ صلوٰۃ
منزلِ فضلِ ایزدِ سبحان

جانشینِ محمدِ عربی
مقتدائے جہان امام زمان

شاہِ عالی خطاب ذوالنّورین
معدن لطف و فضل و الاحسان

رونق دین خلیفۂ سیوم
صاحبِ شرع و صاحبِ عرفان

شافع سنّی سرور کونین
ابن عفان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

صاحب ورع با حیا عثمان رضؓ
شارعِ شرعِ مصطفیٰ عثمان رضؓ

رہنمائے جماعتِ گمراہ
رونقِ بزمِ اہتدا عثمان رضؓ

گمرہون کو دکھائی راہِ دین
ہادیِ دین شہ ہدیٰ عثمان رضؓ

ہے وصی و خلیفۂ صادق
نائبِ دوستِ خدا عثمان رضؓ

زیب بخشِ توکّل و تسلیم
مردمِ دیدۂ رضا عثمان رضؓ

قاتلِ کفر حامیِ اسلام
دافعِ فتنہ و بلا عثمان رضؓ

صاحبِ شرع و صاحبِ عرفان
صاحبِ زہد و اتقا عثمان رضؓ

مصدرِ تحفۂ صلوٰۃ و سلام | منزلِ رحمتِ خدا عثمان
شمس اوج ہدایت و اسلام | شاہ کونین رہنما عثمان

ردیف

تھا یقین صدق دل سے اے سُنّی
خاص احمدؐ کا آشنا عثمان

واو — رضی اللہ عنہ

ہوئی زینت سرہا جب رسولِ خاص سبحان کو
عبادت کو اطاعت کو صفائی دین کو ایمان کو

بتائی نیک رہ ہمکو تصور سے ذرہ دیکھو
عنایت کو کرم کو فضل کو حضرت کے احسان کو

خدا نے اس نبیؐ کے واسطے پیدا کیا سب کچھ
ملایک کو زمین کو آسمان کو جن کو انسان کو

خدا نے ختم کرڈالا بذاتِ سیّدِ عالم
رسالت کو نبوت کو نزولِ وحیِ قرآن کو

ہماری کیا بڑی قسمت وسیلہ ہو گیا احمدؐ
شفاعت کو جماعت کو کرم کو حفظِ ایمان کو

وسیلہ بس ہے محشر میں ہمیں حامیِ محشر کا
رفاقت کو حفاظت کو پنہ کو امن و امان کو

ندی رہ یا محمدؐ اپنی امت میں کبھو تمنے
بدی کو کذب کو بدعت کو شر کو کفر و بطلان کو

حدیثون نے تمھاری سب اٹھایا یا رسول اللہ
ضلالت کو بطالت کو رہِ عصیان کو طغیان کو

تمھارے نور نے روشن کیا اے نورِ ذاتِ حق
ستارونکو قمر کو شمع کو مہرِ درخشان کو

تمھاری سرخیِ لب کی تجلی سے ہوئی رونق
شفق کو لعل کو یاقوت کو لالہ کو مرجان کو

ہوئی تابندگی سلکِ دُرِ پاکیزہ دندان سے
ثریا کو دُرِ پُر آب کو الماسِ رخشان کو

طراوت ہو گئی ہے آپ کے رخسارِ رنگین سے
چمن کو گل کو غنچون کو رخِ فصلِ بہاران کو

نگاہِ فیض سے حضرت نے کیسی پرورش کی ہے
غریبونکو یتیمون کو مساکینونکو مہمان کو

شبِ فرقت میں کبتلک ضبط رکھون یا رسول اللہ
زبانکو اشک کو حسرت کو دل کو آہِ سوزان کو

چھپاؤن کیا میں قصے اے طبیبِ درد دلہا اب
تپ فرقت کو بے تابی کو اپنے داغِ ہجران کو

جنون کے پنجۂ وحشت نے یک چاک کرڈالا
قبا کو آستین کو بر کو دامان کو گریبان کو

بیانِ سوزِ ہجران نے جلایا ہے یہ کس کس کو
زبانکو استخوان کو جسم کو ہستی کے سامان کو

ابھی قربان ہو اللہ اکبر دل اگر دیکھے
نہ غالب کیجئے مجھپر کسی دم یا رسول اللہ
صفائی دیجئے للہ طفیل آل پاک خود
دعا کرتا ہی یہہ سنی قبولو یا رسول حق

نگہ کو چشم کو ابرو کے خم کو تیر مژگان کو
ہوس کو حرص کو بطلان کو اور نفس پرشان کو
بصارت کو جگر کو جسم کو اور قلب کو جان کو
تم اب حسرت کو اور مسلم کو اور حنفی خدان کو

کرم سے یا رسول اللہ اس سنی کو پہنچا دو
مقاصد کو مطالب کو مراد جان حرمان کو

صلی اللہ علیہ وسلم

ذات نبی پہ بھیجئے صبح کو دو بشام دو
دونوں طرف تھے خوشنما کاکل مشک فام دو
یا شب قدر ایک تھی دوسری شب برات تھی
قاتل کفر ایک ہی دافع شرک دو یمی
زندگی پائے کیوں نہ دین جنکی نظر تلے ابد
پہلی ہیں مغفرت رتبہ عدن دوسری
ایک رؤف نام ہی نام دگر رحیم ہی
پیدا نہوتے آپ گر پیدا نہوتے دو جہان
باعث شفاعت ایک ہی دو یمی بام رحم ہی
ایک مقام کعبہ ہی دو یمی جائے عرش ہی
عرض میری ہی آپ سے جبکہ طپش میں آؤنگا
دنیا و عاقبت میری ہوئے بخیر یا نبی

کرکے وضو ورود دو سر کو جھکا سلام دو
پھر نکار دین تھے کھولے نبی نے دام دو
صبح دو عید گال دو اور سعید شام دو
خنجر ابرو آپ کے کرتے ہیں دو نو کام دو
آب حیات سے ہیں پر چشم نبی کے جام دو
فتح یہہ کین ہیں یا نبی تمنے باہتمام دو
ناموں سے اپنے آپ کو بخشے خدا نے نام دو
آپ کے یہہ وجود سے پائے ہیں انتظام دو
بخشش عاصیان لئے تمنے چڑھے یہہ بام دو
جنکو خدا کے گھر کہیں آپ کے ہیں مقام دو
آسرا مجھکو حشر میں ای شہ ذوالکرام دو
دل میں نہ ہیں ہیں میری حاجتیں ہیں تمام دو

سنی کی عرض ہی یہی انکو قبولو یا نبی
میرے دو نور چشم ہیں آپکے ہیں غلام دو

ذرہ پردہ آنکھوں سے اپنی اٹھا دو
بنور نبی دل کو روشن بنا دو

محبت یہہ دنیا کی دل سے بھلا دو
پیمبر کا گر منحرف کوئی آوے
اگر ہو نہ یادِ جناب محمدؐ
اگر گرمیِ معصیت دلکو ہووے
مدینے کی جانب ہر وقت سنی
بفضل و کراماتِ نورِ خدا تم
یہہ آسیب دنیا سے تا بچ رہوئین
جب آوے میری موت یا مصطفیؐ تب
خدا کے لئے یا رسولِ خدا تم
مین مشتاق دیدار ہون یا محمدؐ
جب آونگا آوارہ ہو کر بہ محشر
کروانکو مقبول از بہر عزت
بعلم و بزرگی رہین وے سلامت
جو ہون آپ اسوار روز قیامت
رہے باگ گھوڑی کی کاندھے پہ اِک کے
رہا ایک مین تو عنایت سے اپنی

دل اپنا محمدؐ سے لوگو لگا دو
اُسے مومنو تم نہ ہرگز جگہہ دو
تو اُس دل کو تم بے تامل جلا دو
اُسے باغِ یادِ نبی کی ہوا دو
یہہ کہتا ہوا ہاتھ اپنے اُٹھا دو
مرے دلکو للہ روشن بنا دو
مجھے یا نبیؐ اپنے دل سے دعا دو
بفضلِ خدا تم با یمان اُٹھا دو
کرم کر کے دوزخ سے مجھہ کو بچا دو
خدا کے لئے اپنی صورت دکھا دو
مجھے اپنے قدمون کے نزدیک جا دو
مین رکھتا ہون فرزند یا مصطفیؐ دو
اور ایمان کی نعمت بفضل و عطا دو
وہ ہر یک کو ایک ایک خدمت بتا دو
وہ دیگر کے کاندھے پہ تم غاشیہ دو
مجھے اپنی نعلین پائے حلا دو

مرادِ دلِ سنی تم سے یہی ہے
کرم کر کے تم یا رسولِ خدا دو

صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی صل علی سوئے غریبان دیکھو
آپکے ہجر مین ایک سوز جگر سے آ تا
یاد مین کاکل مشکین مبارک کے بہم

چشم رحمت سے ذرہ روئے غریبان دیکھو
آہ و فریاد سے پر کوئے غریبان دیکھو
پیچ کھا تا ہے ہر اک موئے غریبان دیکھو

اپنی رحمت کی طرف دیکھئے اے رحم خدا
ہین گنہگار نہ یہہ خوئے غریبان دیکھو

گرمیِ معصیت ایسی ہے جگر جلتا ہے
دیکھو آقا رخِ پُر خوئے غریبان دیکھو

گوہرِ اشک تصدّق کے لئے گرتے ہین
چشمِ الطاف سے لولوئے غریبان دیکھو

نہرِ اشک آنکھون سے جاری ہے ہمیشہ حضرت
آنکھ کھولو یہہ ذرا جوئے غریبان دیکھو

قصرِ اعلی کے تلے اپنے رحیمِ عالم
خلد مین منزل و مشکوئے غریبان دیکھو

پشت خم ہو گئی رو رو نہ ملا صیدِ وصال
روبرو آکے یہہ قابوئے غریبان دیکھو

بارِ عصیان سے گران ہوتے نہ پائے بلّہ
روزِ محشر مین ترازوئے غریبان دیکھو

زورِ بازو کو عطا ہو کہ مقابل ہے عنید
ناتوان ہو گیا بازوئے غریبان دیکھو

مرغزارِ قدسِ یار چرندہ ہے دل
کہین بھٹکے نہ یہہ آہوئے غریبان دیکھو

عرض اس سنیِ ناکام کی ہے یہہ آقا
نظرِ فیض کرو روئے غریبان دیکھو

کہو تم بجن مقالہ صلّوا علیہ وسلّمو
بحبیب جلّ جلالہ صلّوا علیہ وسلّمو

گیا عرش پر یہہ کمال سے یہہ کمال کسکو نصیب ہو
بلغ العلیٰ بکمالہ صلّوا علیہ وسلّمو

شبِ تارِ کفر کی رد ہوئی وہ نبی کا ایسا جمال ہے
کشف الدجیٰ بجمالہ صلّوا علیہ وسلّمو

دیکھو عاصیونکا شفیع ہے یہہ ہے ایک خوئے محمدی
حسنت جمیع خصالہ صلّوا علیہ وسلّمو

وہ نبی ہے حق کا درود ہو اور اُسکی آل بزرگ پر
صلّوا علیہ وآلہ صلّوا علیہ وسلّمو

یہہ نبی کا رتبہ کمال ہے گیا لامکان پہ وجود سے
بکمالِ جاہ و جلالہ صلّوا علیہ وسلّمو

وہ نبی یہان بھی شفیع ہے تو شفیعِ حشر بھی ہووےگا
بثوابِ حال و مآلہ صلّوا علیہ وسلّمو

ذرہ چشمِ غور سے دیکھئے وہ نبی کا رحم سبھی پہ ہے
علی کلِ عمّ نوالہ صلّوا علیہ وسلّمو

یہہ کہے ہے سنی زبان سے نبی اپنا حامی ہے حشر مین
بکمالِ فضل و نوالہ صلّوا علیہ وسلّمو

یا نبی روئے سعادت روئے تو
رویتِ ماہ و دو عید ابروئے تو

طاقتِ دین قوتِ بازوئے تو
کفر عاجز شد تہِ زانوئے تو

چون نہ گردد مرجعِ ہر خاص و عام
مہبطِ روح الامین مشکوئے تو

صورتِ رحمان انسان گفت حق
دانم این شانِ رخِ نیکوئے تو

صورتِ رحمان توئی ای نیک رو
روئے خلق از صورتِ دلجوئے تو

سجدۂ ملکوت آدم را نشد
فی الحقیقت بود سجدہ سوئے تو

از گل و صفت توانائی جان
شد غذائے روح عالم بوئے تو

فخر می جویند بر خیلِ ملک
یا محمد ساکنانِ کوئے تو

یا نبی صید شفاعت از ازل
ہست اندر پنجۂ قابوئے تو

غاشیہ بردارت اسرافیل شد
شد براقِ برق وش یابوئے تو

ہست سنی دردمندِ معصیت
کے شفا یابد بجز داروئے تو

یا نبی والشمس شرحِ روئے تو
سورۂ واللیل شد گیسوئے تو

چون نازم سجدۂ طاعت ادا
شد رواقِ کعبہ ام ابروئے تو

دیدۂ مرآت کثرت بالیقین
شد خیال اندر نظر بر روئے تو

چون درہم از قصور آلایش نشان
لامکان شد یا نبی مشکوئے تو

فرق اندر مو چو صبحِ مغفرت
لیلۃ القدر است در ہر موئے تو

بلبلِ گلزار تو شد جانِ ما
چون معطر شد دماغ از بوئے تو

جسم تو روحِ مجسم آمدہ
زان مگس ہرچند نامد سوئے تو

ای کریم الخلق چون خوئے کرم
خوئے بخشایندگی شد خوئے تو

من ہمیدانم کہ این انسان چشم
سایۂ پاکِ تنِ نیکوئے تو

ای بہشتی حوض کوثر از ازل | آب میں جو بد ز آب جوئے تو

یا نبی معراج تو شد سوئے حق
آمدہ معراج سنی سوئے تو

کہو ای مومنو اس شخص کو محشر کا کیا غم ہو | نبی جسکا محمد اور مرشد غوث اعظم ہو
مسیحا جسکا قایل ہی یہہ کیسی ہی مسیحائی | کہ جسکی ذات سے زندہ نبی کا دین محکم ہو
سنی ایسا بھی دیکھا ہی کہین تمنے مسلمانو | کہ جس سے دزد کو اک تخت قطبیت مسلم ہو
قدم احمد کا جسنے دوش پر اپنے اٹھایا ہی | قدم پھر اسکا دوش اولیا پر کیونکر نہ قایم ہو
خدا نے جس نبی کو باعث کائن کیا ہووے | نواسا اس پیمبر کا نہ کیون سردار عالم ہو
خدا واحد محمد مرسلونمین دیکھو سر حق ہی | محی الدین سا بھی پھر نہ ولیونمین معظم ہو
کسیکو غوث کے قدمونکی گر کچھ خاک ملجائے | یقین جانو نجات اس شخص کی سب سے مقدم ہو
کہو وہ کیا کرے ظل ہما کو لے کے ای لوگو | اسے شاہی ہی جسکے سر پہ ظل غوث اعظم ہو
نواسا ہی نبی کا مالک لوح و قلم ہی وہ | اگر وہ چاہین اسدم فقر کو نین برہم ہو
قضا پلٹے قدر ٹھہرے جو وہ چاہے بحکم حق | یہہ دنیا تازی ہوجائے نئی خلقت اسیدم ہو
جناب غوث کا کوئی اگر مہمان ہوجاوے | اسے پھر نعمت عقبی بہر صورت نہ کچھ کم ہو
جو منکر ایسے مرشد کا ہو رہبر اسکا شیطان ہو | چلا جاوے جہنم کو یقین شیطان سے باہم ہو
جناب غوث کی ادنی کرامت کا جو منکر ہی | یقین ہی ای مسلمانو مقام اسکا جہنم ہو

دعا یہہ مبدم سنی کرے ہی یا محی الدین
کہ جبتک دم رہے دم مین تمھارا دم ہر اکدم ہو

قدس اللہ سرہ العزیز

ردیف ہائے ہوز

عیان پیشانی اقدس پہ اسرار رسول اللہ | سر لوح کلام اللہ پہ ہی جو بسم اللہ
جناب حضرت آدم نے کھولی آنکھ جب اپنی | تو دیکھا اسم آنحضرت باسم اعظم اللہ

ازل سے تا ابد حامیِ محشر ای مسلمانو
محمدؐ سا نہ تھا کوئی نہ ہوگا پھر کبھو واللہ

خدا کے بعد ایسا مرتبہ اعلیٰ ہوا کس کا
جو رتبہ آپ کا ہے یا رسولؐ اللہ عند اللہ

تو ئی ای رحمتِ آیات و نورِ خاصِ سبحانی
سر تو ہمچون قرآنِ معظم دل چو بیت اللہ

تعجب ہے مجھے اُمّی لقب تیرا ہوا کیونکر
ہے تو تو صاحبِ لوح و قلم وحیِ کلام اللہ

مکانِ لامکان تک تیری امت کی رسائی ہے
عظیم الشان تو ایسا بنزدیکِ تعالی اللہ

زمین سے لامکان تک تیری سرحد لگ گئی احمدؐ
اَحد ہین اور تجھ مین حد رہا ایک میم کا واللہ

شفاعت سے حمایت سے رفاقت سے عنایت سے
مدد کی یا محمدؐ اپنی اُمّت کی جزاک اللہ

بنائی صورتِ مقصودِ عالم تیری صورت سے
یہہ صورت نیک سے شاید یہی تھا مقصد اللہ

محمدؐ آپ کے کلمے سے دو باتین ملین مجھ کو
کیا ہون لا الہ سے نفی اور ثابت بہ الا اللہ

کیا اللہ اکبر نے امام المرسلین تجھ کو
صلوۃ اللہ سلام اللہ علیک یا حبیب اللہ

امام المرسلین اسجا فرشتونکے امام اسجا
ہوئے ہے تم یا رسول اللہ صلوۃ اللہ و صلی اللہ

عنیدانِ شقیِ اسلام کے حایل ہوئے ہین اب
مدد اِس زمرۂ سنی کی کرنا فی سبیل اللہ

سنا ہون بیکسون کے مہربان ہو یا رسولؐ اللہ
یہہ میری بیکسی مین تم کہان ہو یا رسولؐ اللہ

نہین حاجت سناؤن یا لکھین کچھ حالِ دل اپنا
ہمارے راز کے تم رازدان ہو یا رسولؐ اللہ

ہمین ماویٰ و ملجا و وسیلہ کا ہیکو دیگر
کہ تم تو خود پناہِ بیکسان ہو یا رسولؐ اللہ

نہ سمجھو دور مجھ کو اپنے اقدامِ معلی سے
وہان موجود ہو نہین تم جہان ہو یا رسولؐ اللہ

یہہ قربت آپکی پیغمبرونمین کسنے حاصل کی
خدا سبحانے یہہ ہے آپ وہان ہو یا رسولؐ اللہ

میری طاقت ہے کیا امکان کرون کچھ صفت تمکو
صفت سے وصف مین تم لابیان ہو یا رسولؐ اللہ

شفاعت عاصیونکی سونپی ہی اللہ نے تم کو
شفیع المذنبین تم بیگمان ہو یا رسولؐ اللہ

نشان دون کس نشانی سے پتا دون کس پتے سے مین
خدائے بےنشان کے تم نشان ہو یا رسولؐ اللہ

نہ بیٹھی جسم پر مکھی نہ قدِ پاک کا سایہ
کہو تو نور ہو تم یا کہ جان ہو یا رسول اللہ

اگرچہ عالمِ باطن مین تم ہم پر عیان ہی ہو
بھلا ظاہر مین کیون ہم سے نہان ہو یا رسول اللہ

تمھین سے زندگی اس عالمِ ہستی نے پائی ہے
غرض تم جانِ جسمِ دو جہان ہو یا رسولؐ اللہ

میری حاجت خدا سے کہکے دلوا دو دو عالم مین
کہ تم تو والیِ کون و مکان ہو یا رسولؐ اللہ

دعا ہے سنیِ ناکام کی ہر وقت ہر یکدم
تمھارے وصف مین ناطق زبان ہو یا رسولؐ اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

اب فکر کاہیکو کرون سر کو لگا کے ہاتھ
بخشش تو لگ چکی ہے میری مصطفیٰؐ کے ہاتھ

قفلِ درِ شفاعتِ عظمیٰ کی اب کلید
دی ہے خدا نے شافعِ روزِ جزا کے ہاتھ

خواہندگانِ نقدِ شفاعت کو حشر مین
ہونگے بسر اُس شہِ فیض و سخا کے ہاتھ

بہرِ عطائے نقدِ شفاعت بروزِ حشر
بے استخوان رہینگے شہِ دوسرا کے ہاتھ

تم آشنائے بحرِ ثنائے نبیؐ رہو
ای مومنو ہے کشتیِ دنیا فنا کے ہاتھ

کیونکر نہون حصول مرادین مری تمام
سب کار مین نے سونپے رسولِ خداؐ کے ہاتھ

دوزخ سے ایک جہان کو نکالیگا وہ نبیؐ
جس وقت ڈالدیگا فضل و عطا کے ہاتھ

حکمِ نبیؐ پہ مومنو ثابت قدم رہو گے
پاؤگے ایسا مرتبہ کارِ بجا کے ہاتھ

جنت مین جانے وقت دو جانب ہینگے تب
اِس سمت کو خدا کے اُدھر مصطفیٰ کے ہاتھ

محشر مین نفسی نفسی کہینگے نبیؐ تمام
امت چھوڑانی ہوگی شہِ انبیا کے ہاتھ

درگاہِ حق مین عجز سے سر کو جھکا کے اب
یہہ التجا مین کرتا ہون اپنے اٹھا کے ہاتھ

یارب تو اپنے فضل و کرامت سے لطف سے
محشر مین کرنا مجھ کو نبیؐ مصطفیٰ کے ہاتھ

سب کی نجات ہووےگی اپنے رسولؐ کے
اٹھینگے عاصیون کے لئے جب دعا کے ہاتھ

سنی کی یہہ دعا ہے قیامت مین یا نبیؐ
رکھدیجے اسکے سر پہ تم اپنا بلا کے ہاتھ

صلی اللہ علیہ وسلم

فردوس پہ فاخر ہے بیابانِ مدینہ — طوبیٰ کے مقابل ہین درختانِ مدینہ

درجے مین بڑی عرش سے ہے شانِ مدینہ — رتبہ مین فرشتہ سے ہے انسانِ مدینہ

جنت سے بھی تازہ ہے گلستانِ مدینہ — رضوان پہ کرے طعن ہے دربانِ مدینہ

کونین پہ فاخر نہو کسطرح سے یثرب — سلطان دو عالم کا ہے سلطانِ مدینہ

ہے افضل و اقدس یہ یقین ہر دو جہان مین — سب جن و ملایک ہین ثنا خوانِ مدینہ

ہر چند نہووے گی اُسے گور کی تنگی — کی جسنے نظر وسعتِ میدانِ مدینہ

ہو گلشنِ ایمان کو تر و تازگی اُسکے — جس شخص نے دیکھے گل و ریحانِ مدینہ

آسیبِ قیامت نہو گر قبر کا میری — تعویذ بنے سنگِ بیابانِ مدینہ

ہے مرہم کافور میرے زخم گنہ پر — وہ آہکِ درگاہِ پُر از شانِ مدینہ

صدقے سے محمدؐ کے یہہ کیا غیب کی ہے لوٹ — پُر نعمتِ عقبیٰ سے ہے لُو خوانِ مدینہ

ایمان بھی ہے جنت بھی ہے اور مغفرتِ حشر — لو جا کے یہہ سب نعمتِ الوانِ مدینہ

جنت کی تمنا نہین رکھتا ہون نہین ہر چند — بس ہے یہہ مجھے روضۂ سلطانِ مدینہ

کب مجھ سے بیان رتبۂ یثرب کا ہو سنی — خود خالقِ یزدان ہے قدردانِ مدینہ

یارب ہی بہر شاہِ مدینہ — ہو میسر پناہِ مدینہ

دے یہہ توفیق مجھکو الٰہی — جھاڑون پلکھون سے راہِ مدینہ

فضل سے ایک جرعہ پلا دے — مجھکو تو آبِ چاہِ مدینہ

لطف سے اپنے مجھکو دکھا دے — وہ رخِ بادشاہِ مدینہ

کیون نہ زائر کا ہو رتبہ اعلیٰ — عرش پر ہے کلاہِ مدینہ

یارِ جنت نہین چاہتا ہون — دے بتا بارگاہِ مدینہ

مجھکو کاہیکو ریحانِ جنت — کر میسر گیاہِ مدینہ

کرعطا

کر عطا میرے آہوئے دل کو
میرے دلکو تجلی دے یارب
مال و دولت نہین چاہتا ہون
چاہتا ہون یہی مجھے ہر دم
جانتا ہو نہین تحقیق یارب
یاربی باطفیلِ محمّدؐ
دل سے جاوے سیاہی گنہ کی
مشک بھر دے تو دلمین بتا کر
دلمین ہی نورِ شوقِ محمّدؐ
شہر مکّے کے غیراز جہانہین
دے تو اسکے سفر کی ہدایت

یا الٰہی تو کا ہِ مدینہ
بہرِ انوارِ ماہِ مدینہ
دل سے ہون فیض خواہِ مدینہ
ہو کرم سے نگاہِ مدینہ
راہِ بخشش ہی راہِ مدینہ
کر عطا خوابگاہِ مدینہ
دیکھون گر مین پگاہِ مدینہ
مجھکو شامِ سیاہِ مدینہ
دے بتا جلوہ گاہِ مدینہ
ہی کہان اشتباہِ مدینہ
تاکرون سربراہِ مدینہ

کیا تیرے سے صفت ہووے سنی
جانے اللہ ہی جاہِ مدینہ

چراغِ بزمِ ہدایت ہوئے رسول اللہؐ
امامِ مسجدِ کثرت ہوئے رسولؐ اللہ
خفی تھا پردۂ وحدت مین نور کثرت کا
نہین ہی حشر کا غم ہم کو ای مسلمانو
یہہ کیسا فضل خدا کا ہوا ہمارے لئے
تجلی آگے کہان تھی یہہ ہر دو عالم کی
ہوئی زمین سے فلک تک تجلیٔ اسلام
تمام گنجِ شفاعت ہی عامِ امّت پر

ہمارے واسطے رحمت ہوئے رسولؐ اللہ
خطیبِ خطبۂ وحدت ہوئے رسولؐ اللہ
ظہورِ جلوۂ قدرت ہوئے رسولؐ اللہ
شفیعِ روزِ قیامت ہوئے رسولؐ اللہ
مدارِ فضل و عنایت ہوئے رسولؐ اللہ
سوادِ دیدۂ خلقت ہوئے رسولؐ اللہ
ضیائے نورِ رسالت ہوئے رسولؐ اللہ
کریم و شاہِ سخاوت ہوئے رسولؐ اللہ

یہہ قدر و عزت و حرمت یہہ رتبہ عالی ۔ امین درگہ عزت ہوئے رسول اللہ
کریم و مشفق و اشفق ظہیر و بندہ نواز ۔ شفیق و راحم امت ہوئے رسول اللہ
کہاں تھا روضۂ رضوان کا نام عالم میں ۔ بہار روضۂ جنت ہوئے رسول اللہ
خدا کی راہ بتائی تمام عالم کو ۔ بنائے قصر شریعت ہوئے رسول اللہ

ہیں سنی رونق و زیب طریقت عرفان
رموز دان حقیقت ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

رکھے ہے مرتبہ ایسا رسول اللہ کا کلمہ ۔ خدا نے عرش پر لکھا رسول اللہ کا کلمہ
اگرچہ سارے نبیوں کے ہیں کلمے افضل و بہتر ۔ یہ سب کلموں سے ہے اعلی رسول اللہ کا کلمہ
دبستان ملایک میں سکھانے حکم خالق سے ۔ قلم نے لوح پر لکھا رسول اللہ کا کلمہ
پڑھو گے اے مسلمانو اگر تم حسن نیت سے ۔ تو فرد معصیت دھو گا رسول اللہ کا کلمہ
عنایت ہمکو فرما کر خدا نے تحفہ ایک بھیجا ۔ بڑے الطاف سے وہ کیا رسول اللہ کا کلمہ
ملایک کچھ نہ پوچھینگے لحد میں اے مسلمانو ۔ مگر پوچھینگے ہمکو آ رسول اللہ کا کلمہ
نہ ضایع تم کرو اسکو کسی دم اے مسلمانو ۔ خدا کے گھر کا ہے تحفہ رسول اللہ کا کلمہ
جہان کے اور کلموں سے نہوگا تمکو کچھ حاصل ۔ یہ دیگا دین اور دنیا رسول اللہ کا کلمہ
ہزاروں ہی عبادت سے مسلمان کچھ نہیں ہوتا ۔ مگر جبتک نہیں پڑھتا رسول اللہ کا کلمہ
ذرا تم غور سے دیکھو بنا اسلام کی یہہ ہے ۔ عزیزو ہے عجب نکتہ رسول اللہ کا کلمہ
بتا دیگا خدا او مصطفی کے فضل کی لذت ۔ عجب ہے نعمت عظمی رسول اللہ کا کلمہ
جو کوئی کور باطن ہے پڑے اسکو بحسن دل ۔ کریگا چشم دل بینا رسول اللہ کا کلمہ

بوقت مرگ یہہ سنی نہ چاہیے تجھسے کچھ یارب
مگر ہو تلفظ دل کا رسول اللہ کا کلمہ
صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں جسم نبی کا روح ہیں طور وہ شعلہ ۔ ہیں چشم نبی نور ہیں شمع وہ جلوہ

ہیں

میں دُر ہوں نبیؐ آب ہیں میں تیغ وہ جوہر
میں سیپ وہ نیساں ہیں وہ دریا ہیں میں قطرہ

میں مس ہوں نبیؐ زر ہیں میں ہوں خاک وہ اکسیر
میں سنگ وہ ہے لعل وہ خورشید میں ذرّہ

میں گل ہوں نبیؐ بو ہیں میں معدوم وہ ہیں ہست
میں تشنہ وہ دریا ہیں میں بیجان وہ مسیحا

میں چہرہ نبیؐ حسن ہیں میں شب ہوں وہ ہیں ماہ
میں گل ہوں وہ ہے رنگ میں ہوں تشنہ وہ دریا

میں دل ہوں نبیؐ یاد ہے میں رحل وہ قرآن
میں تحت ہوں وہ فوق ہے میں پست وہ بالا

میں نحس نبیؐ سعد ہیں میں ہوں ضعف وہ طاقت
میں بد ہوں وہ ہے نیک میں مردہ وہ مسیحا

میں عام نبیؐ خاص ہیں میں اسفل ہوں وہ افضل
وہ شمع میں پروانہ وہ ہے شاہ میں بردہ

میں درد وہ شافی ہے میں نسخہ ہوں وہ تاثیر
میں زخم وہ مرہم ہے میں کاہل وہ مداوا

میں رنج نبیؐ رحم ہیں میں درد وہ رحمت
میں دیدہ وہ ابصار میں ہوں کور وہ بینا

میں تن ہوں نبیؐ سر ہے وہ اعلیٰ ہے میں ادنیٰ
میں تخت وہ بالا ہے میں ادنیٰ ہوں وہ اعلیٰ

میں مُہر نبیؐ نقش ہے میں حرف وہ معنی
میں تخت وہ ہے شاہ میں بندہ ہوں وہ آقا

میں کون نبیؐ کون ہیں میں کیا ہوں وہ ہیں کیا
میں سنی نبیؐ شرع میں سنی ہوں وہ ہدا

یا نبیؐ تم شہِ اسرار ہو سبحان اللہ
دین کے دنیا کے سردار ہو سبحان اللہ

وردِ عصیاں سے ہوں بیمار مگر ڈر کیا ہے
آپ تو شافیِ بیمار ہو سبحان اللہ

دین بڑھے کفر گھٹے کیوں نہ محمدؐ تم سے
کیونکہ تم قاتلِ کفار ہو سبحان اللہ

گرزِ آتش سے ڈراوینگے ملایک جس دم
قبر میں تم ہی مددگار ہو سبحان اللہ

یا رسول اللہ ہوا گر میں گنہگار تو کیا
تم شفاعت کے تو مختار ہو سبحان اللہ

شرق سے غرب تلک دین ہے تمہارا روشن
دینِ اسلام کے سالار ہو سبحان اللہ

رازِ خالق سے ہمیں کیجئے واقف للہ
کیونکہ تم واقفِ اسرار ہو سبحان اللہ

کیوں نہو گلشنِ ایماں کو تمہیں زینت تم سے
خلد کے رونقِ گلزار ہو سبحان اللہ

کفر سے آپ نے ہم سب کو بچایا یا شاہ
نور ایمان سے طفیل آپ کے روشن ہی دل
وعدہ بخشش کا کیا ہمکو نہایت ہی امید
برگزیدہ ہو دو عالم مین خدا کے مقبول

اپنی امت کے خبردار ہو سبحان اللہ
دین کے ماہ پُرانوار ہو سبحان اللہ
کیونکہ تم صادق الاقرار ہو سبحان اللہ
مصطفیٰ بیشک ذکرار ہو سبحان اللہ

روشنی دین کی دل سنی کو بخشی تم نے
نور خالق سے اسرار ہو سبحان اللہ

بخشش بنی کی عمیم ہی سبحان عم نوالہ
مخطی ہین ہم وہ کریم ہی عاصی ہین ہم وہ رحیم ہی
احسان کسیکا کسی ہان رہتا نہین بجز اک مان
کیا بولون خوئے محمدی ایسا شفیع نہو کبھی
صحرا مین اسکی ہی ہوا بستی مین بھی وہی دنیا
فرحت مین ہم ہین تو پاس ہے آفت ہم مین تو یا ہی
سب چھوڑ ہم سے عیش مین ہرگز نہ آیا وہ طیش مین
تھا ایک فرشتہ جو پر جلا رحمت جو کی ہوے عطا
ہوتے ہین ہم سے بہت گنہ تسپر بھی ہی بچا ہمین
پژمردہ دل نہو تم کبھو باغ جہان مین ہر ایک سو
ڈرتے ہو کیون کہو مومنوا امید فضل ہی تم رکھو
ہم کو شفاعت دیگران یا رو دفادہ کرے کہان

اپنا رسول کریم ہی سبحان عم نوالہ
بیمار ہم وہ حکیم ہی سبحان عم نوالہ
اسکا کرم تو قدیم ہی سبحان عم نوالہ
امت پہ اپنی رحیم ہی سبحان عم نوالہ
بستان مین اسکی نسیم ہی سبحان عم نوالہ
ہر حال مین وہ ندیم ہی سبحان عم نوالہ
کیا اسکو طبع سلیم ہی سبحان عم نوالہ
احمد کا رحم عظیم ہی سبحان عم نوالہ
ہم عاصی ہین وہ حلیم ہی سبحان عم نوالہ
بہتی بنی کی شمیم ہی سبحان عم نوالہ
رحمت بنی کی عمیم ہی سبحان عم نوالہ
اپنا شفیع قدیم ہی سبحان عم نوالہ

ای سنی تجھکو ہی خوف کیا رکھ فضل حق پہ نظر سدا
سر پر رسول کریم ہی سبحان عم نوالہ

فضال مصطفیٰ سے یا دافع البلا یہ
محفوظ رکھو وبا سے یا دافع البلا یہ

تو کر کے فیضِ اعظم اپنے کرم سے ہردم — رکھ امن مین بلا سے یا دافع البلایہ
دور کر وبا کے مارے یکبار ہو بچارے — بیٹھے ہین ہم نرا سے یا دافع البلایہ
اب کر کے کچھ عنایت محفوظ رکھ بعزت — ہر مکر ہر دغا سے یا دافع البلایہ
کیسی بلا ہی نازل گھبرا رہا ہی اب دل — رد کر دے تو عطا سے یا دافع البلایہ
دل مومنون کا خوش ہو آوے بلا تو اسکو — کر دور تو عطا سے یا دافع البلایہ
دل مومنون کا خوش ہو مصؤن رکھ تو سبکو — ہر رنج ہر عنا سے یا دافع البلایہ
عالم پہ کر کے رحمت کر تو بڑی حفاظت — اس آفتِ وبا سے یا دافع البلایہ
کیسی بلا ہی آئی دے اس سے تو رہائی — ہم سب کی اب دعا سے یا دافع البلایہ
کچھ اس بلا مین چارہ چلتا نہین ہمارا — عاجز ہین دست و پا سے یا دافع البلایہ
ہو اس بلا مین پرغم کہتے ہین سب کہ ہردم — ہم صدق سے صفا سے یا دافع البلایہ
آئی بلا ہی ہم پر یکبارگی تو رد کر — برکاتِ فاطمہؓ سے یا دافع البلایہ
ہر وقت یہہ جماعت ہووے بصد حفاظت — الطاف مرتضیٰ سے یا دافع البلایہ
کر فضل ایسا تو اب ہو دفع یہہ بلا سب — حسنینِ مجتبیٰ سے یا دافع البلایہ
ان سارے دلونکو اور سب جوانون کو — مامون رکھ بلا سے یا دافع البلایہ
سب مومنونکو رکھے صدقے سے مصطفیٰ کے — محفوظ ہر بلا سے یا دافع البلایہ

ہی یہہ دعائے سنی رد کر بلائے سنی
فضلِ شہِ ہدا سے یا دافع البلایہ

یا نبی تیرے سراپا پہ کرون کیا صدقہ — اس سراپا پہ دو عالم کا سراپا صدقہ
نیلی صحنک گلِ انجم سے فلک بھر بھر کر — تیرے سر پر سے اتارے ہی ہمیشہ صدقہ
تیرے سر پر سے گہے ابر سیہ کو وارون — فرق پر گاہ کرون برقِ مجلا صدقہ
گاہ مین زلف گرہ دار پہ سنبل وارون — گاہ آہوئے ختن کا کرون نافہ صدقہ

لیلۃ القدر یا آن کاکلِ مشکین واروں
گاہ مین اُسپہ کرون شاخِ بنفشہ صدقہ

گاہ گیسو پہ سے موسیٰ کے عصا کو واروں
اژدہا گاہ کرون مار کے کالا صدقہ

لامِ گیسو پہ خیالِ خطِ زلفی واروں
گاہ اسلام پہ ہو کفر کا سودا صدقہ

گاہ پیشانی پہ خورشیدِ ضحیٰ کو واروں
گاہ مین اسپہ کرون صبح کا تارا صدقہ

گاہ ابروئے مقوّس پہ کمان کو واروں
گاہ کردون سرِ دو عید کا گوشہ صدقہ

گاہ ابرو پہ تیری حسن کی میزان واروں
گاہ گالون پہ کرون نور کا پلّہ صدقہ

مہر و مہ گالونپہ دو لیمون کی پھانکین کر کر
شام کو ایک کرون ایک سحر کا صدقہ

گلِ عارض پہ گلِ سرخِ جنان کو واروں
گاہ اس گل پہ کرون مین گلِ لالہ صدقہ

چترِ مشکین کو یا آن پنجۂ مژگان واروں
گاہ مژگان پہ کرون اسپہ سے پنجہ صدقہ

چشم بد دور تیری آنکھونپہ نرگس واروں
گاہ مین اسپہ کرون دیدۂ شہلا صدقہ

چشمِ عالم کی سفیدی و سیاہی واروں
چشم پر گاہ کرون دیدۂ بینا صدقہ

گاہ بینی پہ سے انگشتِ شہادت واروں
گاہ نتھنیے کا کرون اسپہ شگوفہ صدقہ

سبزۂ خط پہ سے گاہے خطِ ریحان واروں
گاہ اُسپر سے کرون خلد کا سبزہ صدقہ

گاہ مین تیری محاسن پہ کرن کو واروں
گاہ اُسپر سے کرون ماہ کا ہالہ صدقہ

رخ پہ گاہے رخِ خورشیدِ منوّر واروں
گاہ اس رخ پہ کرون بدرِ طلالا صدقہ

لعل لب پر سے کبھو لعلِ بدخشان واروں
گاہ اُسپر سے کرون عدن کا غنچہ صدقہ

گاہ دندان کی چمک پر دُرِ یکتا واروں
گاہ مین اسپہ کرون عقدِ ثریا صدقہ

سیب جنت کا کبھو سیبِ ذقن پر واروں
گاہ حیوان کے کرون بحر کا قطرہ صدقہ

چاہ حیوان کو کبھو چاہ ذقن پر واروں
گاہ کوثر کا کرون اُسپہ سے چشمہ صدقہ

گاہ قطراتِ عرق پر گلِ انجم واروں
گاہ مین اسپہ کرون لولوئے لالا صدقہ

تخمِ ریحان کو کبھو خال پہ تیرے واروں
گاہ اس تل پہ کرون دل کا سویدا صدقہ

گاہ مین کان پہ موتی کے صدف کو وارون
گردنِ پاک پہ مین گاہ گلابی وارون
موجِ غبغب پہ کبھو آبِ مصفّا وارون
دستِ روشن پہ کبھو نور کا تڑکا وارون
کفِ بخشش پہ کبھو جوئے کرامت وارون
گل اورنگ کبھو فندقِ خوش پر وارون
گاہ ناخن پہ کبھو عیدِ ضحیٰ کو وارون
گاہ انگشت منور پہ قلم کو وارون
سینۂ صاف پہ مین لوحِ مصحف وارون
شکمِ پاک و مصفا پہ سے ریشم وارون
آپ کے دلپہ سے قبلہ مین کلیجا وارون
ناف پر سے مئے اطہر کا مین ساغر وارون
پشتِ اعلیٰ پہ کبھو نور کا تختہ وارون
مہر پر تیری کبھو مہرِ سلیمان وارون
گاہ مین تارِ نظر تارِ کمر پہ وارون
گاہ عصمت پہ سے کونین کی عصمت وارون
نقرۂ خام کبھو ساق صفا پر وارون
آئینہ آئینۂ زانو پہ گاہے وارون
ناخنِ پا پہ کبھی بدرِ دجیٰ کو وارون
گاہ قامت پہ سے آشوبِ قیامت وارون
گاہ اعجاز پہ اعجازِ مسیحا وارون

گاہ اس کان پہ کانِ دُرِ یکتا صدقہ
اِس صراحی پہ کرون نور کا شیشا صدقہ
گاہ مین اسپہ کرون نور کا تڑکا صدقہ
گاہ اسپر سے کرون مین یدِ بیضا صدقہ
گاہ اُس کف پہ کرون فضل کا دریا صدقہ
گاہ اُسپر سے کرون غنچۂ تازہ صدقہ
اسپہ کردون کبھو الماس کا پارہ صدقہ
گاہ کردون شخ مرجانِ طلا لا صدقہ
گاہ مین اسپہ کرون نورِ تجلّی صدقہ
گاہ قاقم کا کرون اسپہ سے تختہ صدقہ
گاہ اس کعبہ پہ کونین کا کعبہ صدقہ
گاہ اُس ناف پہ تسنیم کا بہورہ صدقہ
گاہ اسپر سے کرون مین دلِ شیدا صدقہ
گاہ اس نقش پہ ہر نقش کا نقشہ صدقہ
گاہ اُس مو پہ کرون جان کا رشتہ صدقہ
گاہ اس پاکی پہ پاکیِ مبرّا صدقہ
گہ کرون شعلۂ کافورِ مصفّا صدقہ
گاہ اسپر سے کرون ماہ کا گردا صدقہ
پنجۂ پا پہ کردن مہر کا جلوہ صدقہ
گاہ اسپر سے کرونین سہی بالا صدقہ
گاہ دم پر سے کرونین دمِ عیسیٰ صدقہ

تیرے جامے پہ کبھو صبح کا دامان وارون
پانچی تیرے بھلا سر پہ سے کیا کیا وارون
حائل وین عَنبدان شفقی ہوتے ہین

گاہ آنکھون کا کرون اسپہ سفیدا صدقہ
جو جو کونین مین ہی سب تیرے پا کا صدقہ
اپنی امت پہ سے آقا اُٹھین کرنا صدقہ

اب تو ناچاری سے ناچار بہت ہی سنی
ہاتھ کا پانون کا کچھ سر کا دلانا صدقہ

ردیف یائے تحتانی

دنیا مین آج آمدِ فصلِ بہار ہی
یہہ وہ ہوا ہی چارو نطرف سبزہ زار ہی
کیا سر خوشیِ فرطِ تمنائے یار ہی
سیراب آب لولوئے تر سے یہہ فصل مین
باغ جہان مین آتے ہین محبوب کردگار
غنچون نے چٹکیون کی مچائی ہی دہوم دہام
صحنِ چمن پہ اس گل خوبی کی یاد مین
ہر روز روزِ عید ہی ہر شب شب برات
شبنم رحیق غنچہ صراحی پیالہ گل
مخدومِ دوجہان کے قدومِ شریف کو
یہہ شادیِ ولادتِ شاہِ امم ہوئی
مرہون ہو کے عشق مین احسان زلف کے
چشمِ امید باز ہی نرگس کی چشم پر
کرتی ہی کھلکھلا کے ہنسی عندلیب جان

ماہِ ربیع ہی کہ فلک رحم بار ہی
رخسارۂ زمین پہ خطِ غبار ہی
محوِ خمارِ شوق گل کوکنار ہی
ہر خوبرو کی گردن نازک مین ہار ہی
شکرِ قدومِ پاک سے دل کا مگار ہی
تہنیت تہنیت سے جلاجل کی مار ہی
صلِّ علی سے نغمۂ بلبل ہزار ہی
فضل خدا یہہ رتبۂ لیل و نہار ہی
شاخین کجھو مین کیونکہ خوشی سے خمار ہی
ہادی خدا ہی سر سے روان جوئبار ہی
جسکے سبب سے چہرۂ گل رنگدار ہی
سنبل کا تار تار عجب تابدار ہی
اِس عینِ حقیت کا اُسے انتظار ہی
ہر برگ گل و غنچہ و لب پر نثار ہی

لوین

سوسن چمن مین رکھتی ہی گویا زبان ہزار
ہراک زبان پہ وصفِ محمدؐ ہزار ہی

غنغب کے ہی عرق پہ فدا نہرِ سلسبیل
قطرونپہ ہو نئے کے تصدّق بہار ہی

اس سرو قدِ نبی فضل کی تعظیم کے لئے
شمشاد ایستادہ بہکیا طیار ہی

اے نو بہارِ حُسن تیرے اہتمام کو
لے کر عصائے سروِ چمن چوبدار ہی

خاشاک کی طرح سے وہ ہو اس چمن سے دُور
باغی ہمارے دین کا جو نابکار ہی

وہ نونہالِ باغِ ریاست ہو تازہ تر
اے سنی جو کہ شاہِ دکن ذی وقار ہی

گلشن مین دو جہان کے سرسبز ہو مدام
سنی تمھارا خاک رہِ چار یار ہی

دل شاد ہی کس گل کی یہان جلوہ گری ہی
نازان بصد آداب نسیمِ سحری ہی

کس رخ مین تجلّی یہہ خدائی کی بھری ہی
خورشید کا منہہ ہی کہ چراغِ سحری ہی

کس قبلۂ کونین کی ہی جلوہ فزائی
پیشانیِ ملکوت جو سجدہ مین دھری ہی

کس ساقیِ فیاض کا تھا ذکر ازل مین
اب تک جو لبونپر لبِ کوثر کی تری ہی

وحدت کی حقیقت کا بیان راز احد ہی
اسرار نہان کھلتی ہی پھر پردہ دری ہی

دل کھو گیا اُس مخبرِ صادق کی خبر مین
کچھہ بھی تو خبر ہی کہ ہمین بے خبری ہی

کس رنگ سے کھُل جائینگے گل روزِ شفاعت
بخشش کی دعا سے لبِ خندان مین تری ہی

کچھہ شوق سماتا نہین محبوب کا دل مین
اس خم مین مے حسرتِ دیدار بھری ہی

نالونکو میرے اے سرِ سر دفترِ خوبان
تھوڑا بھی اثر ہی کہ فقط بے اثری ہی

نقشے سے تیرے نامِ منور کے منقش
یہہ دل ہی میرا یا کہ عقیقِ شجری ہی

دنیا کی طرف پشت ہی اسلام طرف رو
مرکب کے لئے میرے یہہ پا کھروہ سری ہی

یثرب مین اگر لاش ہو عریان تو کیا غم
وہ چاندنی پڑتے ہی کفن اپنا زری ہی

نو بادۂ اذکارِ محمدؐ کا یہہ ہی فضل
جنت مین چنگیری کی تیری میوے سے بھری ہی

ای سنی ہی آ سجائے اگر کشتِ امل خشک | جنت میں ہیا بان نجد اا پنی ہری ہے

فضلِ حق اکثور شاہِ دکن آ با د
ای سنی ہی اپنی ہمائے سحری ہے

تیغ عشقِ احمدی سے چاک سینہ چاہیے
برقِ نورِ حق کو جائے خوش قرینہ چاہیے

نام گر کندہ کروں میں خامۂ قدرت کہان
تا رجان عالم با ان سے سینہ چاہیے

دل میرا ہی مسکنِ محبوبِ ربّ العالمین
طورِ موسیٰ جلگیا ہی طور سینہ چاہیے

یا نبیؐ اللہ ہم طوفانِ آتش سے بچین
دیدۂ یعقوب کا اسکو نگینہ چاہیے

دل عجب گنجینۂ اسرارِ وحدت ہو گیا
سینۂ مشتاق میں بھی تو مدینہ چاہیے

شوق گلرو میں جو گلداغوں کا میں کھینچوں گلاب
نوح کے مانند ہمکو بھی سفینہ چاہیے

صورتِ دلبر کا ہی آئینۂ دل میں خیال
مایۂ رحمت کو رحمت کا خزینہ چاہیے

کلکِ مژگان سے اگر کھینچوں میں نقشِ روئے یار
واسطے اسکے دلِ بلبل کا سینہ چاہیے

محوِ حسنِ صورتِ روشن رہیں تا روز و شب
نقش ہوا یسا تو ایسا آبگینہ چاہیے

جانبِ یثرب رہوں گر جادہ پیمائے طلب
دیدۂ روح القدس کا آبگینہ چاہیے

چترِ رحمت سر پہ اور عظمت کا تکیہ تخت پر
مہر و مہ کو نور پشتِ آبگینہ چاہیے

فرد نعتِ شاہِ خوبان رکھیے کس صندوق میں
راہ کی گرمی سے چہرے پر پسینہ چاہیے

وائے حسرت سالمیں آتا ہی ایک ماہِ ربیع
شاہ کے اوصف کو شاہوں کا قرینہ چاہیے

اس تبرک کو تو تابوت سکینہ چاہیے
سنی بیدل کو ہر مہ وہ مہینہ چاہیے

تختِ اسکندر پہ ای سنی رہے شاہِ دکن
ہاتھ میں مہر سلیمان کا نگینہ چاہیے

پھر سے خورشید کے کُل جائے قمر مہر پر سے
آئینہ دعوا کرے نور کے منہ پھر سے

بانو ھکر بیٹھے میں سر ہم درِ پیغمبر سے
کیون نہ پھر سر پہ گھٹا باندھکے رحمت برسے

بال سے جھاڑین جو خاشاک تمھارے در سے
زلف سے مشک گرے خاک پہ عنبر سر سے

یہی سودا ہی سر مجنون مین ہر لیل و نہار
سر کو ٹکرائے تیرے ناقے کی ہر ٹھوکر سے

بے قراری مجھے ایسی ہی تیری فرقت مین
آہ بھی کانپتے نکلی ہی دلِ مضطر سے

گرمیِ عشقِ نبیؐ سے جو تڑپ جاتا ہون
پنکھا کر جاتے ہین آ آکے ملایک پر سے

لب و دندانِ محمدؐ کی صفت لکھنے کو
لعل سے چاہیئے دوات قلم گوہر سے

وصف جب زلفِ معنبر کا کیا کرتے ہین
مارے خوشبوئی کے بھرتا ہی دہن عنبر سے

صدق اسلام کی دعوت کا ہوا جب شہرہ
بہیے تصدیق ہی صدیق شہِ اکبر سے

جب عمرؓ آیا خلافت پہ ہوا ظلم عدم
عدل کو زیب ہے اس عادل نیک اختر سے

جامعِ مصحفِ حق کاملِ ایمان و حیا
نورِ اسلام ہی عثمانِ شہِ انور سے

صاحب فتح و ظفر دافعِ کفر و بطلان
قوت اسلام کو ہی زورِ علی حیدر سے

دشمن اُنکا جو ہوا ہی وہ خدا کا دشمن
دوستی فرض ہوئی پنجتنِ اطہر سے

فتحمندی شہِ اسلام کو ہو جائے نصیب
نکلے جائے نہ کوئی دشمن دین خنجر سے

اپنے سُنّی پہ کرم کیجئے یا شاہِ امم
جائے کس در پہ بہہ فرماؤ تمھارے در سے

آج کچھ دلمین خیالِ حسن روئے یار ہی
ایسی خوش صورت کو ایسا آئینہ درکار ہے

ای نسیم روضۂ شاداب جانان مرحبا
تیرے ہاتھون بختِ عالم اندنون بیدار ہے

رحمۃ للعالمین آئے تو رحمت ساتھ لے
رحمت حق ابر رحمت ہمپہ رحمت بار ہی

کچھ نہین آئینۂ دلمین خیال غیر بت
اسجگہہ ذات و صفت کا اور کچھ اسرار ہی

وہ مریضِ عشق ہی مین بھی مریض عشق ہون
کیا دوا میری کرے عیسیٰ کہ خود بیمار ہی

رشتۂ شیرازۂ مجموعۂ نعتِ رسولؐ
تارِ جان عالم بالا بھی ناہموار ہی

فضل حق شامل ہے آقا ہمارا حشر مین
ہو ویگا رحمت سے آگے بھر تو بیڑا پار ہی

آسمان عاجز ہوئے سرِ حقیقت سے تمام
تھے فرشتوں مین مسایل چار حل ہوتے تھے
ہر دو عالم کی شفاعت کا ہوا جب اختیار
ہم اگر منصور ہون اعدا دین پر شبہ کیا
اسی کا ندار کمانِ قابَ قوسین دنیٰ
دائرِ عالم ہوا جب جدولِ عالم محیط
ہو رہیدہ صاف تر شیرانِ دین پاک سے
ہو جوان عمر و جوان بخت و جوان دولت مدام

اسی امینِ رازِ پنہان تو امانت دار ہے
عقدۂ لاحل کو حل کرنا تمھارا کار ہے
جزو کُل کا احمدِ مختار تو مختار ہے
زمرۂ اسلام کا الحق کہ تو سردار ہے
ہے شفاعت تیر پر رحمِ خدا سوفار ہے
نکتۂ باریک تر تو تیرے سر پر کار ہے
کلمہ بر کی طرح جو زمرۂ کفار ہے
جو شہنشاہ دکن باعزّ و خوش اطوار ہے

اسقدر کرنا شفاعت یا نبی اللہ سے
چار یارونکا میرے یہہ سنی خدمتگار ہے

آج شاہِ انبیا کی شادیِ میلاد ہے
جن و انسان و ملایک مین ہے جشنِ خسروی
تختِ لولاک لما پر جلوہ گر ہے شاہِ دین
ہے خوشی کی سرفرازی تہنیت ہے جلوہ گر
اب زمین کو دعویِ گردون پنا ہی ہو گیا
دو جہان روشن ہوئے نور خدا کے نور سے
کعبۃ اللہ مین نشانِ احمدی قایم ہوا
لا الٰہ سے نفی کر اثبات الا اللہ سے
تیری صورت مین معانی ہے احد کی احمدا
نقشِ دل صورت تیری ہے شادمانی کیون نہو
ہر پیمبر کو ملا رتبہ خدا سے اور کچھ

لے زمین سے تا فلک شور مبارکباد ہے
یہہ وہ شادی ہے کہ جس شادی سے ہر دل شاد ہے
جسکو تاجِ سروری اللہ سے اعداد ہے
امتِ مرحوم کا شادی سے گھر آباد ہے
عالم بالا سے رتبہ خاک کا ایزاد ہے
خانہ عبد اللہ کا اس نور سے آباد ہے
کفر ویران ہو گیا گھر دین کا آباد ہے
یا محمد تیرے کلمے کا یہی ارشاد ہے
جانتا ہے وہ جسے مرشد سے کچھ ارشاد ہے
یا محمد راہِ عقبیٰ کا یہی بہزاد ہے
تو شریف الانبیا ہے اشرف الاجداد ہے

تو وہ پیغمبر کہ فخرِ زمرۂ پیغمبران
تیرے باعث رتبۂ پیغمبری ایجاد ہے

آل اور اولاد تیری اشرفِ خلقِ خدا
جنکے باعث سے سیادت کی ہوئی بنیاد ہے

بضعۂ مِنّی سے ثابت آیۂ تطہیر ہے
آل کی یہہ شان اور وہ رتبۂ اولاد ہے

آپکے ہین خسر صدیق و عمر عالی ہمم
اور عثمان و علی ہر ایک یہہ داماد ہے

کاہیکو بھولوگے ای آقا ہمین روزِ جزا
اُمّتی کا لفظ ہر یک وقت تمکو یاد ہے

یا ربی صدقۂ شہِ کونین کا آباد رکھ
حیدرآبادِ دکن فرخندہ تر بنیاد ہے

یا الٰہی بخشدے اسکے گنہ سب حشر مین
چار یارانِ نبیؐ کا سُنّی خانہ زاد ہے

بو آتی ہمیشہ اپنے رسولِ پاکؐ کو خوشبو پھولون کی
اسواسطے بو ای لوگو غذائے روح ہے اکثر پھولونکی
پڑھتا ہون درود اسوقت نبیؐ پر سر کو جھکا از روئے ادب
آتی ہے مجھے جسوقت یہہ بو باغ کے اندر پھولون کی
ہم ذکرِ نبی سے خالی نہین ای مومنو ہے کیا فضلِ خدا
پڑھتے ہین درود ہم جبکہ بہار آتی ہے میسر پھولونکی
مرغوب تھی روحِ پاک نبی کو مومنو ہر ایک شام و سحر
مرغوب ہمین بھی اسلئے ہے یہہ بوئے معطر پھولون کی
فرمایا نبیؐ نے پڑھتے درود اسوقت ادب سے سر کو جھکا
ای مومنو تمکو باغ جہان سے آئے مہک گر پھولونکی
بو پھولون کی جب آتی ہے یہان ہوتی ہے بڑی ایک دلپہ خوشی
ہوتے تھے نہایت صلّ علیٰ خوش بوسے پیمبر پھولونکی
وہ گل ہے محمدؐ صلّ علیٰ ہے گلشنِ کثرت جسکے سبب

اس تازہ گلِ وحدت کے سبب نزہت ہی برابر پھولونکی
جب پھول مجھے آتے ہین نظر یاد آتا ہی مجھکو میرا نبی
اسواسطے ہی نزدیک فضیلت میرے مقرر پھولون کی
بلبل ہی میرا دل باغ نبی کا پنجتن اُسکے پھول ہین سب
بھاتی ہی نہین اسواسطے تو کچھ اور مجھے پر پھولون کی
گل روئے محمدؐ صل علی کا وصف تو کرا ی بلبلِ دل
تا ڈھیر رہے دنیا مین تیرا ایک خرمن بنکر پھولون کی
گلچین تو بنکر گلشن دین سے یاد نبیؐ کے پھول تو چُن
جب تجھکو چنگیری جنت مین ہو دیگی عطا بھر پھولونکی
اس باغ جہان مین دامن بھرلے ذکر نبی کے پھولونسے
احمدؐ کی کمک سے جنت مین تا ہووے مہم سر پھولون کی
یارب تو بنا درگاہِ نبیؐ تا فاتحہ پڑھتا شام و سحر گا
خرمن مین لگا کر بیٹھ رہون دہلیز کے اوپر پھولونکی
تو رشتۂ دم مین وصف نبیؐ کے پھول پرو کرا ی سنی
جنت مین چلا جا گھوڑا اوڑا تا باندکے پاکھر پھولونکی
کر فضل و کرم سے اپنے عطا سنی کو خدایا ایسے نصیب
درگاہِ نبی پر چل کے چڑھاوے گوندکے چادر پھولونکی

ولہ

درگاہِ رسول اللہؐ تلک ہوتی ہی رسائی پھولون کی
ای مومنو حق نے دیکھی کیسی قدر بڑھائی پھولونکی
بو ذاتِ محمدؐ صل علی کو جبکہ خوش آئی پھولون کی

ہر شاخ چمن مین پھول کے بس پھولون نہ سمائی پھولون کی
یہہ مارے بجا تو مومنو انکو چرخ نے بس آب و بہار
درگاہ رسول حق کے لئے چادر ہے گندھائی پھولون کی
ہے نند گی احمد کا سبب باحسن و جلوس و جلوہ گری
جو بلبلو تمکو زیبا ہے گلشن مین خدائی پھولون کی
ہوتی تھی نہایت صل علی خوش روح پیمبر پھولون سے
اسواسطے ہے اے لوگو تو ہر ایک کو بھائی پھولون کی
ہے آرزو سیر روح نبی گلشن مین کبھی تو ہووے گی
رکھتی ہے صبا ہر وقت سحر یک سیج بچھائی پھولون کی
صلوٰۃ بروح نبی امم پڑھتے ہین ہزارون بلبل آ
دیکھی کہ بہار ایک دھوم سے جب گلشن مین ہے آئی پھولونکی
کیا پھول جھڑے باتون سے نبی کی گلشن دین نے پائی بہار
وہ پھول ہین ایسے پھول جنھون نے قدر گھٹائی پھولونکی
یہان ذکر نبی کے پھول تو چن سو ویگا تو اے جنت مین
نیچے تو نہالی پھولون کی اوپر سے رضائی پھولونکی
صلوٰۃ و درود و صل علی احمد پہ ہمیشہ کیون نہ کہون
آنکھو نمین کبھی ہے میری ہم ایک جلوہ نمائی پھولون کی
رخسار نبی گل روئے نبی گل چشم نبی گل گوشن نبی
ان گل کے برابر مین نے کبھو کچھ قدر نہ پائی پھولونکی
تو دل کے خیابان مین تو لگا کے گلبن پاک یاد نبی
نابیل رہے دنیا مین تیری ایک قبر پہ چھائی پھولونکی

پھولے نہ سمائیگا تو خوشی سے گوندکے چادر اے سنتی
درگاہِ رسول اللہ پہ کبھو گر تو نے چڑھائی پھولون کی

ولہ

نبی کے دندان لعلِ لب مین ہین ایسے عالی مقام تارے
شفق مین جسطرح عقدِ پروین کے ہون درخشان تمام تارے
خدا نے تمکو مہِ سپہرِ کرم بنایا ہے یا محمد
تمھارے آل و صحابہ جتنے ہین سب کے سب ذوالکرام تارے
عرق کے قطرات زلفِ شبرنگ سے تمھارے ہین یون نمایان
بادجِ چرخ بَرین ہون جسطرح سے درخشان بشام تارے
امامِ ملکوت کے بنایا جو حق نے تمکو فلک کے اوپر
ادب سے پہنچانے جب لگے تھے سب صلوٰۃ و سلام تارے
کوئی ہے منشی کوئی سپاہی کوئی ہے طباخ کوئی دہقان
تمھاری سرکار کے ہمیشہ ہی کر رہے ہین یہہ کام تارے
تمھارا طالع جو نور حق سے چمک پڑا اے سعیدِ دوران
بدل گئے تب سے نحسِ امت کے باسعادت تمام تارے
اگرچہ ظاہر ہین دیکھنے کو بچشمِ انسان بلند تر ہین
مگر حقیقت جو دیکھو انکو تمھارے ہین زیرِ بام تارے
تمھین ہو انوارِ حق کے مظہر تمھین سے عالم نے لی تجلی
تمھاری خرمن کے خوشہ چین ہین جہان مین ہے جنکا نام تارے
تمھارے تازی نے ماری ٹھوکر تو چرخ کھا کھا کے کاسہ سر
وہ ضربِ کاری سے ٹوٹتے تھے بچشمِ کفار خام تارے

شرارے آہون کے ہیں سے سنیؐ ہین ہجر احمدؐ میں ایسے روشن
جنھین سمجھتے ہین چرخ شب کو سب کے سب خاص و عام تارے
بتا دو سنی کو روشنے پر نور اپنا ای ماہ چرخ رحمت
تمھاری فرقت مین گن رہا ہے ہر ایک شب یہہ غلام تارے

ولہ

نبیؐ کی رحمت کا ہے یہہ شہرہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
مدام ہوتا ہے ذکر جسکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ادھر ملایک ادھر کو اہل قبور ہر وقت چاہتے ہین
تمھارے فضل و کرم کا سایہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فقط نہ ذیجان پہ فیض تیرا ہے بلکہ بیجان نے نور پایا
ادھر کو ہیرا ادھر ستارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اگرچہ شمس و قمر نے ڈھونڈھا گیے یہ بالا گیے یہ پستی
پہ تیرا ثانی کہین نہ پایا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ادھر فلک پر ہے شمس چمکا ادھر کو معدن مین لعل چمکا
دیا جو نور نبیؐ نے جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ادھر فلک پر شفق ہے چمکی ہوا ہے یاقوت اسطرف کو
نبیؐ کے لب کا جو عکس چمکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
قمر وہان دو ہوا یہان تخم سوختہ سے درخت پیدا
یہہ معجزہ ہے میرے نبیؐ کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
طیور جنت زمین کے حشرات ذکر احمدؐ سے تر زبان ہین

ہر ایک جا ہے نبیؐ کا چرچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
تمہارا افضال ایک مدت سے جانتے ہیں رسولِ اعظمؐ
ادھر کو آدم اودھر کو عیسیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
زمین میں ہر تخم ہے حفاظت سے اور فلک پر ہے ابر رحمت
ہے آپ ہی کا یہہ فیض سارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
زمین کی ماہی مطیع فرمان فلک کی ماہی مطیع فرمان
مرے نبی کا ہے حکم اعلیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فلک پہ پہنچا تو نور بخشا گیا زمین میں تو دی تجلی وگرنہ رہتا سدا اندھیرا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ہوا مشرف ادہر کو عرش اور اودھر کو تحت الثریٰ مشرف
جو پہنچا شاہا قدم تمہارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
سمک سے لے تا سماک ہر شی میں نور تیرا ہی ہے نمایاں
کرے ہے ہر سمت تو ہی جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ازل سے لے تا بروزِ محشر نبی کا ثانی کہیں بھی سنئے
نہیں ہوا اور کبھو نہ ہوگا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

محمدؐ کو ای سنی سمجھا کہ کیا ہے
محمدؐ کو بولو نہیں کیونکر خدا ہے
اگر پوچھو کیا ذات ہے مصطفےٰ کی
صفت ذات سے کب الگ ہو عزیزو
احد نے جو وحدت میں آرام پایا
محمدؐ نہ ہوتا خدا کون کہتا
محمدؐ سے پہچانا ہمنے خدا کو

احد نے یہہ وحدت کا برقع لیا ہے
نہیں ہے خدا کب خدا سے جدا ہے
صفت ذات حق کی ہے پھر اور کیا ہے
بقا ذات جبتک صفت کو بقا ہے
تو احمدؐ کی صورت سے ظاہر ہوا ہے
خبر بھی نہ ہوتا کہ اللہ کیا ہے
محمدؐ سے اللہ ہمنے کہا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

خفر

خدا کا ہوا نام تحریر جس جا
محمدؐ کا بھی اسم اسجا لکھا ہے

گواہی ہین دیتا ہون کلمے کی اسپر
ہے اللہ جہان وان محمدؐ کی جا ہے

اگرچہ گناہان ہین میرے بہت سے
پہ رحمت محمدؐ کی بے انتہا ہے

خدا سے بمعراج امت کی خاطر
محمدؐ نے بخشش کا وعدہ کیا ہے

اگرچہ گنہ گار ہو نہین تو کیا غم
محمدؐ نبی تو شفیع الورا ہے

ہے اس طرح سنی ہمارا پیمبرؐ
کہ ختم رسل سید الانبیا ہے
صلی اللہ علیہ وسلم

خدا تو خدا ہی خدا ہی خدا ہے
محمدؐ نبیؐ کب خدا سے جدا ہے

محمدؐ کا دیکھو یہہ کیا مرتبہ ہے
قدم جس کا عرش خدا پر گیا ہے

یہہ امت کو حق نے شرف کیا دیا ہے
کہ رشک اسکا پیغمبرون نے کیا ہے

کرین شکر کیا ہم کہ امت ہین اسکی
خدا نے حبیب اپنا جسکو کیا ہے

اسیکی ہی سر سے یہہ امت پہ رحمت
خدا سے جسے تاج رحمت عطا ہے

محمدؐ کا ثانی قیامت کے دن تک
نہوگا نہ ہے اب نہ آگے ہوا ہے

گناہان میرے کیون نہ پامال ہووین
میری مغفرت اسکی نعلین پا ہے

ہین بیمار ہم معصیت کے ازل سے
نبیؐ کی شفاعت ہماری دوا ہے

قیامت کو وہ بادشاہی کرے گا
نبیؐ کے درِ خاص کا جو گدا ہے

مسِ معصیت میرا کیون کرنہ زر ہو
شفاعت محمدؐ کی ایک کیمیا ہے

احد سے جو وحدت مین آیا تو اس سے
تو وحدانیت کا یہہ عالم بنا ہے

ترقی جو ہے دین کو یا محمدؐ
تصدق یہہ سب آپ کی ذات کا ہے

یہہ سنی کو ہے دمبدم دم تمھارا
تمھارا ہی دم دمبدم بھر رہا ہے

محمد کو دیکھو تو حیرت کی جا ہے ❊ خدا تو نہین کب خدا سے جدا ہے

قیامت کا اندیشہ اب مجھ کو کیا ہے ❊ میری مغفرت کے لئے مصطفےٰ ہے

خدا ہی احد اور وحدت محمد ❊ یہہ وحدانیت کی وہی ابتدا ہے

محمد نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا ❊ محمد کے ہونے سے سب کچھ ہوا ہے

یہہ دیوان عالم کا مطلع وہی ہے ❊ وہی اس قصیدہ کا پھر خاتمہ ہے

خدا ذات اسکی صفت ہے محمد ❊ عزیزو صفت ذات سے کب جدا ہے

نہ گھبراؤ ہے قبر روشن محمد ❊ نبی سا چراغ اس زمین لگا ہے

مجھے طور کی سیر ہر دم ہے دل مین ❊ نبی شعلہ ہے طور سینہ میرا ہے

مجھے کیون نہ بخشش کا ہووے بھروسا ❊ خدا ہے کریم اور نبی مصطفےٰ ہے

جو ہے بے گنہ اسکو کیا ای محمد ❊ شفاعت گنہگار ہی پر بجا ہے

کرامت کے لایق گنہگار ہی ہین ❊ جو معصوم ہے وہ تو پاک و صفا ہے

وہ جنت مین جاویگا سب سے ہی پہلے ❊ بصدق و صفا جسنے کلمہ پڑھا ہے

جو تم رکھین نعلین نبی کے سر پر
بجا ہے بجا ہے بجا ہے بجا ہے

والضحیٰ ہے نور صبح روئے رخشان نبی ❊ سورۂ واللیل ہے زلف پریشان نبی

سبزۂ فردوس ریش مشک افشان نبی ❊ چشمۂ حیوان ہے چاہ زنخدان نبی

بوئے فضل جو جو آئی ہو گیا دل سے بہم ❊ روح الاقدس بلبل شاخ گلستان نبی

ای مسلمانو یہہ دعوت سے کرو شکر خدا ❊ نعمت افضال حق سے پر ہے خوان نبی

جسنے انگشت شہادت راست کی سوئے رسول ❊ پائی اسنے لذت پاک نمکدان نبی

جو مریض درد عصیان ہو تو یہہ نسخہ کرے ❊ صحت کلی ملے لو دست جان نبی

لے طباشیر عبادت حسن نیت سے بہم ❊ کچھ بنفشائے صفات عزت و شان نبی

رب خریدے کیون نہ ہمکو حشر کے بازار مین
جب غبار آلودہ ہو بہر شفاعت روئے قدس
ہدیہ کیا لیجائین ہم نذر رسول اللہ اب
دشمن دین حایل اسلام ہین یا مصطفیٰ
گو کہ صدہا ہین نبی لیکن قیامت مین کوئی
ہم گنہگارونکو ای آقائے عالم حشر مین
چھوٹے منہہ سے ہے بڑی بات ہو یہہ گستاخی معاف
سلسلہ پہنچا ہے قربت کا تمھاری اسجگہہ
آپکے لب کی صفت مین لاف زن ہوجائے کوئی

ہو فروشندہ نبی روح الامین دلال ہوئے
پونچنے کو گرد صبح مغفرت رومال ہوئے
تحفہ صلوٰۃ اللہ سے جسے ارسال ہوئے
ہو مدد ایسی کہ بیخ کفر استیصال ہوئے
رحمت عالم نہ ہرگز آپکے تمثال ہوئے
جز تمھارے کون پھر پرسندہ احوال ہوئے
آپ کی نعلین پا حضرت ہماری کھال ہوئے
روح گر مارے وہان پر بستہ اغلال ہوئے
ہو طبانچہ غیب سے ایسا ابھی منہہ لال ہوئے

کیون نہ ای حسنی قیامت مین ہو تابان نجم رحم
سایہ افگن ہمپہ جب شاہ ہمایون فال ہوئے

یا نبی صلّ علیٰ رونق ایمان مدد دے
بر من خستہ جگر از رہ الطاف نگر
ای شہ عز و کرم شافع و حامی امم
حامی روز جزا غافر عصیان و خطا
غرق دریائی گنہ گشتم و ہم بخت سیہ
تشنہ و سوختہ ام مردہ عشق تو شدم
ای مہر پر تو حق نور خدائے مطلق
معدن کہف امان منبع فیض و احسان
من گنہگار ازل ہمدرین دنیائی دغل
ظلمت معصیتم کرد سیہ وائے دلم

مددی خذ بیدی رحم غریبان مدد دے
ذرہ ام بے قدر ای مہر درخشان مدد دے
مور بیچارہ منم وائے سلیمان مدد دے
مصدر رحم خدا باعث آمان مدد دے
آمدم حال تبہ راحم انسان مدد دے
از رہ لطف و کرم چشمہ حیوان مدد دے
دل سیہ ام تعلق جلوہ سبحان مدد دے
راحم عالمیان رحمت یزدان مدد دے
چون زبانم لعل مخزن احسان مدد دے
در شب تار منم ای مہ تابان مدد دے

موجب خلقِ خدا صاحبِ لولاک لما — شافعِ روزِ جزا صاحبِ دوران مددے
شرف آرائی جہان ہستی بحسب دوران — ای کہ شرافت دو جہان اشرفِ لامکان مددے

سنی این عرض کند وقت پناہم چو رسد
بہر افضال صمد شفیعِ یزدان مددے

اورنگِ دو جہان کا وہ شاہِ مسندی ہے — مرسل تمام جسکو کہتے ہین سیّدی ہے
آدم سے لیکے عیسیٰ تک جو ہوئے ہین مرسل — اِس منتہی کے آگے ہر ایک مبتدی ہے
امّی لقب ہے اسکا ظاہر مین ایک ذرہ — باطن مین نکتہ دانِ اسرارِ سرمدی ہے
ہے پیشوائے خوبان لیکر یہان سے ہانتک — اِس مقتدی کا واللہ ہر ایک مقتدی ہے
نورِ خدا سے نورِ سلطانِ خوبرویان — اسرارِ دو جہان سب نورِ محمدی ہے
آنکھین تو دل کی کھولو کھلتی ہے چشمِ حقیقت بینا — ہر سیرِ اختفا مین اسرارِ احمدی ہے
نورِ مجسم ایسا سایہ سے ہے مبرا — اکرم ہے امجدی ہے کیا مجدِ ہاشمی ہے
اسرارِ مغفرت کے ارشاد کا معلم — زیبا امّی ہے شہ کو اورنگ ارشدی ہے
پیرو رہو اُسیکے ہے پیر ایسا کامل — ارشاد اسکا بیشک ارشادِ مرشدی ہے
احمد مین اور احد مین حد میم کا رہا ایک — دیکھو یہان سے وہانتک سرحدِ سب احمدی ہے

اس یک پنے کو سنی جب غور سے نظر کر
سمجھا تو فاش مت یہان بہہ جائے بخردی ہے

جہان یا محمد مکان آپکا ہے — وہ مرحوم حق آستان آپکا ہے
فرشتون کے جلتے ہین پر جسجگہ پہ — قدم یا محمد وہان آپکا ہے
وہ خوانِ کرامت کے تم میزبان ہو — خلیلِ خدا میہمان آپکا ہے
ملایک ہوا خواہِ دولت سرا ہین — کہ جنت سرا بوستان آپکا ہے
خدا نے وہ شاہی دی تمکو محمد — سلیمان جو ہے پاسبان آپکا ہے

زبور اور توریت انجیل و فرقان
فضیلت سے سب ہین بیان آپکا ہے
مکان آپ کا قصر جنت سے بہتر
جو رضوان ہے وہ باغبان آپکا ہے
بلندی نہ کیون دین کو ہو تمہارے
کہ عرش خدا پر نشان آپکا ہے
صفت آپ کی کس سے تحریر ہووے
کہ وصف علا لا بیان آپکا ہے
نہ یک پر نہ دو پر نہ دس پر نہ سو پر
خدائی پہ سب امتنان آپکا ہے
وہ محمل نشین ناقۂ دین کے ہو تم
کہ صالح نبی ساربان آپکا ہے
بمعراج کی کیسی کچھ میہمانی
خدا ذات سے میزبان آپکا ہے
زمانہ ہوا ایسا پھر کس نبی کا
جو رحمت سے بہرپُر زمان آپکا ہے
جہان جسم ہے اسمین جان یا محمد
منزہ یہہ تن بے گمان آپکا ہے

فصاحت عطا کیجیے یا محمد
یہہ سنی سدا مدح خوان آپکا ہے

در وزن عربی ست

عزیز دو عالم سے مقدم محمد ہے
تمامی رسولون مین اکرم محمد ہے
نہ ہوتا اگر احمد نہ ہوتی خلایق سب
یہہ دیکھو سردار دو عالم محمد ہے
بزرگی خدا نے دی یہہ کیسی اُسے بولو
تمامی رسولو نمین معظم محمد ہے
مکرم نبی ہین اور بھی پر نہین ایسا
وہ ساری جماعت مین جو اعظم محمد ہے
ہمین دو مددی ہے نہین خوف محشر کا
نگہبان خدا ہے ایک دویم محمد ہے
گناہان بہت میرے ہین لیکن مجھے کیا ڈر
کہ میرا غافر کل جرایم محمد ہے
ہمارے دین کو ضرر کچھ نہین یا اہل دین
مقرر ستون دین محکم محمد ہے
شفاعت خدا نے دی کسی کو نہین یارو
سر پر شفاعت مسلم محمد ہے
اگر ہے جراحت معصیت کا ہمین ڈر
ہین بے خوف اس خاطر کہ مرہم محمد ہے
ازل سے قیامت تک فنا ہوویگی ہر اک شی
خدا کا کرم دیکھو کہ قایم محمد ہے

محمدؐ خدا کا نور آدم سے محمدؐ ہے
عیان ہے تمام اسکو جو ہے رازِ پنہانی

حقیقت ظہورِ ذاتِ آدم محمدؐ ہے
کہ ہر سرِ پنہانی سے محرم محمدؐ ہے

دمِ نزع سنی کو توقع نہایت ہے
بآسانی نکلے دم کہ ہمدم محمدؐ ہے
صلی اللہ علیہ وسلم

صفت احمدؐ کی جب مین نے رقم کی
زبان شق ہو گئی میرے قلم کی

مین کیا عزت کہون شاہِ امم کی
کہ عزت جس سے ہے بیت الحرم کی

لے مشرق سے ہے مغرب تک تجلی
اسی مہرِ عرب ماہِ عجم کی

دو عالم ہو گئے یکبار روشن
تجلی نور احمدؐ کی جو چمکی

زمین سے تا فلک جلوہ ہے کسکا
یہہ سب رونق ہے اُس ماہِ کرم کی

ہمین جنت سے خوش ہے کوئی احمدؐ
کسے خواہش ہے اب باغِ ارم کی

کسی کی کب مدد ہم چاہتے ہین
حمایت ہے ہمین شاہِ امم کی

سبب دین کی ترقی کا نہ پوچھو
ہے برکت یہہ محمدؐ کے قدم کی

ہین عالی جاہ ہم دینِ نبیؐ سے
نہین خواہش ہمین جاہ و حشم کی

یہہ عالی حلم ہے دیکھو نبیؐ کا
اطاعت مین فلک نے پشت خم کی

شفیع المذنبین احمدؐ ہوئے جب
ہمین دہشت نہین محشر کے غم کی

غنیمت ہے جو ہین یادِ نبیؐ مین
ہمین طے کرنی پھر رہ ہے عدم کی

کسی کی طاقت و ہمت سے کیا ہو
ہے ہمت ہمکو اس عالی ہمم کی

درومت قبر روشن ہے محبتو
تجلی ہے اُسی نور قدم کی

ہر اک دم دم محمدؐ کا بھرے ہے
ترقی ہے یہی سنّی کے دم کی
صلی اللہ علیہ وسلم

ثنا کی جسنے حضرت مصطفیٰ کی
نمازِ شکر کو مین نے ادا کی

تو اُس پر کیون نہ ہو رحمت خدا کی
تو بعد از مین نے نعتِ مصطفیٰ کی

ہمارا مقتدی ہی وہ عزیزو
کہ جسکی مرسلون نے اقتدا کی

مین اسکا مدح خوان ہون اے محبو
جسے شاہی ہی خیلِ انبیا کی

رہو تم تابعِ حکمِ محمدؐ
اطاعت فرض ہی خیر الورا کی

رہو غواصِ بحرِ نعتِ احمدؐ
ہی دنیا ہو منو کشتی فنا کی

کی جسنے رد رہِ توریت و انجیل
رہو تم رہ پہ ایسے رہنما کی

گیا دنیا سے جو یادِ نبیؐ مین
خدا نے اسکی اپنے پاس جا کی

خمارِ حبِّ احمدؐ مین ہوا جو
اسے حق نے مئے رحمت عطا کی

محمدؐ ابتدائے دو جہان ہی
خدا نے اس سے عالم کی بنا کی

محمدؐ بادشاہِ تختِ لولاک
اسی سے ہی بنا ارض و سما کی

میسر کب ہی شاہون کو محمدؐ
بزرگی ہی جو کچھ تیرے گدا کی

ہوئی سنی کو حاصل تر زبانی
ثنا کی جب رسولِ کبریا کی
صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے خواہش ہی کب کسکی ثنا کی
صفت کرنی ہی مجھکو مصطفیؐ کی

ق
وضو سے جسنے نعتِ مصطفیؐ کی
تو حق نے اسکو کیا نعمت عطا کی

زبان کو فیض اور شہرت سخن کو
صفائی دل کو اور ایمان کو پاکی

ترے سائے مین شاہی ہی محمدؐ
کسے خواہش ہی اب ظلِ ہما کی

نہ ڈوبے وہ کبھی بحرِ گنہ مین
ہی کشتی پار تیرے آشنا کی

کی جسنے نعت والائے محمدؐ
خدا کے عرش پر جا اپنی جا کی

ق
وسیلہ کرکے مین نے مصطفیؐ کو
بحسنِ دل خدا سے یہہ دعا کی

الٰہی آبِ رحمت سے نبیؐ کے
بجھا دے یہہ جو گرمی ہی بلا کی

طفیلِ مصطفیؐ اے یا ربِ عزت
ہو مجھسے دور سختی ہر بلا کی

کرم سے اپنے رد کر اس بلا کو
الٰہی دور کر دے اس ہوا کو
میرے دلکو ہمیشہ رکھہ تو معمور
تو برکت سے جناب فاطمہؑ کی
مدد سے چار یار با صفا کی
محبت سے نبی صلّ علیٰ کی

ہے سنی مدح خوان تیرے نبی کا صلی اللہ علیہ وسلم
قبول اسکو جو اسنے التجا کی

محمدؐ کی گر آشنائی نہ ہوتی
تو دوزخ سے جا نو رہائی نہ ہوتی
محمدؐ کی پہلے دوہائی نہ ہوتی
تو جانو یہہ ساری خدائی نہ ہوتی
زمین پر جو نور محمدؐ نہ ہوتا
کسی کی یہان جبہہ سائی نہ ہوتی
تولد نہ مکے مین ہوتے محمدؐ
تو اس طرف قبلہ نمائی نہ ہوتی
معاون اگر تم نہ ہوتے محمدؐ
دو عالم کی حاجت روائی نہ ہوتی
تجلی دو عالم کی ہوتی نہ ہرگز
تمھاری جو رونق فزائی نہ ہوتی
نبیؐ دوسرے پیشوائی نہ کرتے
محمدؐ کی گر پیشوائی نہ ہوتی
نہ ہوتا اگر ابتدائے محمدؐ
تو کونین کی ابتدائی نہ ہوتی
شفا بخش امراض احمدؐ نہ ہوتا
تو ہر درد کی پھر دوائی نہ ہوتی
محمدؐ کا گر عکس پڑتا نہ ہرگز
مہ و مہر مین روشنائی نہ ہوتی
جو عیسیٰ کو فیض محمدؐ نہ ہوتا
تو اُس کی فلک پر رسائی نہ ہوتی
محمدؐ کا نقشہ تجلی نہ ہوتا
تو ہر جائے خور کی گدائی نہ ہوتی
محمدؐ جو مشکل مین حامی نہ ہوتے
کسی کی بھی مشکلکشائی نہ ہوتی
پہنچتی نہ گر خاک پائے محمدؐ
تو آئینہ کو یہہ صفائی نہ ہوتی
ضلالت سے ہم براہ دین پر نہ آتے
اگر آپ کی رہ نمائی نہ ہوتی

خدا کی قسم کیا ہی بہتر یہہ سنی
جو ہمسے نبیؐ کی جدائی نہ ہوتی

یا رسول اللہ حمایت کیجئے
ہم غریبون پر عنایت کیجئے

تم شفیع المذنبین ہو یا نبی
ہم معاصی ہین شفاعت کیجئے

جو ہین معصومِ ازل وہ پاک ہین
مستحق ہم ہین کرامت کیجئے

پھر دعا فضل و کرم سے یا نبی
آپ مقرونِ اجابت کیجئے

جز تمھارے کون ہی میرا رفیق
روز محشر مین رفاقت کیجئے

نور بخشش سے منور دل میرا
آپ ای شمع سفارت کیجئے

گمرہانِ دین کو تم یا رسول
جادۂ حق کی ہدایت کیجئے

آپ تو ہو رحمۃ للعالمین
عاصیون پر مت ملامت کیجئے

فضل سے چشمِ دل سنی کو آپ
بخشش کحل بصارت کیجئے

ای شرِ کونین کرم کیجئے
عاصیون پر فیضِ اتم کیجئے

خوب عرب مین رہے آرام سے
انپر ذرا رُخ بعجم کیجئے

ظلم خلامو نپر ہی اب بیشتر
مستاصل بیخ ستم کیجئے

حاسدِ بیدین نے اٹھایا ہی سر
دین کا استادہ علم کیجئے

فتنہ و آشوب بپا ہو گیا
دیر ہی کیا تیغ علم کیجئے

درپئے دین ہو گئے ہین ملحدین
مثلِ قلم انکو قلم کیجئے

ای دمِ آدم یہہ کہین دشمنین
زیرِ دمِ تیغ دو دم کیجئے

جنکا ہی آشوب مجسم وجود
جسم کتین صاف عدم کیجئے

روبفا داہلِ فساد ہو گئے
مفسد و نکو زیرِ قدم کیجئے

روبشرارت ہین غرض اہل شر
جلد شرِ اشرار کا کم کیجئے

چارون صحابونکو لے ہمراہ جلد
اب مددِ سنی بہم کیجئے

مژدہ اے دل کہ یہان ذکرِ نبیؐ ہے — شبِ میلادِ رسولِ عربی ہے
آمدِ سرورِ کونین سے امشب ہ — مصدرِ رحمتِ حق بو العجبی ہے
شرفِ آدم و سردارِ عزیزان — یہہ نبیؐ وہ ہے سرِ جملہ نبیؐ ہے
خاندان کا شرف اور عالی مناصب — مدنی ہاشمی و مطلبی ہے
زمزمی یثربی و ماہ بنی ہاشم ہے — مکی و ابطحی کیا خوش لقبی ہے
زلف والا کو کہون مشک خطا سے — صاف تا تارِ نفس بے ادبی ہے
امیؐ ایسا کہ ہوا ناسخِ دین ہا — فیض ہر طبعِ زکی اور غبی ہے
وقتِ سکرات ہو خشک زبانی — نعتِ والا سے ہمین تازہ لبی ہے
خاندان کا شرف ہر ایک پیمبرؐ — اشرف الخلق تو والا نسبی ہے

سخنِ سنی مین ہے وصفِ محمدؐ
اسلئے شہرتِ شیرین رطبی ہے
صلی اللہ علیہ وسلم

ای مومنو ہمارا نبیؐ وہ چراغ ہے — سیمائے مہ پہ جسکی غلامی کا داغ ہے
پروا نہین ہے گلشنِ فردوس کی مجھے — یادِ نبیؐ کے پھولون سے دل میرا باغ ہے
تکلیف تو اوٹھائے جہانمین برائے دین — صدقے سے مصطفیٰؐ کے تجھے پھر فراغ ہے
عارف کا دل ہو مست کہ یہہ آنکھین آپکی — ہر ایک شرابِ نورِ خدا کا ایاغ ہے
عقبیٰ کا بار چھوڑ کے اپنے پہ رات دن — دنیا کا بار اوٹھایا ہے جو وہ الاغ ہے
ہرگز نہین تلاشِ زر و سیم کی مجھے — دیدارِ مصطفیٰؐ کا مگر اب سراغ ہے
میرا شفیع ایسا ہے دنیا کا کیا ہے غم — دلکو عذابِ حشر سے بھی انفراغ ہے

ای سنی کچھہ طلب نہین عطر و گلاب کی
ذکرِ نبیؐ سے میرا معطر دماغ ہے
صلی اللہ علیہ وسلم

کیا سید محمدؐ کو خدا کی شان کے صدقے — عنایت کے کرم کے فضل کے احسان کے صدقے

عمل بد ہمسے چھوڑوا یا ہی رستہ دین کا بتلایا
بیان کس سے ہو تیری شان کیا تو نے بصد احسان
خبر دی ہمکو قرآن نے بچایا دام شیطان سے
رکھا خوش ہمکو دوران مین ڈالا ہمکو طوفان مین
خدا کا حکم قرآن ہی تیرا بھی حکم با شان ہی
تیرے لب لعل خشان ہین تو عارض جہر تابان ہین
بچایا از رہ بطلان دکھایا جادۂ ایمان
تیری رحمت کا دسترخوان ہی پُر از نعمت ایمان
تیری اولاد ذیشان ہی گویا رشک گلستان ہی
کہون کیا ایشہ ذیشان بدل ہوتے ہین ہر ایک آن
ابا بکر و عمر عثمان علی جو ہین شہ مردان

طریق نیک پر لایا بنی کی جان کے صدقے
کشادہ دین کا میدان تیرے میدان کے صدقے
کیا خوش ظل داماں سے تیرے دامان کے صدقے
لیا تو ہمکو امان مین تیرے امان کے صدقے
یہہ فرمان کیسا فرمان ہی تیرے فرمان کے صدقے
دُر یا یاب دندان ہین تیرے دندان کے صدقے
یہی ہی دین کا سامان تیرے سامان کے صدقے
کشادہ فضل کا ہی خوان یہہ تیرے خوان کے صدقے
شگفتہ تیرہ بستان ہی تیرے بستان کے صدقے
ہمیشہ حور او غلمان تیرے ایوان کے صدقے
تو سنی اُنپہ ہو قربان اور انکی شان کے صدقے

رضی اللہ عنہم اجمعین

سدا سنی کو شادان رکھہ جہان مین ہمکو فرحان رکھ
نگاہِ فضل و احسان رکھہ تیرے احسان کے صدقے

یا بنی کیسی عنایت آپ کی
متقی تکیہ عبادت پر کرین
کون کسکا ہی رفیق و آشنا
چھوڑ گمراہی کو آئے راہ پہ
موجب حکم الٰہی یا رسول
تیغ ایمان سے گریزان کفر ہی
نقد ایمان و شفاعت عام ہی
کیون نہ ہو تم پیشوائے دو جہان

عام ہی ہمپر شفاعت آپ کی
چاہتے ہین ہم حمایت آپ کی
چاہئے ہمکو رفاقت آپ کی
جب ہوئی ہمکو ہدایت آپ کی
فرض ہی سب پر اطاعت آپکی
یا بنی ہی یہہ شجاعت آپ کی
کیا رقم ہووے سخاوت آپ کی
مرسلون مین ہی امامت آپ کی

نعت ایضاً

آپکے قدمون سے اشرف عرش ہی
راحم امت کریم خاص و عام
رحم ہی ای رحمۃ للعالمین
حشر مین اسکی شفاعت کیجئے

کیا شرافت کیا شرافت آپ کی
کیون نہ ہو ہم پر کرامت آپ کی
آل ہی جبتک سلامت آپ کی
یا نبیؐ یہہ ہی جماعت آپ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

فضل کچھ ایسا ہو سنی کو نصیب
یا رسولؐ اللہ زیارت آپ کی

یا محمدؐ مصطفیٰ ہی یہہ جماعت آپکی
واسطے اللہ کے آپ اسکو دیجئے اتفاق
ہو کرم ایسا کہ اسمین تا نہ پڑ جائے فساد
مدح خوانی اسکی ہو جائے قبول خاص عام
اسکے دلمین روز و شب نورِ ہدایت ہو مدام
دولتِ دنیا و دین اسکو عطا فرمائیے
دو جہانمین آپ اسکا رتبہ عالی کیجئے
واسطے اللہ کے ہو یا رسولؐ اللہ قبول
یا نبیؐ یا مصطفیٰ اسکا خدا کے واسطے
کیا بیان کیا حشر مین ای دافعِ رنج و بلا
ذکرِ صلوۃ و تحیت سے رہے یہہ تر زبان
از طفیلِ آلؓ و اصحابؓ مکرم یا نبیؐ
یا محمد مصطفیٰؐ ایسا کرم فرمائیے
فضل کچھ ایسا ہو اسپر یا محمد مصطفیٰ
حُسن ہو پڑھنے مین اور آواز مین کچھ درد ہو

یا رسولِ کبریا ہی یہہ جماعت آپکی
یا نبیؐ خیرالوریٰ ہی یہہ جماعت آپکی
حامیِ روزِ جزا ہی یہہ جماعت آپکی
ای امامِ انبیا ہی یہہ جماعت آپکی
ای مہِ اوجِ ہدیٰ ہی یہہ جماعت آپکی
ای دُرِ کانِ عطا ہی یہہ جماعت آپکی
ای شہِ ہر دوسرا ہی یہہ جماعت آپکی
اسکی ہر ایک التجا ہی یہہ جماعت آپکی
بر لے آؤ مدعا ہی یہہ جماعت آپکی
دفع ہو اسکی بلا ہی یہہ جماعت آپکی
یا نبیؐ صلِ علیٰ ہی یہہ جماعت آپکی
ہو قبول اسکی دعا ہی یہہ جماعت آپکی
اسکی بر آوے رجا ہی یہہ جماعت آپکی
اسکی حاجت ہو روا ہی یہہ جماعت آپکی
تاکہ اسکی ہو ثنا ہی یہہ جماعت آپ کی

اپنی الفت دل مین اسکے تا ابد قایم رکھو | یا حبیب کبریا ہی یہہ جماعت آپ کی

عرض یہہ کرتا ہی سنی یا محمد مصطفےٰ
ہو معاف اسکی خطا ہی یہہ جماعت آپ کی
صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیشہ ای مسلمانو کرو تم ذکر رحمانی | بقا ہی ذات اُس رب کی سوا اُسکے ہی سب فانی

قضا جب تیری آویگی تجھے بیشک لیجاوے گی | نہ کچھ تجھسے بن آویگی اگر ہی تجھکو سلطانی

چھپاوے ہر طرح تو گر گناہان رات دن کرکر | خدا کے روبرو اظہر ہین تیرے فعل پنہانی

غنیمت عمر کو سمجھو نہین معلوم پھر کیا ہو | جو نیکی ہی ابھی کر لو نہین تو ہی پشیمانی

عبادت کبریا کی یارو نہ کام آئیگی آخر | ریاکاری سے مت پھیرو یہہ تسبیح سلیمانی

سکندر ہی نہ دارا ہی فقط انکا پکارا ہی | محض نام آشکارا ہی کہان ہی ملک خاقانی

اگر انسانیت چاہو ذرا نیکی سے مت گذرو | عبادت رات دن کرلو یہی ہی شرط انسانی

خدا نے دی ہی گر دولت ہی تجھکو سبطرح فرحت | تو غرباؤنکو با الفت کھلا کچھ کرکے مہمانی

زکوٰة مال دے للہ بجا لا حج بیت اللہ | دیا کر فی سبیل اللہ تو کرکے ہدیہ قربانی

نہ کچھ نیکی کمائیگا جب اندر قبر جائے گا | عذاب سخت پاویگا ہی آخر سخت حیرانی

غروری ہی تیرے سر مین کرے ہے فخر کیون گھر مین | تجھے پھر روز محشر مین نہایت ہے پریشانی

نماز پنجگانہ کو قضا مت کر کسی دم تو | کیا کر جستجوے دین یہہ ہی راہ مسلمانی

تواہی سنی ہوا جب سے گناہو نہین ہی توبہ سے | دعا یہہ مانگ لے رب سے بسجدہ رکھکے پیشانی

الٰہی اعطنی سے فی کل یوم دائما ابدا | بفضل و لطفہ ہذا دلیل خیر ایمانی

گناہون سے بچا مجھکو بعزت تو چلا مجھکو | ہدایت پر تو لا مجھکو کرا ایمان کی نگہبانی

تجھے توفیق دے یارب گناہان عفو کر سب | چھڑا دے حرص دنیا اب نہو خطرات نفسانی

بیہودہ گوئی سے مجھے رکھ آبروئی سے | کرون تا نیک خوئی سے محمد کی ثنا خوانی

میرے ایخالق سبحان دعا میری یہی ہے ہر آن | بوقت مرگ میری جان نکلجاوے بآسانی

سوالِ گور آسان ہو مجھے خوش رکھہ تو محشر کو گذر جب پل پہ ہو میرا ہوا کی طرح تو پہنچا	جگہہ میری نہ دوزخ ہو بحقِ شاہ جیلانی عطا کر جنت الماوی دے رتبہ مجھکو شاہانی

در شان	گرے ہے یہہ دعا سنی نبیؐ پر ہو فدا سنی یہہ دنیا مین سدا سنی رہے بالطفِ ربانی	جناب غوث رض

جنابِ غوث کا کیا مرتبہ ہے
کہ سرتاجِ تمامی اولیا ہے

محمد مصطفیٰ نورِ خدا ہے
محی الدین نورِ مصطفیٰ ہے

محمد گر امامِ انبیا ہے
محی الدین امامِ اولیا ہے

محمد پیشوا ہے مرسلون کا
تو یہہ بھی اولیونکا پیشوا ہے

جگر پیوند شبّرؓ راحتِ جان
مقرر نورِ چشمِ مرتضیٰؓ ہے

بہارِ روضۂ شبیرؓ بر حق
گلِ باغِ جنابِ فاطمہؓ ہے

کرین کیون کر نہ اسکی اقتدا ہم
محی الدین اپنا مقتدا ہے

دُرِ نایاب دریائے سیادت
یقیناً رونقِ ہر دوسرا ہے

بصارت بخشِ چشمِ ہر دو عالم
ضیائے دیدۂ خیرالورا ہے

گئی دنیا کی خواہش دل سے یکسر
جنابِ غوث سے اب دل لگا ہے

حقیقت مین وہ عاشق ہے نبی کا
محی الدین پر جو مبتلا ہے

نہ بھولون ذکرِ غوثِ پاک دل سے
زبان ہے میری اور اسکی ثنا ہے

کرو مقبول از بہرِ خدا تم
میری یا غوث تمسے یہہ دعا ہے

کرو داخل غلامی مین مجھے تم
یہی مقصد یہی مطلب میرا ہے

خبر لینا میری یا غوث اسدم
نہایت حال میرا بد ہوا ہے

طفیلِ مصطفیٰ ۱۳ یا غوثِ اعظم
تم اب بر لاؤ جو میری رجا ہے

تمھارا دم بدم سنی کو ہے دم
ہر اکدم دم تمھارا بھر رہا ہے

مثنوی

تولد ہوئے جب نبی مصطفیٰ — تو ہاتف نے اُسوقت دی یہ ندا
مبارک تجھے ہووے ای جبرئیل — تولد ہوا آج حق کا خلیل
مبارک تمھین ای ملایک تمام — تولد ہوا شاہِ ذوالاحترام
مبارک تجھے ہووے عرشِ برین — تولد ہوا شاہِ دنیا و دین
مبارک تمھین ہووے لوح و قلم — تولد ہوا فاضلِ خوش رقم
مبارک تمھین ای زمین آسمان — تولد ہوا مالکِ دوجہان
مبارک تجھے ہووے ای آفتاب — تولد ہوا شاہ روشن قباب
مبارک تجھے ہووے ماہِ مبین — تولد ہوا آج روشن جبین
مبارک تجھے ہووے سن آئی مین — تولد ہوا تجھپہ سالارِ دین
مبارک تمھین ہووے پیغمبران — تولد ہوا خاتمِ مرسلان
مبارک تمھین ہووے اے مومنین — تولد ہوا دافعِ مشرکین
مبارک ہو تمکو کہ اب کیا ہی ہم — تولد ہوا لو شفیعِ الامم
تولد ہوئے جب نبی سعد بخت — نحوست جہان سے گئی ایک لخت
تولد ہوئے جب شہِ انبیا — تو اسلام کو زیب تازہ ہوا
تولد ہوئے شاہِ لولاک جب — تو خوش ہو گئے اہلِ افلاک سب
تولد ہوئے جب بشر کائنات — تو اُسدم ہوئی زینتِ موجودات
تولد ہوئے جبکہ حضرت نبی — تو فرمایا یا اُمتی اُمتی
تولد ہوئے جب شہِ انس و جان — تو اُسوقت امت نے پائی امان
تولد ہوئے رحمۃ العالمین — ہوئی تب تسلّی کل مومنین
تولد ہوئے جب امامِ رسل — پڑا قصرِ کسریٰ مین اُسدم خلل

تولد ہوئے سنیا جب رسولؐ
تو عالم نے کی نیک بختی حصول

رباعیات

حق و باطل نہ سمجھ حق کے سوا کہتے ہین
یہہ اگر حق ہی تو انصاف سے کہہ ای سنی
مشرکین چھوڑ کے حق بُت کو خدا کہتے ہین
ہیا جو معبود حقیقی اُسے کیا کہتے ہین

ولہ

جسم جب حضرت آدم کا بنا کہتے ہین
کیا سبب ایسی بزرگی کا ہوا ای سنی
آنکو ملکوت نے سب سجدہ کیا کہتے ہین
انمین تھا نور نبیؐ جلوہ نما کہتے ہین

ولہ

یہہ ظہور بشر آدم سے ہوا کہتے ہین
سید خیل رسل ہین جو محمد سنی
اس سبب وہ ابو الانسان بنا کہتے ہین
مظہر سِر حقیقت اُسے کیا کہتے ہین

ولہ

مومنین سید کونین کو کیا کہتے ہین
نام جب آتا ہی حضرتؐ کا تو سب ای سنی
مظہر سِر اتم نور خدا کہتے ہین
باادب سر کو جھکا صل علی کہتے ہین

ولہ

اوس شہنشاہ کا ہم کلمہ پڑھا کرتے ہین
شوق دیدار مین جو گرتے ہین اشک ای سنی
انس و جن تا بملک جسکی ثنا کرتے ہین
دانہ پانی یہی کھا پیکے جیا کرتے ہین

ولہ

نقش نگین مہر سلیمان رسولؐ ہین
کونین جسکو کہتے ہین ای سنی جسم جان
تعویذ حفظ کامل ایمان رسولؐ ہین
اس جسم دو جہان مین جو ہین جان رسولؐ ہین

ولہ

کیا وصف کر سکینگے غلامان مصطفیؐ
ہی کونسی ثنا جو ہو شایان مصطفیؐ

ای سنی اس مقام پہ کہدے تو صاف صاف | بعد از خدا جو پوچھو تو ہی شانِ مصطفیٰ

ولہ

اس باغ دلمین اپنے اطاعت کی بو نہین
سنی کو اپنی شکل دکھا دیجے یا رسولؐ
دیدہ ہی پشت پا پہ کہ کچھ نیک خو نہین
کیا منھہ بتائے آپ کو کچھ اسکو رو نہین

ولہ

مجموعۂ اجزائے دو عالم ہین محمدؐ
حق ذات صفت اسکی ہین یہہ بول تو سنی
سر فتر کونین مصمم ہین محمدؐ
حق تک بخدا ذات سے محکم ہین محمدؐ

رباعی

ظاہر مین جو دیکھو بنی آدم ہین محمدؐ
آدم سے ہی روحین ہوئین اظہار یہہ سنی
حق پوچھو تو آدم سے مقدم ہین محمدؐ
جس دم سے کہ آدم ہوئے وہ دم ہین محمدؐ

مربع در شان آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم

پڑھو مصطفےٰ پہ درود تم بجمیع صدق مقالہ
چڑھا بام عرش وجود سے بڑھائے جلّ جلالہ
ہی شفیع روز جزا وہی بکمال فضل نوالہ
یہہ کمال کیا کمال ہی بلغ العلی بکمالہ

بند ۲

وہ نبی کو میر اسلام ہی جو ہمیر و نکا امام ہی
وہ جناب ماہ تمام ہی سہ چرخ جسکا غلام ہی
وہ شفیع روز قیام ہی ہمین اب اسی سے ہی کام ہی
کہان تار عصیا نکا نام ہی کشف الدجےٰ بجمالہ

بند ۳

کہون کیا مین لطف محمدی بجمال دانش بخردی
وہ جناب اکرمی امجدی گئی جس سے خلق کی بد بدی
کیا ہمکو رامز سرمدی وہ نبی محمدؐ ارشدی
یہہ ہی ایک خصلت احمدیؐ حسنت جمیع خصالہ

بند ۴

ذرا چشم غور سے کر نظر ہمیں روز حشر کا کیا خطر — نبی اپنا ایسا ہی راہبر سبھی مرسلوں میں ہے معتبر
پڑھو تم درود ہر ایک سحر وہ نبی کی آل خطر پر — کہ ہی آل اسکی بزرگتر صلوا علیہ و آلہ

بند ۵

وہ نبی کے ہونے سے کیا ہوا یہہ ظہور ارض و سما ہوا — وہ غفور ذنب خطا ہوا وہ شفیع راہ نما ہوا
یہہ نبی کا رتبہ علی ہوا کہ مکین عرش خدا ہوا — جو ہوا سو اس سے بجا ہوا بکمال جاہ و جلالہ

بند ۶

ہمیں مکر شیطان سے کیا ضرر کہ نبی ہمارے ہے راہبر — کسی بات کا نہیں ہمکو ڈر نبی اپنا ایسا ہی پشت پر
ہی نجات سبکی اسیکے سر وہ نبی کی سارو پہ ہے نظر — نہ ہی لطف احمدی خاص تر علی کل عم نوالہ

بند ۷

اولین خلیفہ مصطفیٰ ابوبکر صادق باوفا — دوئمی عمر ہی شہ ولا اور عثمان سیومی باحیا
ہی چہارمی علی مرتضیٰ وہ سخی کریم رہ خدا — کئی بار گھر کو لٹا دیا مع کل مال منالہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بند ۸

وہ نبی کی کر ثنا سنیا وہی حامی ہی تیرا سنیا — وہ نبی کا مرتبہ سنیا ہی قبول کبریا سنیا
کو نبی نہیں خدا سنیا ہی خدا سے کب جدا سنیا — جو کہا سو ہی بجا سنیا ہوا پ حال و مآلہ

مربع

ہیں پانچ میرے واسطے رد بلا کو دائمہ — اس شعر کا ہی ورد بس میری زبان پر قائمہ

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

پنجتن کے نام ہیں انکی فضیلت کیا لکھوں — بہتر یہی ہی دمبدم ورد اسکا میں ہر دم کروں

لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

طوبیٰ کے ہر اک برگ پر انکی فضیلت ہی رقم
لازم ہوا ای مومنو ذکر انکا مجھکو دمبدم

لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمه
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمه

ای مومنو مین کیا لکھون اسما ہین یہہ عالی مقام
جاوے بلا انکے سبب پڑھتے رہو ہر صبح و شام

لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمه
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمه

جن سے شفاعت ہوویگی انکے یہہ جانے کیا عجب
باعث یہی ہی دمبدم پڑھتا ہون مین ہر روز و شب

لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمه
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمه

یارب طفیلِ پنجتن ہو دور یہہ دردِ وبا
مین پاک نیت سے بدل یہہ پڑھ رہا ہون بارہا

لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمه
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمه

گرمی وبا کی دور کر عالم سے ربّ العالمین
از بہر دفعِ این بلا میخوانم از دل بالیقین

لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمه
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمه

یہہ پانچ تیرے خاص ہین انکے سبب دے تو پناہ
پڑھتا ہون ہر یک روز و شب اس بیت کو مین بآہ

لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمه
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمه

یہہ چار اہل بیت ہین پنجم محمد مصطفیٰ
جاوے بلا انکے سبب کہتا ہون مین یارب سدا

لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمه
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمه

ان پنجتن کے فضل سے جاوے بلائے ناگہاں | کیسی نہ ہر گز ان کی ہی پڑھتے رہو جی نہ جان

لی خمسۃ اطفی بھا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمہ

جاوے وبا انکے سبب کہتا ہوں میں انکی قسم | اسی سُنّی تو پڑھتا ہی رہ صبح و مسا ہر ایکدم

تمام

لی خمسۃ اطفی بھا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمہ

شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معجزۂ آنحضرت در احوالِ فرزندانِ حضرت جابر رض

ہست سرِ لوحِ کلامِ عظیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہی وہ خداوند جہان بے نیاز
اپنے ہی بندونکا وہی کارساز

زندہ کرے مردہ بیجان کو
رحم ہی لایق اسی رحمان کو

اسکی مین قدرت کا کرون کیا بیان
کن کے اشارے سے ہوئے دو جہان

رنج و مصیبت مین وہی یار ہی
بندونکا سب اپنے مددگار ہی

ساری خدائی کا وہ معبود ہی
دیکھئے ہر رنگ مین موجود ہی

حمد وہ خالق کی کرون کیا بیان
منہہ مین نہین میرے کچھ ایسی بان

حمدِ خداوندِ دو عالم کے بعد
نعتِ نبی سیّدِ عالم ہی سعد

حمدِ خدا نعتِ رسولِ کریم
ہست کلیدِ درِ باغِ نعیم

نعت محمد کی کرون جب رقم
شاخِ قلم سبز بنے یک قلم

ہی وہ نبی سرورِ کل انبیا
ہی وہ نبی باعثِ ہر دوسرا

جسکے سبب سے ہی قلم کا وجود — نعت لکھے اُسکی بھلا کیا وجود

قصیدہ

چون ز عدم شاہِ امم آمدہ — آمدہ با فضل و کرم آمدہ
سیّدِ کونین امام رسل — کعبۂ دین نور قدم آمدہ
گرد سرِ کعبہ چہ بر پا علم — جمعِ رسل زیر علم آمدہ
علّتِ غائی دو عالم از وست — مظہرِ اسرار اتم آمدہ
باعث آن حامئے روز جزا — بخشش ہر سنی بہم آمدہ

سنئیِ ادنی کہ بدرگاہ او
بندۂ بے دام و درم آمدہ

دہو کے زبان اپنی بعطر و گلاب — کیا مین کرون وصفِ رسالتمآب
کیونکہ یہہ نعتِ شہِ ابرار ہے — کب یہہ زبان اُسکے سزاوار ہے
جسنے کئی معجزے بتلا دئیے — کافرون کو صاف مسلمان کئے
مین بادب ہاتھ مین لے کر قلم — معجزہ کرتا ہون نبیؐ کا رقم
سنئے ذرا معجزۂ خوش بیان — لکھتا ہے یون راویِ شیرین زبان
ایک صحابی سے روایت ہے یہہ — صابر و شاکر کی حکایت ہے یہہ
گوشِ ادب رکھکے ذرا دوستو — مجھسے یہہ پُر درد حکایت سنو
درد و مصیبت کی روایت ہے یہہ — ننھے سے بچونکی حکایت ہے یہہ
ایک صحابی تھے نبیؐ کے عزیز — صابر و شاکر بخدا با تمیز
جابرِ فرخندہ سیر انکا نام — عالی نسب صاحبِ عالی مقام
بی بی سے یہہ کہنے لگے ایک روز — بات میری سنتی ہو اے دلفروز
چاہتا ہون مین کہ ضیافت کرون — یعنے رسول اللہ کی دعوت کرون

بی بی نے فرمایا کہ اے نیکذات
اس سے بھلا کونسی بہتر ہے بات

سنتے ہی یہہ جابرِ عالی مقام
جا کے کہا پیشِ رسولِ کرام

فضل و عنایات سے تم یا رسول
کیجئے عاصی کی ضیافت قبول

خانۂ عاجز پہ قدم لائیے
چند صحابی کو بھی لے آئیے

آپ نے فرمایا ضرور آئینگے
کھانا ضیافت کا تیری کھائینگے

ہوگئی دعوت جو اجابت قرین
دل میں بہت شاد ہوئے شیخ دین

ہو کے دل و جان سے خورسند تر
گھر کو گئے جابر فرخ سیر

بی بی سے کہنے لگے ہو ہو کے شاد
خوب بر آئی مرے دل کی مراد

بی بی نے پوچھا کہ وہ کیا ہے کہو
جسکے سبب ایسے جو خورسند ہو

بولے کہ کہتا ہوں سن اے نیکذات
میں نے محمدؐ سے کی دعوت کی بات

کی ہے بنبی نے مری دعوت قبول
اسلئے یہ مجھکو خوشی ہے حصول

بی بی بھی یہہ سنکے ہوئی شادمان
گویا ملی سلطنتِ دو جہان

کہنے لگی کر کے تمنا کی بات
آویں تو کیا بات ہے وہ نیکذات

قصیدہ

پیشِ وجود از عدمم آرزوست
جلوۂ نورِ قدمم آرزوست

آنکہ دمش دم دہِ آدم شدہ
دیدنِ آن پاک دمم آرزوست

خوش قدمی آنکہ قدم زد بہ لات
بہر نثارِ آن قدمم آرزوست

آنکہ ملقب شدہ مہرِ عرب
رونقِ ماہِ عجمم آرزوست

رحمتِ آن شہ کہ بہ ہر سنی شد
خدمتِ آن ذی کرمم آرزوست

آئیں جو حضرت تو بڑی بات ہے
ہمپہ یہہ اللہ کی عنایات ہے

جبکہ وہ تشریف یہان آئیگی — جسم مین ہم مردونکے جان آئیگی

واہ رے قسمت کہ ہوئی کامیاب — لاتے ہین تشریف رسالتمآب

واہ رے قسمت یہہ عجب تیرا زور — آج سلیمان ہوئے مہمان مور

کیون نہ وہ گھر فخر کرے عرش پر — ہووے جہان نورِ خدا جلوہ گر

پھر تو یہہ شوہر سے کہا جائے — اہلِ قرابت کو بُلا لائے

کہنا اُنھین جاکے خوشی کا پیام — گھر مین میرے آتے ہین خیر الانام

اُتنی ذری اور بھی محنت کرو — جاکے تم اب خویشون کی دعوت کرو

اپنی یہہ بی بی سے سنی جبکہ بات — چلدئے پھر جابرِ عالی صفات

اہلِ قرابت کو بعجز تمام — جاکے کہی دعوتِ نان و طعام

سب نے کہا کیسی یہہ تقریب ہے — خوش ہے جو تو چہرہ بھی پُر زیب ہے

اُنسے کہے جابر فرخندہ فال — چمکے میرے طالعِ نصرت مآل

شاہِ امم یعنے محمد رسول — کی ہے یہہ عاصی کی ضیافت قبول

گھر مین میرے لاتے ہین تشریف آج — میرے لنصیب آچکی ہے شب برات

سب نے کہا واہ رے تقدیر آج — آتے ہین جو صاحبِ توقیر آج

نورِ خدا جلوہ فزا ہو جہان — کیون نہ بھلا ہو وہ مکان لامکان

عین مسرت سے کہا سب نے تب — چلئے سر و چشم سے آتے ہین اب

آئے غرض اہلِ قرابت تمام — پھر تو ضیافت کا لگا انتظام

گھر مین جو یک بکری تھی پالی ہوئی — رسی سے جابر نے اُسے باندھلی

ذبح اُسے باندھکے کی پاؤن ہات — بسم اللہ اللہ اکبر کے سات

ٹھنڈی ہوئی بکری تو بکری کا پوست — چھیلکے ایک جائے رکھا صاف گوشت

اسمین سے لے لیکے غرض بامراد — کھانے پکانے لگے ہو ہوکے شاد

واسطے خاص اُس شہِ اسلام کے
کھانے پکانے سے ہوئی جب فراغ
ہو چکا اسبابِ ضیافت تیار
تھی یہہ خوشی آپ کے آنے کی سب
چھوٹے سے جابر کے دو فرزند تھے
غنچہ دہن گلبدن و تازہ رُو
ننا تھا ایک دوسرا اس سے بڑا
دونوں تھے آپس مین بڑے مہربان
دونوں لگے کھیلنے فرحت کے ساتھ
بکری جو تھی پالی ہوئی اپنے یہان
چھوٹے نے پوچھا کہ بھلا یہہ کہو
بولا بڑا بھائی کہ دعوت ہی آج
چھوٹے نے پھر پوچھا کہ ای بھائیجان
اس سے بڑا بھائی یہہ کہنے لگا
چھوٹا یہہ کہنے لگا بھائی کے سات
باپ نے جو بکری کا کاٹا گلا
اوسنے کہا پہلے تو نیت پڑھی
پوچھا بڑے بھائی سے پھر چھوٹا بھائی
بھائی ذرا پہلے سے فرمائیے
بولا بڑا بھائی یہہ چھوٹے سے جب
پہلے تو رسّی سے اُسے باندھ لی

کھانے پکانے لگے اقسام کے
پھول کے پھولون سے تھے سب باغباغ
آپ کے آنیکا تھا ایک انتظار
عین مسرت مین ہوا یہہ غضب
قرۂ عینین جگر بند تھے
لالہ رخ و سرو قد و نیک خو
تھا تو بڑا وہ بھی کچھہ ایسا نہ تھا
ایسے تھے گویا کہ دو تن ایک جان
بولا بڑا بھائی یہہ چھوٹے کے ساتھ
صبح کو کی ذبح اُسے باباجان
ذبح کی بابا نے اُسے کاہیکو
اپنے پیمبرؐ کی ضیافت ہی آج
کیا کیا ذبح کرو کچھہ بیان
لیکے چھوری ہاتھ سے کاٹا گلا
میری سمجھہ مین نہین آتی ہی بات
اسکا مفصّل کہو کچھہ ماجرا
بعد چھوری رکھکے یہہ پھیردی
بات سمجھہ مین میرا ابتک نہ آئی
خوب مجھے حال وہ سمجھائیے
خوب سنو کہتا ہون مین حال سب
ہاتھ مین پھر لیکے چھوری ذبح کی

اُسنے کہا کسطرح باندھی اُسے
بھائی نے تب ایسا کہا بھائی کو
لاکے چھوری کاٹ دو میرا گلا
ایسا کہا اُسنے بڑے بھائی کو
ذبح تمھین کیا کرون بھائیجان
پھر بھی ذرا آپ خبردار ہو
مین نے تو دیکھی بھی نہین ذبحیت
ہی تو یہہ بہتر کہ مجھے باندھئے
اُس نے کیا ذبح مجھی کو کرو
چھوٹا یہہ بولا مجھے آتا نہین
بول کے یہہ جلد مکان کو گیا
دیکے کہا اپنے بڑے بھائی کو
باندھے تھے اُس بکری کے جون دست و پا
باندھو گے رسّی سے مجھے آپ جب
بھائی بھی راضی ہوا اسبات پر
کھیل مین تھا اُنکو خوشی کا خیال
بھائی بڑا چھوٹے کی اسبات پر
لیکے رسن ہاتھہ مین قصّاب سا
ذبح کیا لیکے چھوری تیز تر
کٹ گیا خنجر سے جو چھوٹا گلو
دوستو مین کیا لکھون اُس گل کا حال

بھائی میرے صاف بتادو مجھے
لیکے رسن پہلے مجھے باندھہ تُو
جب تو یہہ معلوم تمھین ہو وےگا
مجھکو بھلا کسطرح معلوم ہو
کہئے مجھے ہوش ہے اتنا کہان
حال بھی آپہی کے ہوا رُو برو
آپ تو دیکھے ہو معالی صفت
خنجر برّان سے گلا کاٹئے
دیکھنے کی ہو گی اگر آرزو
حال یہہ مین نے نہین دیکھا کہین
ایک رسن اور چھوری لائی جا
جلد مجھے رسّی سے تُم باندھہ تُو
ویسا ہی تم مجھکو بھی باندھو بھلا
کیجئے بکری کی طرح ذبح تب
مرنے کی جینے کی نہ تھی کچھہ خبر
یہہ نہین معلوم جو گذریگا حال
راضی ہوا کاٹنے بھائی کا سر
بھائی کے بھائی نے کسے دست و پا
تن سے جدا کر دیا چھوٹا سا سر
سُرخ ہوا کُرتہ بہا سب لہو
لعل وہ جا بر کا ہوا خون مین لال

ہوگیا وہ رشکِ سمن لالہ وار
اُس گلِ تازہ کو لگا جبکہ خار
ننا سا وہ لاشہ تڑپنے لگا
اب تو بھی سمجھا کہ نہین ای میان
اب بھی نہین سمجھا تو اوٹھ آنے سے
بول کے یہہ کھول دئے دست و پا
بات نہین کرتے ہو بے ہوش ہو
سمجھا نہ تھا حال کو یہہ جبتلک
دیکھا تو کیا دیر ہے چل گھر کو جائین
وہ تو تھا بیجان یہہ تھا خورد سال
اُسکو یہہ کہتا تھا چلو اب اوٹھو
دیر لگی ان کو یہہ باعث سے یہان
لونڈی سے فرمایا کہ ہان جلد جا
کھیلتے ہونگے میرے پیارے پسر
گرم مین کر پانی سے نہلاؤنگی
زلفین سنوارونگی لگا کر مین تیل
ننھے عمامے اُنھین بندھواؤنگی
چھوٹے سے جامو نپہ چھڑک کر گلاب
بولونگی حضرت سے یہہ ہین خانہ زاد
دونون جہانمین یہہ رہین سرفراز
ڈھونڈھتے لونڈی جو چلی جابجا

دل ہوا ما نباپ کا ایک داغدار
مان کے جگر مین لگے نشتر ہزار
بھائی نے یہہ دیکھکے سنکر کہا
بابا نے ایسا ہی کیا تھا وہان
ذبح مجھے کرکے خوشی پائے
ننھے سے ہاتھون سے اُٹھانے لگا
سمجھا ہی شاید کہ جو خاموش ہو
بھائی مجھے پوچھتا تھا تب تلک
بابا کو بھی حال یہہ جا کر سنائین
مردیکا زندیکا نہین تھا خیال
مردہ کہین اُٹھتا ہی ایدوستو
یاد کہین آگئے مادر کو وہان
لعل میرے ہونگے کہین ڈھونڈلا
اُنکو بلا لا تو یہان جلد تر
خاصی قبا دونو نکو پہناؤنگی
پھولون بسایا ہوا اچھا پھلیل
چھوٹی سی نعلین بھی پہناؤنگی
بھیجونگی مین پیشِ رسالتمآب
آپ دعا دو کہ رہین بامراد
عمر میرے پیارونکی ہووے دراز
گھر کے گئی پیچھے تو دیکھے ہی کیا

ایک کھڑا کہتا ہی بھائی اوٹھو
لونڈی نے پوچھا کہ میان کیا ہے حال
بابا نے بکری کا جو کاٹا گلا
اُسنے کہا مین نے یہہ سمجھا نہین
مین نے کہا مجھ کو ابھی باندھ لو
اُسنے کہا مجھ کو یہہ آتا نہین
باندھکے رسی سے میرے دست و پا
جب تو سمجھ مین یہہ میری آئیگا
اسلئے رسّی سے اِنھین باندھکر
کرکے یہہ سب مین نے تو بتلا دیا
مجھ سے تو دیکھا پہ مجھے آپ اب
مجھسے خفا ہو گئی ننی سی جان
بات تو کیا پا بھی ہلاتے نہین
اسلئے مین اِنکو اوٹھاتا ہون اب
آئی ہی اب تو تو اوٹھا لیکے چل
لونڈی نے اُس بچے سے سنکر یہہ حال
کہہ دیا سب بی بی سے وہ ماجرا
اُسنے کہا آپ چلو تو بتاؤن
جب تو ہوئی بی بی نپٹ بے قرار
گھر کے عقب دیکھا تو ہی یک کھڑا
مادرِ غمخوار جگر چاک ہو

خاک پہ ہی دوسرا دو پارہ ہو
صاف آ ہے کہدیا سارا یہہ حال
مین نے کہا بھائی سے وُہ ماجرا
صاف بتا دیجے کہ دیکھا نہین
لیکے چھوری تیز گلا کاٹ تو
مین نے کبھی حال یہہ دیکھا نہین
بھائی نے تھی کاٹ دو اسدم گلا
صاف یقین دیکھ کے ہو جائے گا
لیکے چھوری کاٹ دیا مین نے سر
کہتا ہون تم کاٹ لو میرا گلا
کچھ نہین بتلاتے ہین کیا ہی سبب
بات نہین کرتے ہو چھوٹے میان
مجھسے تو دیکھا پہ بتاتے نہین
بابا کے نزدیک لجاتا ہون اب
بابا کے نزدیک بلا لیکے چل
گھر کو گئی ہو کے بہت پُر ملال
سنکے کہا بی بی نے کہتی ہی کیا
ورنہ کہو تو مین وُہ لاشے کو لاؤن
اُٹھ کے چلی روتی ہوئی آہ مار
دوسرا ہو ذبح زمین پہ پڑا
پوچھا جو لڑکے سے غضبناک ہو

اسنے یہہ جانا کہ پکڑ کر نہ مجھے
مارے گی رسّی سے جکڑ کر نہ مجھے

بھاگا وہان سے تو گیا بام پر
مان بھی وہین ساتھہ گئی دوڑ کر

وہان سے جو گھبرا یا تو نیچے گرا
گرتے ہی سر چھوڑا سا ٹکڑے ہوا

بام سے گرتے ہی ہوا پاش پاش
ہاتھہ بھی ثابت نہین آئی وہ لاش

جبکہ گرا بام سے نیچے وُہ ماہ
آنکھونمین مادر کے ہوا سب سیاہ

بی بیان جو جمع تھین گھبرا گئین
آنکھین ہر اک بی بی کی پتھرا گئین

راوی دیگر سے روایت ہی یہہ
اور ہی مضمونکی حکایت ہی یہہ

نانون کا جو گھر مین لگا تھا تنور
اسمین گیا بھاگ کے جابر کا نور

نان کا وہ چولا تھا پُر گرم و تاب
نان کے ساتھہ ہو گیا وہ بھی کباب

روز ضیافت کے برنج و عذاب
ایک کے پرچے ہوئے دیگر کباب

حال یہہ سن جابر پُر درد جب
لاشون کے پاس آگیا ہو سرد جب

دیکھکے منھہ دونون جگر بند کا
تھام کے دل سہم کے چپ ہو گیا

دونون کو حجرہ مین چھپا کر رکھا
بی بی سے پھر اپنی یہہ کہنے لگا

صبر کرو مت کرو خاطر حزین
کیونکہ ہی اللّٰہ مع الصّابرین

سیّد عالم کے قدم کے سبب
دیگا جزا صبر کی کچھہ اور رب

آوینگے جسوقت رسالت پناہ
ہم پہ بڑا ہوویگا فضلِ الٰہ

صبر کرو دلکو رکھو بے قرار
ضبط کرو آہ دلِ داغدار

ذاتِ رسولِ دوجہان آئیگی
جسم مین بیجانون کے جان آئیگی

آوینگے جسوقت محمد رسول
دیکھینگے ہم دونون کو ہین دل ملول

ہم کو جو آزردہ بہت پائینگے
آپ بھی آزردہ ہو پھر جائینگے

ورنہ پھرے جانو کہ قسمت پھری
گویا کہ اللّٰہ کی رحمت پھری

جب وُہ بھرے زندگی برباد ہی
مین نے تصدّق کئے دونون پسر
بی بی نے سن سنکے کہا سچ ہی بات
صبر کیا سونپ کے اللہ پر
شکر کیا گھر کو سنوارا بہت
چارو نطرف شمعین لگا کر کہا
انسو بھڑکتا ہی میرے دل کا داغ
غم سے وہ پُر درد بہت بن گئی
بولی کرون کیا کہ نہین دلکو تاب
آئینے کو دیکھکے حیرت مین آ
دیکھکے محفل کو ہوئی سینہ چاک
لوگون نے سمجھا کے کہا کیا یہہ بات
ٹھہر کہ مٹجاتا ہی اب دل کا داغ
چاندنی کی کیسی چھٹکتی ہی تاب
آئینے مین گو کہ کدورت نہین
اپنی یہہ تقدیر کی تحریر دیکھ
پایا شرف جس سے کہ اللہ کا عرش
لوگون کے کہنے سے کیا صبر جب
ہو چکا سب بزم کا جب انتظام
آپ کو اُس فرش پہ بٹھلا دیا
رکھہ چکے لا لا کے ہوان جب طعام

جان یہہ ناشاد کی ناشاد ہی
بلکہ تصدق میرے مادر پدر
اُنکے ہی آنے سے ہماری نجات
آپکے آنے کے تہے منتظر
سب سے بنی آ گیا پیارا بہت
میرے تو آنکھو نمین اندھیرا پڑا
کیونکہ نہین بزم مین میرے چراغ
چاندنی کو دیکھ کے چھٹ سنگئی
دونون میرے ڈوب گئے ماہتاب
بولی وُہ تصویرین نہین اسجگہہ
فرش کو دیکھا تو ہوئی فرش خاک
صبر کرو دیویگا اللہ نجات
بزم مین آتا ہی خدا کا چراغ
آتا ہی اللہ کا اب ماہتاب
رکھّے وہ تصویر یہہ صورت نہین
رب کے مرقع کی وہ تصویر دیکھ
اُس سے مزیّن بنے اب تیرا فرش
رکھنے لگی بزم مین اسباب تب
آئے رسول اللہ علیہ السلام
ہاتھ دُھلا رو برو کھانا رکھا
چاہا کہ اب کھاوے رسول کرام

ایسا ہوا حکم خدائے جلیل
میرا حبیب آج ضیافت مین ہے
جاتے ہی کہنا اُسے بعد از سلام
جابر پُر صبر کے بچون کے سات
سنتے ہی جبریل یہہ حکم خدا
ہو بادب پیش نبیؐ مصطفیٰؐ

جا تو محمدؐ کے یہان جبرئیل
جابر مشکور کی دعوت مین ہے
میرے نبی تنہا نہ کھانا طعام
کھانا تناول کرو اے نیکذات
پاس محمدؐ کے وہین آگیا
سر کو جھکا عجز سے کہنے لگا

قصیدہ

اے شہ دین نور خدا السّلام
یحی العظامی بہ لبت شد کلام
راہ گرفتند ز تو گمرہان
شد ز تو پر نور شب دو جہان

رونق بزم دو سرا السّلام
اے شہ پُر فیض و سخا السّلام
شمع شبستان ہُدا السّلام
ہستی تو ئی بدر دجی السّلام

شاد بکن سینۂ غمگین را
سیّد با فضل و عطا السّلام

حق نے کہا آپ کو بعد از سلام
جابر غمگین کے جو ہین طفل دو
آپکو پہنچا کے پیام جلیل
دیکھکے جابر سے کہے مصطفیٰؐ
جلد بلا اونکو تو اے نیک نام
عرض کی جابر نے کہ گھر مین نہین
کھیل کے جسوقت وے آجائینگے
آپ تناول کرو حضرت طعام

اب نہ تناول کرو تنہا طعام
ساتھ اونھین لیکے تناول کرو
وہان سے مرخص ہوئے جب جبرئیل
جا تیرے بچون کو میرے پاس لا
کھاؤنگا ہے ساتھ مین اُنکو طعام
کھیلنے شاید کہ گئے ہین کہین
بچے تو ہین چاہینگے جب کھائینگے
کھا دینگے پھر آپ کے جھوٹے غلام

آپ نے فرمایا کہ جا انکو لا
اپنے وہان سر کو جھکا سامنے
گھر مین نہین انکو مین ڈھونڈھون کدھر
آپ تناول تو کرو یا نبیؐ
دیکھلے پھر آپ نے اُسکو کہا
پہلے تو اُن بچون کو تم ساتھ لو
سنتے ہی یہہ جابر خستہ جگر
وہان سے گیا گھر مین بہت بیقرار
بزم مین لے آیا اٹھا کر وہ خوان
عرض یہہ کی رکھکے بدرِ تمام
آپ نے پوچھا کہ یہہ کیا ہوا
عذر کئے اسلئے تم سے رسولؐ
حال یہہ دیکھا تو بصد اضطرار
ایسے مین جبریل امین کو خدا
بولا اُسے جاکے تو میرا سلام
میرے نبی جابر غمگین پر
زندہ کرو بچونکو تم یا رسولؐ
واسطے بچون کے دعا کیجئے
زندہ جو ہوجائینگے وے طفلگان
لیکے وے اطفال کو یا مصطفیٰ
روح الامین سنتے ہی حکم خدا

کھانا مین کھانیکا نہین اُن سوا
عرض یہہ کی جابر ناکام نے
وقت گذر جاتا ہے اسی راہپر
کھیل کے آجاتے ہین بچے ابھی
مجھکو یہی آیا ہے حکم خدا
بعد جو کھانا ہے تناول کرو
ہوگیا اسباب سے لاچار تر
خوان مین لاشونکو رکھا اشکبار
روبرو حضرت کے رکھا خستہ جان
آپ کے حاضر ہین یہہ دونو غلام
عرض کی جابر نے کہ ایسا ہوا
آپ نہو جائین کہین دل ملول
لوگ وہ محفل کے ہوئے اشکبار
حکم دیا پاس محمدؐ کے جا
بعد سلام ایسا تو پہنچا پیام
رحم کرو تاکہ ہو خورسند تر
تا میرے جابر کو خوشی ہو حصول
زندہ اُنھین کرتے ہین ہم دیکھئے
ہوئینگے ماں باپ بہت شادمان
کھائے اس کھانیکا جب ہی مزا
پیشِ نبیؐ آکے کہا سر جھکا

قصیدہ

صاحب شرقین سلام علیک
سیدِ غربین سلام علیک

نورِ تو شد باعثِ کون و مکان
ای شہِ کونین سلام علیک

ہستی توئی بادشہِ انس و جان
وارثِ حرمین سلام علیک

مردمِ چشمانِ دو عالم توئی
قرۃِ عینین سلام علیک

بارِ غم و رنج ز سستی برآر
سیدِ ثقلین سلام علیک

حق نے یہہ فرمایا ہی بعد از سلام
زندہ کرو بچون کو ای نیکنام

آپ دعا مجھہ سے کرو یا نبی
زندہ مین کردیتا ہون دیکھو ابھی

بعدہ لے ساتھہ وہ اطفال کو
کھانا جو حاضر ہی تناول کرو

حکمِ خدا سنکے رسولِ خدا
رب سے یہہ کی ہاتھہ اٹھا کر دعا

فضل کر ای میرے غفور الرحیم
تو ہی خداوند ہی حیّ القدیم

رحم ہی لایق تو ہی رحمان کو
زندہ کر ان دو تنِ بیجان کو

جب کہ دعا کی یہہ جناب رسول
ہوگئی درگاہِ خدا مین قبول

کیون نہ قبول آوے خدا کو دعا
سارا اشارہ یہہ خدا ہی کا تھا

زندہ وہ جا بر کے ہوئے طفلگان
آگئی ہر دو تنِ بیجان مین جان

جب تو خوشی ہوگئی گھر مین تمام
اہلِ قرابت ہوئے سب شادکام

مادرِ غمخوار جو بے ہوش تھی
اپنی خودی سے بھی فراموش تھی

غش مین تھا جی اسکا وہ غم کے سبب
ایک ہی تھے غم سے اُسے روز و شب

ہوش مین آ دیکھے ہی کیا زندہ ہین
شمس و قمر دونون بھی تابندہ ہین

زندہ ہوئے پھر تو بصد شادکام
جھک کے کیا دونون نے ملکِ سلام

پاس بٹھا لیکے او نھین مصطفیٰ ؐ — کھانا جو حاضر تھا تناول کیا

کھانے سے جسوقت فراغت ہوئی — پھولون کی محفل مین مدارت ہوئی

گلشن جابر کے وہ لا لاکے پھول — دینے لگے بزم مین لا لاکے پھول

انکو دعا دیکے رسولِ ؐ خدا — اپنے مکان کو ہوئے رونق فزا

ہو گئی اب یہان سے روایت تمام — ذاتِ پیمبر ؐ پہ درود و سلام

فاتحہ پڑھ سنّی دلِ پاک سے — مانگ یہہ حاجت شہِ لولاک ؐ سے

زندہ کرو اِس دلِ بیجان کو — تازگی دو گلشنِ ایمان کو

درپئے دین ہو گئے ہین ملحدین — بام برین پر سے گرین اہلِ کین

ذبح ہون اب دشمنِ دین سب کے سب — غلبۂ اسلام رہے روز و شب

حاسدِ دین ہو وین ہمیشہ خراب — امتِ مرحوم رہے کامیاب

امتی جو آپ کے بیمار ہین — رنج و مصیبت مین گرفتار ہین

انکو سلامت کی شفا ہو عطا — ہے یہہ دعا سنّی کی یا مصطفیٰ

سنّی پہ کر فضل و کرم ربّنا — پھر غلامانِ نبی ؐ مصطفیٰ ؐ

سنّی کو رکھ اپنے بصد آب و تاب
ہر دو جہان مین وہ رہے کامیاب

معجزۂ شق القمر از جناب خیر البشر صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم

کرون پہلے حمدِ خدائے کریم — کہ ہے وہ خدا وندِ حیّ القدیم

کیا کُن کے ایما سے پیدا جہان — زمین و زمان اور مکین و مکان

کیا قطرۂ آب کو ماہ رو — وہ کسطرح صانع ہے بے گفتگو

ہدایت لئے زمرۂ انبیا — کیا پیدا وہ خالقِ دوسرا

محمدؐ کو سب مین کیا معتبر
سرِ انبیا سیدِ نامور
امام رسل رحمۃ العالمین
حبیب اللہ سید المرسلین
صفت کیا کرون شاہِ لولاکؐ کی
کہ ہی جس سے بنیاد افلاک کی

قصیدہ

شد از عرش برتر مقامِ رسولؐ
ازآن جملہ یا ہست بامِ رسولؐ
خرابی و بطلان و کفر جہان
ہمہ پاک شد ز انتظامِ رسولؐ
ز روئے ترحم بہر دو جہان
شدہ وقف انعام عامِ رسولؐ
شد ندا انبیا جملہ مقبولِ حق
چہ خوش آمدہ اہتمامِ رسولؐ

شد این امتِ خاص مرحوم حق
کہ ہر سنی آمد غلامِ رسولؐ

ہوا ہی نہ ہوگا کوئی دوسرا
محمدؐ کا ثانی بہر دو سرا
خداوند عالم بفضل و کرم
کیا آپ ہی کو شفیع الامم
مظفر کیا کفر پر آپ کو
گئے مشرکین سب کے سب دہو
ظفر کیون نہ پاوے نبی کفر پہ
کیا جسنے انگلی سے شق القمر
دل و جان کے ساتھ اب دوستو
محمدؐ کا یہہ معجزہ ہی سنو
ہوا جبکہ دینِ نبی آشکار
ابوجہل کا دل ہوا بیقرار
تھا ایک بادشاہ نام عبدالعزیز
خردمند عالی نسب باتمیز
یہہ کی عرض اس شاہ کے روبرو
محمدؐ ہی ایک شخص میرا عدو
کہاتا ہی پیغمبرِ معتبر
سمجھتا ہون مین اسکو ہی سحرگر
زمین پر جو چاہے سو کرتا ہی او
ہزارون کئے معجزے روبرو
تو یک معجزہ چرخ پر کر طلب
نہ ہووےگا یہہ کار سخت اس سے جب

پھر اُسوقت ہم اُسکو دینگے سزا
سخن اُسکا اُس شاہ نے جب سنا
کہ ایک معجزہ آپسے ہی طلب
تب ایمان لاؤنگا میں آپ پر
سُنی جب رسولِ خدا نے یہہ بات
ہوا رعب اُس شاہ پر آپ کا
پیمبرؐ کو بٹھلا دیا تخت پر
ادب سے کہا تم سے ای نیک ذات
نبیؐ ہو خدا کے اگر بے خلاف
رسولِ خدا نے کہا اُسکو جب
ترے گھر میں ایک مضغۂ گوشت ہے
نہ آنکھیں نہ بینی نہ ہے دست و پا
ترے گھر تولد ہوئی ہے وہ چیز
کہا بادشہ نے بعجز و نیاز
میری عرض سنکر کہو یا نبیؐ
نہ بیٹا نہ بیٹی کہوں اُسکو کیا
وہ بیٹا یا بیٹی ہے فرمائیے
کہا آپ نے ہے وہ دختر تیری
یہہ کی عرض اُس شاہ نے آپ سے
کرم حال پر میرے فرمائیے
یہہ سنکر رسولِ خدا نے کریم

چلیں راستہ اپنے ہم دین کا
تو لگّے میں اگر نبیؐ سے کہا
محمدؐ بتا دیجئے مجھکو اب
کہونگا ہو پیغمبرؐ نامور
گئے اُسکے گھر میں جلیل الصّفات
تو وہ سرو قد اوٹھ کھڑا رہگیا
کھڑا روبرو دست بستہ ادھر
عجب کچھ نہیں ہے کہ ہوگی یہہ بات
میرے گھر میں کیا ہے کہو صاف صاف
جو تو پوچھتا ہے میں کہتا ہوں اب
فقط گوشت ہے اسپہ ایک پوست ہے
دو سوراخ اُسکو ہیں ای بادشاہ
بھلا اور کیا چاہتا ہے عزیز
کہا آپ نے میرے سب گھر کا راز
یہہ کیا چیز مجھکو تولّد ہوئی
کہو آپ کچھ یا رسولِؐ خدا
میرے دلکو تسکین پر لائیے
کہ دختر ہے وہ نیک اختر تیری
بڑی عاجزی اور آداب سے
اُسے صورتِ نیک پر لائیے
دعا رب سے یہہ کی کہ ربّ الرحیم

قصیدہ دعا

تو ئی ارحم الراحمین عظیم
منم عاجز و خاکسار و ندیم

تو ئی لم یلد وحدہٗ لاشریک
ہمہ کردی پیدا از لطفِ عمیم

ہمہ خلق کردی ز ایمائے کُن
جہان مستعار و تو ہستی قدیم

تو ئی زندہ از مردہ بیرون کنی
ز قدرت کنی بیزبان را کلیم

اگر سنی خواہد ز تو حاجتی
کنی زود حاجت روائے اکریم

یہہ نقشِ جیولان کو ای خدا
بفضل و کرم نیک صورت پہ لا

دعا کی جو حضرت نے اسبات کی
تو اللہ نے ایسی عنایات کی

کیا حکم جبریلؑ کو بے درنگ
محمدؐ کے جا پاس ہو کر نینک

محمدؐ ہی میرا سراجاً منیر
صلوٰۃ علیہ کثیراً کثیر

محمدؐ میرا ماہِ انوار ہی
پہ اطراف اسکے شب تار ہی

شب تار کیا کفر کی جمع ہی
محمدؐ میرا اسمین جون شمع ہی

اگر کفر کا دھان ہی ابرِ سیاہ
پہ میرا محمدؐ ہی مانندِ ماہ

کریگا وہ ابرِ سیہ دور سب
جماعت بنے گی وہ پُر نور سب

مددگار مین ہون اسے کیا خطر
بھلا دے سکے کون اسکو ضرر

وہان پہنچتے ہی تو بعد از سلام
میرا اسکو پہنچا دے ایا پیام

میرے چاند اس ابر سے تو نڈر
تجلّی سے دل اُنکا پُر نور کر

محمدؐ میرے دو جہان کے رسولؐ
دعا کی جو تو نے ہوئی وہ قبول

اسے کہکے جا دیکھ ایشاہ تو
وہ دختر تیری ہو گئی خوبرو

ہوا ارشاد جبکہ حکم جلیل
محمدؐ کے پاس آ گئے جبرئیل

جو آیا تو وہان اپنے سر کو جھکا
ادب سے کھڑا ہو کے کہنے لگا

قصیدہ سلام

محمد نبی مصطفیٰ السلام
شہِ دین رسولِ خدا السلام

ز تو دور شد جملہ ظلمات کفر
منور سراج الہدا السلام

محمد توئی سید المرسلین
سرِ زمرۂ انبیا السلام

شفیع دو عالم شدی از ازل
تو حامیٔ روز جزا السلام

رسنی رسد تا ابد صبح و شام
شہ زمرۂ اصفیا السلام

خدا نے کہا اے شہِ نیک نام
تمھین اپنا پیغام بعد از سلام

بجا لائے جو شرط آداب کی
دعا ہمنے مقبول کی آپ کی

پہر کفار سے آپ گھبراؤ مت
کچھ اندیشہ خاطر مین اب لاؤ مت

وے ساری جماعت مین کفار کی
مدد چاہو اپنے مددگار کی

تمھین پر وے ایمان لاوینگے اب
پہر جا تو بنینگے مسلمان سب

کہو بادشہ کو کہ ای نیک خو
ہی دختر تیری نیکے پاکیزہ رو

پہر سنکر کیا شکر پروردگار
کہا بادشہ کو کہ ای ذی وقار

یہان سے تو جا دیکھ اندر سرا
کہ دختر تیری نیکئی خوش لقا

پہر سنکر بہت بادشہ خوش ہوا
وہان سے جو نکلا تو گھر مین گیا

محل مین گیا جب شہِ نیکنام
تو دیکھے ہی کیا یک بصد احترام

غزل

صنوبر قد و مہر روشن جبین
پری پیکری ہست جملہ نشین

برخ آفتاب است لب خندہ زن
مژہ ہمچو پیکان نگہ شرمگین

بہار گلستان حسن و جمال — گلی گلبن حسن نازک ترین

کسی مشک گوید خطا می کند — کمند دلان کاکل عنبرین

ز مشرق بمغرب رود آفتاب — چو گرداند آن لعبت چین جبین

چنان قشقہ بر بدر سیماش بود — تو گوئی کہ شق القمر بر زمین

ربا ید ز دل ہوش سنی نہ چون

سیہ مست چشم چنین نازنین

جو دیکھا تو وہ شاہ فرخندہ خو — محمدؐ کے پاس آیا خورسندہ ہو

ق

کہا یا رسول خدا مرحبا — محمد نبی مصطفیٰؐ مرحبا

میری آرزو تم نے بر لائی سب — شہنشاہ ہر دو سرا مرحبا

میرا مدعا حاصل آیا رسولؐ — ذری عرض ایک یہہ بھی کرنا قبول

کہ مین چاہتا ہون فلک پر شروع — اندھیری مین ہو چاند پہلے طلوع

تمھارے اشارے سے دو پارہ ہو — فلک پر سے نیچے اوتر آوے او

وہ دو ٹکڑے دو آستینون مین جائین — تصدق ہو راہ گریبان سے اُٹھین

وہ ہر ایک پھر ای شہ نیکنام — کرے بو قبیس اوپر اپنا قیام

وہان سے وہ اطراف کعبے کے جا — پھرین سات بار ای شہ انبیا

وہان سے چلا جائے مشرق کو ایک — دگر جائے مغرب کو ای شاہ نیک

جہان مین پھرین بعد ای نیکنام — وہان سے وے ہو جائین ماہ تمام

رضائے کے تمسے وہ عالی گہر — چلا جائے مہتاب پھر چرخ پر

جو یہہ معجزہ آپ سے پائینگے — تو ایمان ہم سب کے سب لائینگے

تو حضرت نے فرمایا ای نیکخو — مین بتلاؤنگا تجھکو لے روبرو

ہوئی جب شب بست و ہشتم نمود — دعا کی نبیؐ نے کہ رب الودود

یہہ جو مجھ سے اب چاہتے ہین یہان
بتادے انھین آسمان پر عیان

اگر معجزہ مجھ سے یہہ دیکھہ لین
مسلمان یہہ سارے ہنکر رہین

دعا رب سے کی اسقدر مصطفیٰؐ
ہوا جب تو کچھہ اب افضل خدا

اندھیری گئی چاند آیا نکل
ابوجہل غمگین ہوا تھا عَل

پیمبر گئے بادشہ کے قرین
تو شہ نے بہم آکے چومی زمین

ہوئے جمع اس رات کو خاص و عام
خلایق کا یک ہو گیا اژدہام

کھڑے آکے میدان مین حضرت نبیؐ
کہے چاند کو تو اوتر آ ابھی

بحکم نبیؐ وہ اتر آگیا
مقابل ہوا جب ادب سے کھڑا

نبیؐ نے شہادت کی انگلی اُٹھا
مثال قلم چاند کو شق کیا

اشارت کی حضرت نے انگلی کی جب
دو ٹکڑے ہوا چاند گرد و نپہ تب

ہر ایک ٹکڑا پھر آستینون مین آ
ہو صدقے گریبان سے باہر ہوا

کہ ہے بو قبیس اسم ایک کوہ کا
رہا اسپہ وہ چاند کچھہ یک ذرا

پھر اس کوہ پر سے اتر آگیا
وہان سے وہ کعبے پہ صدقے ہوا

گیا شرق کو ایک پا کر شرف
گیا دوسرا ایک مغرب طرف

پھر اطراف عالم کے ہر یک پھرا
وہان سے ملی دونون گرد و نپہ جا

ہوا چاند یک پھر تو آیا اُتر
رضا آپ کی لے گیا چرخ پر

رہا چرخ پر ایک ساعت عیان
ہوا آنکھہ سے خلق کی پھر نہان

مسلمان ہوا بادشہ دیکھہ کر
مسلمان ہوئی فوج سب معتبر

دعا مین یہہ کرتا ہون یا مصطفیٰ
خدا سے دلا دو میرا مدعا

جیون نیکنامی سے دنیا کے بیچ
رہون سرفرازی سے عقبیٰ کے بیچ

کرو اس جماعت کو حضرت پسند
نہ دنیا سے پہنچے اُسے کچھہ گزند

مدد کچھ کرو یا رسول خدا
جو بیمار ہین امتی یا نبی
شفائے سلامت عطا کیجئے
ہے سنی تمہارا غلام قدیم

عنیداں دین ہوویں سارے فنا
شفا رنج علت سے پاوین سبھی
کرم آپ شاہ ہدا کیجئے
کرو یا نبی اسپہ لطف عمیم

تو اے سنی صلوات پڑھ صبح شام
بذات محمد علیہ السلام

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحال مصنف قصیدہ بردہ

إِلٰهِي أَعْطِنِي نَعْتَ رَسُولِكَ الْمُخْتَار
صَلٰوةٌ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ الْأَطْهَار

شہ سریر رسالت رسول نیک شعار
امام زمرۂ پاکان وسید ابرار

شفیع حشر تو ہے اسکی ذات بابرکات
یہان بھی جانئے اسکو شفیع بے تکرار

عجیب معجزہ لکھتا ہون اسکو غور کرو
کہ جس سے صاف شفاعت نبی کی ہوا اظہار

مسمی شیخ محمد تھے ایک شرف الدین
علوم چاردہ حاصل تھے انکو بے گفتار

فراغ کنج عبادت کے واسطے شاید
نہ کچھ نکاح کا اسکو خیال تھا زنہار

فقط ہے مادر و فرزند تھے محبت سے
مدام یاد مین اللہ کی وے لیل و نہار

خوشی مین دیکھئے گردون نے کیا فساد کیا
ہوا وہ شخص یکایک جذام سے بیمار

علاج اسکا کیا ہر طبیب نے لیکن
کیا نہ کوئی دوا اسنے مریض پر کچھ کار

تمام مال و زر و زندگی اثاث البیت
اسی علاج مین بس خرچ ہوگیا یکبار

گئے دام و درم اسنے سب برائے علاج
یہان تلک نہ رہا پاس اسکے یک دینار

[illegible]وت اسکو میسر نہ پارچہ تھا کچھ
ہوا مریض کی اسوقت مان کو یک تیمار

[illegible] کیسی مصیبت مین اسکو لایا تھا
مدام فاقہ کشی دوسرا اسپر بیمار

سوائے مادر غمخوار تھا نہ ایک رفیق — نہ کوئی پاس رہا اسکے آشنا دیار
برائے قوت وہ بڑھیا تمام روز مدام — گدائی کرنے کو جاتی بکوچہ و بازار
ملا گدائی مین گر کچھہ تو لاکے بیٹے کو — کھلاوے آپ بھی کھالیو غمزدہ لاچار
سرانے بیٹھی رہے صبح تک بصد زاری — رومال لیکے ہلاتی تمام شب بیدار
زیادہ ہونے لگی اور اسکو بیماری — تمام جسم پھٹا لگ گئی لہو کی دھار
مرض نے زور کیا انگلیان جھڑین ساری — تمام ہو گیا کم زور اسکا جسم زار
غرض وہ ہو گیا اسطور نقش فرش زمین — مدام خاک پہ رہتا پڑا ہوا لاچار
بدن مین ہوگئی بدبو مریض کے ساری — تمام ہو گئے بیزار اس سے اہل جوار
کہا وہ شہر کے لوگون نے آکے بڑھیا سے — یہان سے جاؤ یہہ بدبو سے ہم ہوئے بیزار
غرض وہان سے وہ بڑھیا نے اپنے بیٹے کو — اٹھا کے شہر کے باہر رکھا بحنت زار
کہا مریض سے ایک روز رو کے ای بیٹا — یہہ تیرا حال ہوا ہی مرض سے لاغر و زار
اکیلا چھوڑ کے کسطور تجھہ کو جاؤن مین — رفیق کون ہی اسجائے پر تیرا غمخوار
شفا یہہ رنجش جانکاہ سے تجھے ہو کب — مرض گیا نہ تیرا گو کئے علاج ہزار
ہوئی ہی اب تو نہایت ہی ہمیہ لاچاری — گدائی کرنے کو بالکل نہین ہی شرم و عار
کہ دو دو روز گذرتے ہین صاف فاقون سے — کسی نے دیدیا لقمہ تو ہو گیا افطار
بیان یہہ کرنے لگی زار زار رو رو کر — تو اسکو دیکے تسلی یہہ کہا اٹھا بیمار
جدھر مین دیکھون ادھر بند ہی در امید — کھلا نظر نہین آتا ہی کوئی در زنہار
مگر کھلا ہی در دولت رسول اللہ — اسی ہی در پہ کرون عرض حال لیل و نہار
قصیدہ شان مقدس مین ایک کہتا ہون — قوی امید شفا کی ہی مجھکو بے تکرار
یہہ کہکے شان مبارک مین یہہ قصیدہ کہا — ہزار عجز سے کر کر کے حال دل اظہار

صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدہ

شہِ شفاعتِ عظمی و واقفِ اسرار
کریم و رحیمِ کونین و سیدِ ابرار

کلیدِ قفلِ درِ رحمِ حق بدستِ تست
ترحمی بکن ای خواجہ سوئے اہلِ جوار

محمدست مرا نام سوئے این نام
بنامِ خویش نگاہِ کرم کنی یکبار

فرشتہ را بعنایات پرعطا کردی
نگاہِ لطف بفرمائے ہمہ برین لاچار

ملاذ و کہفِ غریبان شدی ز روزِ ازل
پناہی نیست بجز ذاتِ تو مرا ز نہار

بمنزلت نرسد ہیچ یک ز پیغمبر
توئی کہ سید عالی مکان شہِ احرار

ز گفتگوئی تو جان یافت استخوانِ رمیم
ز راہِ لطف مسیحائی کن برین بیمار

دوائے دردِ گناہ و خطا بدستِ تست
چہ دردِ عارضہ ہے نیاز دار تو فرار

توئی کہ مامن و ملجائے ہر ضعیف و نحیف
بغیرِ ذاتِ تو کسی ندارد استظہار

قصیدہ شانِ معلی مین جب ہوا اِتمام
تو اسکے دل پہ نہایت خوشی ہوئی یکبار

اسی ہی شب کو جو سو یا تو خواب کے اندر
بڑے وقار سے آتا ہی ایک شاہ سوار

جو آیا پاس تو اسنے مریض کے اوپر
اڑا دی لطف سے اسوقت چادر اپنی اتار

بدن سے کھینچ لی پھر صاف اسکے چادر کو
تو اس مریض سے سب دفع ہو گیا آزار

تمام کھال اڑی جسم ہو گیا شفاف
مثالِ ماہ ہوا رخ تمام پرانوار

شفا مریض کو جسوقت ہو گئی کامل
پکڑ کے دامنِ اقدس کو تب یہہ کی تکرار

کہو تو کون ہو کیا آپکا ہی اسمِ شریف
ہوا ہی آپکا اِسجائے کس سبب سے گذار

کئی دنون سے مصیبت مین آ گیا تھا مین
بغیر مادرِ غمخوار کون تھا غمخوار

تمام جسم مین آزار تھا میرے حضرت
نہ چین دن کو بھی مجھکو نہ راتکو تھا قرار

علاوہ رنج مین افلاس کا یہہ ہی غلبہ
بجز گدائی نہین اور صورتِ افطار

چھپاؤن آپ سے کیا اور ایک علاوہ ہوا
تمام شہر کے باشندگان ہوئے بیزار

مجھے نکال دیا صاف شہر سے آقا
میری مصیبت و رنجش پہ کچھ نہ رحم کیا
پڑا تھا درد رسیدہ میں بیکس و مفلس
خیال آیا مجھے ایک روز کچھ اب
تمام بستہ جہان کے ہوئے ہیں دروازے
امیدوار ہزاروں امید کو پہنچے
اسی خیال سے حضرت کیا قصیدہ شروع
قصیدہ آج وہ اتمام ہو گیا حضرت
یہہ میری بیکسی رنجش و مصیبت میں
یہہ شان و شوکت و عظمت بزرگی و رفعت
یہہ قول و فعل سے حضرت کے ہو رہے ہیں بہبود
غریب و بیکس و مفلس پہ رحم فرمایا
تمھارے لطف و کرم سے گمان ہے آقا
تو مسکرا کے کہا آپ نے کہ ہاں ہم ہیں
قصیدہ تو نے لکھا ہمکو وہ قبول پڑا
خدا کا فضل ہوا رہ تو تندرستی سے
یہہ کہکے ہو گئے رخصت محمد عربی
جو دیکھا غور سے اپنے کو تندرستی ہے
اسی ہی وقت کیا غسل آب منگوا کر
اسی کا نام ہوا ہے قصیدہ بردہ
عرب میں کہتے ہیں سب لوگ بردہ چادر کو

میرے بدن کی عفونت سے سب نے کی انکار
نظر تو کیجئے یہہ دور چرخ ناہموار
نہ کوئی پاس رہا میرے آشنا و یار
قصیدہ شان محمد میں یک کروں تیار
پہ ہے شفیع وریٰ کا کھلا ہوا دربار
پھرو نہیں خالی کچھ ایسی نہیں ہے سرکار
امید و مطلب مقصد مراد کر اظہار
بڑی امید ہے مجھ کو کہ میسر ہو گا کار
کئے ہو آپ نہایت کرم ہزار ہزار
کسی میں میں نے نہیں دیکھی ابتلک یہ بہار
کرم کے فضل کے بخشش کے لطف کے آثار
تمام آپ میں پیغمبروں کے ہیں اطوار
کہو ہمیں تو نہیں مصطفیٰ اسم ابرار
شفیع و راحم کونین و احمد مختار
یہہ تیرے عجز پہ کی مہربانی اے ہشیار
گئی تمام تیری آج رنجش و ادبار
ادھر کو ہو گیا یہہ شخص یک بیک بیدار
نہ تن میں آگے کی رنجش رہی نہ وہ آزار
دوگانہ شکر کا گذرانہ پھر وہ نیک شعار
کہا جو شیخ نے در شان احمد مختار
اڑھائی تھی جو محمد نے چادر اپنی اتار

لقب قصیدہ بردہ ہوا اسیکا ہی لئے
صلہ مین شیخ نے اور بھی چار اظہار

ہین اُس قصیدہ کا تھوڑا کہا ہون کچھ مضمون
لکھے ہین شیخ نے یک سو پہ بست و ہشت اشعار

عزیزو دیکھئے حضرت کی اس شفاعت پر
شفیع عالم دنیا بھی ہین شہ ابرار

کریم و راحم و ارحم رحیم و رحمت حق
خدا نے انکو شفاعت پہ کردیا مختار

کیا جو شیخ محمدؐ پہ تم نے اپنا کرم
نگاہ فیض یہہ سنّی پہ بھی کرو یکبار

اگرچہ درد گنہ مین یہہ مبتلا ہی بس
تمھارا نسخہ بخشش تو ہی شفا آثار

مریض درد جدائی ہی یا نبی سنّی
عطا کرو دوست کچھ اپنا شربت دیدار

ستا رہی ہی تپ محرقہ جدائی کی
عطا ہو اسکو طباشیر دوستی پُر انوار

بنفشہ رخ و گیسوئے عنبرین دیکھے
مرض ذرا نہ رہے یا نبی عالی تبار

اگر نصیب سے عناب لب سے ملے تیرا
تو فرح دل یہہ رہے عافیت سے لیل و نہار

نظر سے اُس لب یاقوت فام کو دیکھے
تو پائے قوت و طاقت مدام یہہ بیمار

نگہ سے دیکھے اگر تیری چشم کے بادام
پڑے نہ روغن بادام سے اوسے سروکار

سوائے اُسکے ہی ایک درد سر معیشت کا
تمھارے صندل رحمت سے کیون نہ پائے قرار

مدد کچھ ایسی ہو ایسر و زر رہین زمان
تمام اہل بغاوت رہین سدا بیمار

ہمیشہ رنج و مصیبت مین وے رہین حضرت
دوائی کیا ہی دعا بھی کرے نہ انپر کار

یہہ کینہ رانی کے بدلے ہین اہل کینہ پر
مدام ہوتی رہے ہر طرف سے غیب کی مار

تمھارے خنجر اسلام سے یکایک سب
بریدہ سر ہو خرابی سے زمرۂ کفار

مراد سنّی کی ہر ایک دلادو اللہ سے
زیادہ کیا کہے ہو آپ واقف اسرار

مدد کچھ ایسی کرو آج یا رسول اللہ
کہ فتحیاب رہین سب تمھارے خدمتگار

درود پڑھے تو محمدؐ کی ذات پر سنّی
خلوص دل سے ادب سے مدام لیل و نہار
صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ ھذا بوزن عربی است

کیا محمد ہی راحم دو عالم
اللہم صل علی و سلم

کیا روایت ہی مومنو سنو یہہ
ایک شکاری جو قصد کر مصمم

جاکے دریا پہ کر شکار ماہی
لایا اسکو بازار مین ہو خورم

ایک یہودی نے جا خوشی سے اسدن
لی وہی مچھلی اس کو دیکے درہم

بولا عورت سے تو پکا اب اس کو
جاکے آتا ہون کام کو مین اسدم

کہہ کے یہہ جب رخصت ہوا یہودی
لگ گئے وہان چند روز اسکو یہہ ہم

اسکی عورت نے پھر تو دھوکے ماہی
رکھ کے چولے پہ آگ دی مقدم

بعدہ دیکھی بھانپ بھی نہ کھائی
آگ دی پھر رکھ لکڑیون کو باہم

بعد مدت آکر یہودی گھر کو ہ ہ
پوچھا عورت سے کیا پکائی ہمدم

تب کہا عورت نے وہی ہے مچھلی
تم گئے جب سے پکتی ہی ای محرم

لکڑیان کیا جل رہی ہین جب سے
پر نہین پکتی ہے عجب یہہ عالم

سنکے یہہ حیرت مین ہوا یہودی
ہانڈی سے تب آئی صدا کہ آدم

کیا اثر آتش کا مجھے بھلا ہو
ہی وظیفہ میرا درود اعظم

اس یہودی کو پھر ہوا تعجب
دل مین سمجھا ہی ماہی مکرم

لے کے ہانڈی حاضر ہوا وہانسے
باادب ہو پیش رسول اکرم

پوچھا حضرت نے اسکو اسمین کیا ہی
بولا مچھلی ہے اس مین ای معظم

اسکو مدت سے ہم پکا رہے ہین
پر نہین پکتی ایسی ہی ہے قایم

گر خدا کے تم ہو نبی معتبر
زندہ کر اس کو پوچھئے ای ارحم

حال اپنا گر بولے زندہ ہوکر
لاوینگے تب ایمان تم پہ سب ہم

یہہ سخن سنکر اسکا جب نبی نے
کردیا زندہ مچھلی کو بہ یک دم

زندہ ہوتے ہی ماہی نے کہا یہہ
السلام صلوات یا محمدؐ

عاجزی سے سر کو جھکا کر اس دم
والصلوات صلّے علیک سلّم

قصیدہ

ای شروع سر نسخۂ دو عالم
وی ظہورِ وجہہِ وجودِ آدم

آیتِ رحم حق شدہ وجودت
زان رحیم عالم شدی ای ارحم

روح جسم ہر دو جہان کدامست
جسم تو شد چون جان مگر مجسّم

از دمِ پاک تو دم جہان ست
آمدہ دم از تو بجسم بے دم

اند مال زخم گنہ نیابد
ای بزخم ما رحم تست مرہم

ظلِ رحمت درا فگنی بہ محشر
ای شہِ اعلیٰ ابندۂ کمینم

ہست سنی ای بادشاہِ ذیشان
جان فدائے اصحاب و آلِ مکرّم

حال اپنا مین کیا کہون حضرتؐ
رازِ دل سے میرے ہو آپ محرم

کیا جلاوے گی آگ مجھہ کو بولو
کرتی ہون مین وردِ درودِ اعظم

تب نبیؐ نے پوچھا سکھایا کسنے
جو پڑھا کرتی ہے درود دایم

عرض کی ماہی نے ہو مؤدّب
حال میرا اسن لیجئے ای مکرّم

ایکدن مین چارے کو اپنے جویان
آب پر تھی ای آبروے زمزم

لب پہ دریا کے تب درودِ اقدس
پڑرہا تھا کوئی بزرگ آدم

یاد مین نے سنکر کیا ہے حضرت
جب سے ہی ہے میرا یہہ ذکر ہر دم

کیا اثر آتش اب کرے گی مجھہ پر
آپ کا جب ہو ذکر مجھسے ہمدم

عرض کرتی ہون پھر سنو یہہ تم سے
حال اپنا ای سرورِ دو عالم

آگئی مین پھر ایکدن بسیرِ دریا
پکڑا مجھہ کو صیاد ہوکے اظلم

جب

جب یہودی یہہ کہکر خبر مجھہ کو
بولا عورت سے بے پکا تو اسکو
کہکے یہہ رخصت ہو گیا وہاں سے
پھر سے ٹکڑے ہانڈے مین کرکے داخل
بعد مدت آیا یہہ شخص گھر کو
آگ کی گرمی بھی مجھے نہ پہنچی
پوچھا عورت سے کیا یہہ پک رہا ہے
سنکے حیرت مین آکے لایا مجھہ کو
جب تو حضرت نے کہدیا یہہ سنکر
اس یہودی نے جب سنین یہہ باتین
مرحبا ای پیغمبرِ مکرم

گھر کو لایا کپڑے مین باندہ محکم
جاکے آتا ہون کام کو مین اسدم
کالی عورت تب مجھہ کو ہوکے بیغم
رکھہ کے چولھے پہ آگ دیا ای اکرم
دے رہی تھی جب تک بھی آگ ہردم
آپ کی ہے تاثیر درودِ اعظم
کردیا تب عورت نے اسکو محرم
آپ کی خدمت مین ای شاہ عالم
ہے سارا فیض درودِ اعظم
یہہ کہا ہوا ایمان پر مسلم
مرحبا ای صاحب کمالِ اعظم

قصیده

شد ثنائے تو لذتِ زبانم
عشقِ تو دارد شعلۂ بجانم
یادِ تو دارد آب در دہانم
شد غنیمت یا مصطفیٰ محمدؐ
کلمۂ تو حرز گلوئے ایمان
از ثنایت لطفِ سخن برآید

وصف تو آمد تازگی جانم
آہ می سوزد مغز استخوانم
ذکر تو دارد نطق بر لسانم
در زمانِ تو آمده زمانم
نامِ تو شد تعویذ حفظ جانم
شد بیانت شیرینی بیانم

تو امامِ پیغمبران اعلیٰ
یا نبیؐ من سنی مدح خوانم

جب یہودی نے کی صفت نبیؐ کی
لاکے ایمان اسلام پر ہو قایم

صدق دل سے فرزندوں کو لیکر
ایسا سنی پر بھی کرم ہو حضرت

پڑھ دیا کلمہ دین پر ہو محکم
تا ابد ہو وردِ درودِ اعظم

ورد اسکا تو کرے سدا ای سنی
سرد تجھپر ہو آتش جہنم

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در احوال فرشتہ

شاہدی دیتا ہوں میں دل سے کہ اللہ ہے ایک
اور یہہ کہتا ہوں رسول اسکا محمد بیشک

حمد اور نعت کے بعد اب میں یہہ لکھتا ہوں سنو
یک عجب معجزہ حضرت کا نہیں اسمیں شک

جبرئیل آتے تھے ایک روز محمد کے قرین
تو زمین پر ملا رستے میں انھیں ایک ملک

بال و پر جلگئے تھے بس وہ فرشتے کے تمام
آہ بھرتا ہوا سر دیتا تھا ہر بار ٹپک

وہ فرشتہ تو نہایت ہی عظیم الشان تھا
فیضیاب ہوتا تھا بس اسسے فرشتہ یکایک

بس تعجب ہوا جبریل کو کیا باعث ہے
ایسا مقبول فرشتہ ہے پڑا ایسا الگ

پوچھا جب روبرو جاکر اسسے یہہ بعد سلام
کیا سبب ہے کہ خدا نے تجھے یوں ڈالا جھٹک

اس فرشتے نے کہا کیا کہوں تجھسے احوال
تھہر مجھپر ہوا جب سے میں پڑا ہوں اتنک

تو نہیں جانتا کیا مرتبہ اعلی تھا میرا
یک خطا ہوگئی اس رتبے سے میں آیا پرک

پوچھا جبریل نے وہ کیا ہے بیان کر مجھسے
جسکے باعث ہوا مردود خدا ای بیرک

بولا باعث یہہ تھا ایک شب کو نبی صلی علی
قربیت حق میں چلے جاتے تھے طے کرکے فلک

یہہ وہ تھی شب معراج خدا نے انکو
یاد فرمایا تھا با فضل و کرم اپنے تک

سب نے تعظیم کی حضرت کی مگر جب مجھکو
ایسی غفلت ہوئی یکبار گئی عقل بھڑک

مجھسے تعظیم نہ بر آئی نبی کی جدم
تو ندا حق سے مجھے آئی کہ ای مردود ک

کیا سبب تونے محمد کی نہیں کی تعظیم
بس یہہ سنتے ہی میرے دلمیں لگا ایک ناوک

بال و پر جلگئے اوس وقت بیرے آکے جبریل
اب کہو تم کہان جاتے ہو بھلا ای جبریل
اُس فرشتے نے کہا اِسطرح جبریل سے تب
یا تو حضرت کے تلک مجھکو پکڑ کرلے چل
الغرض سنکے یہہ جبریل ہوا وہان سے روان
اور نبیؐ سے کہا تم رحمتِ عالم ہو یقین
پوچھا حضرت نے کہو خیر تو ہی ای بھائی
ایک فرشتہ خدا کی ہی تمھاری حضرت
بال و پر جلگئے ہین اسکے زمین پر ہی پڑا
یعنے تعظیم نہ کی آپ کی حضرت اُس نے
ایسے مقبول فرشتے کا ہوا ہی یہہ حال
الغرض عرض یہہ ہی آپ کی خدمت مین میری
سنکے حضرتؐ نے کہا اسکو کہو ای جبریلؑ
حق تعالی تجھے مقبول کرے گا اِسدم
اسکو جبریل نے یہہ حکم سنایا جبدم
بار اوّل جو پڑھا ذاتِ مبارک پہ درود
بار دویم جو پڑھا اُسنے درودِ اقدس
بار سیم جو پڑھا اسنے محمدؐ پہ درود
جاتے جاتے کہا حضرت سے کرو عرض قبول
حشر تک ہووے گی جو مجھسے عبادت حضرت
بولے حضرت اُسے کی مین نے تیری عرض قبول

قہر مین آگیا ہون اڑ گیا سب نہہ کا نمک
بولا جبریل مین جاتا ہون محمدؐ کے تلک
بعد پیغام خدا کیجئے کچھہ میری کمک
مجھہ مین طاقت نہین دور سے گیا ہون مین تھک
حکم حق کہدیا دروازے پہ دیکر دستک
کچھہ گنہگارون پہ ہو رحم شہِ پر بارک
بولا جبریل کہ ای رہبرِ عالی مسلک
ایسے کچھہ قہر خدا مین ہی پڑا ہوکے تنک
غم سے روتا ہی نہایت ہی مثالِ کودک
اسلئے آگیا ہی قہر مین رتبے سے ڈھلک
ایک دن میرا بھی ویسا نہو حال کودک
آپکے رحم پہ ہی اسکا پڑا کام اٹک
تا درود آج پڑھے مجھہ پہ ادب سے وہ ملک
پیشتر سے بھی زیادہ ہو تیرے رخ پہ چمک
شکر کرکر کہا واصلِ علی ہو کے خنک
اوٹھکے بیٹھا جو پڑا روتا تھا لیلے کے ملک
پر نکل آیا اوسے فضلِ خدا سے یکبیک
چلدیا اڑکے فلک پر نہ لگی ایک پلک
روزِ محشر مین رہون آپکے دامن سے بلک
کی نثار آپ کی امت پہ وہ مین نے بیشک
مجھکو مقبول کیا حق نے چلا جا بہ فلک

اس فرشتے کی جو کی عرض محمدؐ نے قبول
چرخ چارم پہ نوا زادہ خوشی کا طبلک

اس فرشتے کو ملا مرتبہ آگے سے دو چند
فیض پانے لگا پھر اس سے فرشتہ ہر یک

اس فرشتے پہ کیا رحم جو تم نے حضرتؐ
عرض سنی بھی کرے ہی نہ کرو اسکو فک

بال و پر جلگئے لاچار پڑا ہون حضرتؐ
اوج رتبہ سے زمانے نے مجھے دال ٹپک

بال و پر کرکے عطا اپنی عنایت سے نبیؐ
میرے سینے سے جدا کیجئے غم کا کزلک

مجھ کو مقبول کرو حشر مین سایہ کے تلے
اپنے داماں سے حضرتؐ مجھے دینا نہ جھٹک

زخم عصیان پہ میرے مرہم کا فور بنے
روضۂ پاک کا یکبار جو دیکھون آنک

بس یہی سنی کو اگر سایۂ دیوار ملے
یا نبیؐ آپ کا جسجا سے پہ ہووے کو شک

دین و دنیا مین ہر اکدم ای رسولؐ ابرار
کیجئے فضل و کرامات سے سنی کی کمک

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و فضیلت درود شریف

یا محمدؐ نبی رسول اللہؐ
السلام علیک صلی اللہ

پہلے کہہ لا اِلٰہ الا اللہ
بعد نام نبی رسولؐ اللہ

معجزہ یک نبی کا لکھتا ہون
با طہارت مین مبتلان آگہ

کعبۃ اللہ کی حج کو کوئی شخص
باپ کو لے کے جلد یا ہمراہ

باپ بیمار ہوگیا اس کا
یک بیک ہی براہ بیتؐ اللہ

ایسی حالت سے راہ چلتے تھے
باپ بیٹے و سے دونون شام پگاہ

کچھ نہ صورت تھی اسکو صحت کی
تھی ترقی مین رنجش جانکاہ

جبکہ بیمار ہوگئی زاید
قوتِ دست و پا گئی واللہ

رہ گئے باپ بیٹے جنگل مین
قافلہ چل دیا بوقت پگاہ

بے کسی پر وہ اپنی ہر یک دم
رو رہا تھا پڑا بنالہ و آہ

اس مصیبت پہ پھر علاوہ ہُوا
باپ اُس شخص کا موا ناگاہ

رنج پر رنج ہو گیا جو اُسے
پھینک کر رو رہا تھا سر کی کلاہ

دلمین کہتا تھا یہہ بصد زاری
کیا مصیبت مین ہون مین یا اللہ

ایک تنہائی دوسرا یہہ غم
سب طرح سے ہوا مین آج تباہ

کیا مین موتہ کا اب کرون اسباب
غسل کو یہان کہان ہے رُود و چاہ

دفن اب کسطرح کرون اُس کو
مین ہون تنہا نہین کوئی ہمراہ

رو نے روتے اوٹھائی چادر کو
منہہ سے مردے کے جب بیک ناگاہ

دیکھتا کیا ہے باپ کو اپنے
سارا چہرہ ہوا ہے صاف سیاہ

حال یہہ دیکھ پھر ہوا مغموم
سرد تر دل سے ایسی کی یک آہ

کیسی آفت ہے یا الٰہی یہہ
باپ سے میرے کیا ہوا ہے گناہ

میری رسوائی ہووے گی بیحد
ذکر یہہ ہو جو خلق کی افواہ

مجھہ کو اور باپ کو میرے یارب
اپنے لطف و کرم سے دے تو پناہ

یا الٰہی مراد کو پہنچا کہ
ہے غریب الوطن یہہ حاجت خواہ

وادرس ہے تو داد کو پہنچا
داد خواہان ہے بندۂ درگاہ

اس دعا مین تھا وہ غریب وطن
ہو گیا جب کچھہ ایسا فضل الٰہ

ایک سوار آیا پہنے سبز لباس
اس بیابان مین غیب سے ناگاہ

آتے ہی لاشۂ سیہ رُو پر
ہاتھہ اپنا پھرا دیا یا للہ

ہاتھہ پھرتے ہی اسکا لاشے پر
چمکا مُردے کا چہرہ مثل ماہ

دیکھہ کر حال باپ کا وُہ شخص
خوش ہُوا دلمین اپنے خاطر خواہ

دامن اس سوار کا پکڑ کر پھر
عرض کی کون ہو تو دین پناہ

اس مصیبت مین پھنسکے مین حضرت — لاغری سے بنا تھا مثلِ کاہ
آپ نے مجھپر رحم فرمایا — کسنے اسباب سے کیا آگاہ
نام جب تک نہ اپنا بولوگے — دونگا دامن نہ ہاتھ سے ہرگاہ
وہ سوار اُس سے بولا یہہ سنکر — تو نے یہہ بات اچھی کی ای واہ
نام سے میرے تجھکو کیا مطلب — دست دامن سے میرے رکھ کوتاہ
تیری حالت پہ رحم کر ہم نے — کام جو کچھہ تھا کردیا للہ
اُس نے کی عرض پھر بعجز و ادب — نام اپنا کہو تو شاہنشاہ
عاجزی اُسکی دیکھہ کر بولا — نام کہتے ہین اپنا رہ تو گواہ
ہم درودِ شریف ہین ایمرد — اپنی رحمت کی آئے کرنے پناہ
باپ تیرا بوقت خواب مدام — ہم کو پڑھتا تھا پانسو للہ
جبکہ وہ مرگیا باین حالت — چہرہ اس کا ہوا گنہ سے سیاہ
کی جناب خدا مین تو نے دعا — لاش کو لیکے باپ کی سرراہ
حق تعالی کو رحم آیا بہت — سنکے رونا تیرا بزاری و آہ
ہمکو بھجوایا پاس لاشے کے — آپ فرماکے مرحمت کی نگاہ
روسیاہی بدل دی ہم نے اب — حکم حق سے بموجب دلخواہ
اتنا کہکر اُسے ہوئے رخصت — وہ درودِ شریف صاحب جاہ
الغرض اس نے کر کے کچھہ تدبیر — لاش کو دفن کر لی حج کی راہ
یا رسول خدائے عزّ و جل — عرض سنی کی ہی یہہ شام و پگاہ
وہ بھی پڑھتا ہی روز تم پہ درود — کیجئے اسپہ بھی کرم کی نگاہ
آپ روشن کرو بمشعل نور — ہی گناہون سے اسکا دل جو سیاہ
ہین جو دشمنانِ دین — ایک پل مین وہ ہووین سارے تباہ

اسطرح سے انھین ہزیمت ہو
شیر سے بھاگے جسطرح روباہ

سارے ہو جائین یک بیک معدوم
آپ کی راہ کے جو ہین بدخواہ

راہ پر لاؤ اُن کو اب حضرت
جو کہ راہ خدا کے ہین گمراہ

یہہ مرادین دلا دو اللہ سے
یا حبیب اللہ فی سبیل اللہ

دین و دنیا ہین اپنے سنّی کو
خوش رکھو ہر طرح سے دین کے شاہ

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دراحوال سوس

ہے محمد ہادی کون و مکان
ہے محمد رہنمائے انس و جان

ہے محمد سرور دنیا و دین
ذات جسکی رحمۃ للعالمین

مومنو خاموش رہکر باادب
کیا مین لکھتا ہون اُسے سن لیجیے

باطہارت ہاتھ مین لے کر قلم
معجزہ حضرت کا کرتا ہون

کی یہودیون نے ایسی مصلحت
آزمائین کچھ محمد کی صدق

الغرض اُن سب نے لا یک جانور
رکھا ایک تھیلی مین اسکو با

گھوڑ پھوڑ اوسکو کہین اہل دکن
گوہ اردو مین کہین سب مرد و

فارسی مین نام اُس کا سوسمار
اُس کا ہے اکثر پہاڑون مین

پروہ جلکر آگ سے تھا مرگیا
چلتے [illegible] جیسے ک

الغرض وے روبرو حضرت کے آ
[illegible]ب ہوکر وہ تھیلا

اور کہا ہم کون ہین فرمائے
کیا ارادہ رکھتے ہین بتلا

اور اس تھیلے مین کیا شئ ہے نہان
گر خدا کے ہو نبی کہیے سب

سنکے حضرت نے خدا سے کی دعا
حق نے تب حضرت کو آ

جب یہہ حضرت نے کہا اُنسے کلام ۔ جانتا ہون تم یہودی ہو تمام

یہہ ارادہ تم سبھون نے ہی کیا ۔ آزمانا مصطفیٰ کے پاس جا

گر وہ بولے حال اِس تھیلے کا اب ۔ جب تو ایمان لاوینگے ہم سب کے سب

ورنہ جھٹلا دیوینگے اسوقت ہم ۔ دیوینگے ذلّت اوسے ہو کر بہم

یہہ تمھارا ہے ارادہ صاحبو ۔ دی خبر اللہ نے مجھہ کو تم سنو

اور اِس تھیلے مین ہے ایک جانور ۔ نام اُسکا گوہ ہے مشہور تر

مر رہا ہے جلکے وہ مثلِ کباب ۔ کھول دو تھیلے کا منھہ اب بے حجاب

گھڑی کھولے وہی تھا جانور ۔ سچ کہ جلکر کویلہ تھا سر بسر

[illegible] حق آیا کہ تم یا مصطفیٰ ۔ اِسکو زندہ کردو با صدق و صفا

پھر تو حضرت نے اُسے زندہ کیا ۔ جب ہوا زندہ تو حضرت سے کہا

السلام ای سیدِ دنیا و دین ۔ السلام ای رحمتٌ للعالمین

مردے کو بھی زندہ کرنا تیرا کام ۔ السلام ای رُوحِ اعظم السلام

گر مین ہونگا آدمی یا مصطفیٰ ۔ حال اپنا سب کہونگا بر ملا

جب تو حضرت نے خدا سے کی دعا ۔ بنگیا وہ آدمی ایک مرتبا

آدمی جب بنگیا وہ سوسمار ۔ پشت خم ہو کر کہا تب ایک بار

مرحبا ای ذاتِ اکرم مرحبا ۔ [illegible] سا

عرض کی [illegible] ۔ [illegible] سنو میرا مفصل ماجرا

وقت مین موسیٰ کے ای شاہِ ہدا ۔ آدمی مین تھا مگر عالم بڑا

اُمّت موسیٰ مین تھا یا مصطفیٰ ۔ اپنے مذہب مین تھا کامل خوب

جب پڑھون توریت مین یا مصطفیٰ ۔ نام آتا تھا تمھارا جا بجا

[illegible] مین پڑھتا تمھارے نام کو ۔ دشمنی ہوتی تھی مجھہ ناکام کو

بسکہ ہو کر بے نہایت دل ملول
چھیلون گر سو بار با بغضِ تمام
دیکھتا پُرزے پہ گر نام آپ کا
ذکر ہی ایک روز کا یا مصطفیٰ
غیب سے آیا طپانچہ ناگہان
با فضیلت یہہ وہ اسمِ پاک ہی
جسطرح اُسکو جلایا ای لعین
جبکہ یہہ آواز آئی کان مین
آدمی کا ہو گیا مین سوسمار
پھر تو گھبراکر بہ نا امید و یاس
عرض کی موسیٰ سے ای صاحب کمال
واسطے میرے دعا فرمائیے
پوچھا جب موسیٰ نے مجھ سے ماجرا
جب تو موسیٰ نے نہایت ہو خفا
بولا ای مردود تو نے کیا کیا
پھر تو زاری کر کے موسیٰ سے کہا
پھر نہین کرنے کا ہرگز ایسا کام
سنکے یہہ موسیٰ نے کی حق سے دعا
جب دعا موسیٰ کی بالکل رد ہوئی
تو نے بے ادبی کی جس سے بے حیا
سنکے یہہ مین نے خدا سے کی دعا

چھیلتا اُس نام کو مین بارسو
پھر لکھا جاتا تھا قدرت سے
بغض سے آتش مین اُسکو ڈ
مین نے ڈالا آگ مین نام آ
پھر ندا آئی کہ سن ای بد
صاحبِ عزت سے شرِ لولاک
اسطرح تو بھی جلے گا بالیہ
مسخ صورت ہو گئی اُس آ
شکل دیگر ہو گئی تب ایک
پہنچا مین یکبارگی موسیٰ
اسطرح سے ہو گیا ہی میرا
صورتِ اصلی پہ مجھ کو لا
حال جو گذرا تھا مین نے سـ
کی ملامت مجھ کو جب بے
جیسی بے ادبی کی وبـ
واسطے میرے کرو حق سـ
[illegible] تھا کہ اب
رد ہوئی او سو [illegible]
بات یہہ اوسوقت پر مجھ
اسکی ہی مقبول ہو و
یا الٰہی ہی یہہ مجھ سے

مصطفیٰ کے وقت تک مجھ کو خدا
الغرض ہوسنی سے لے کر آپ تک
مین نے جا ہر ایک سے چاہا مدعا
جا محمد مصطفیٰ کے پاس تو
ہو کے نا امید ہر ایک سے مین تھا
ہو تمھارے فضل کا امیدوار
ذکر ہے ایک روز کا ایک مرتبہ
کر خوشی ای دل جلے پھرتا ہے کیا
مین نے ہاتف سے سنی جب یہہ خبر
تاکہ پہنچون آپ کے قدمون تلک
جبکہ دوڑا ہو نہایت بے قرار
جسطرف کرتا تھا منہہ اسطرف کو
شوق مجھ کو آپ کا تھا یا رسول
جا پڑا اُس آگ مین ایک مرتبہ
یہود سی مجھ کو وہان سے یکبیک
شکر للہ پھر مجا بر آئی مُراد
کے یہہ کلمہ پڑھ [illegible]
گیا اللہ کی درگہ مین قبول
جو تھے جتنے یہود دل سے تب
مشرف سب کے سب ایمان سے
تو بھی فضل و کرم سے یا رسول

زندہ رکھ اپنے کرم سے اسجگہہ
ہو گئے جتنے نجا بے شبہہ شک
ہر پیمبر نے یہی مجھ سے کہا
ہے ترا حامی وہی بے گفتگو
وادی و ویران مین سر مارتا
پھر رہا تھا دشت مین ہو بے قرار
ہاتف غیبی سے آئی یہہ ندا
لے زمانہ مصطفیٰ کا آ گیا
بے تحاشا دوڑا یا خیر البشر
دیکھ کر پاؤن سعادت یکبیک
آگ تھی چو طرف بس یک پُر شرار
آگ آئی تھی نظر بس رو برو
کر لیا اُس آگ مین جلنا قبول
یا رسول اللہ مین جلکر رہ گیا
لائے حضرت آپکے قدمون تلک
آپ کی رحمت ہوئی مجھ پر زیاد
مرتبہ اس کو ملا ایک معتبر
ہو گیا وہ ایک صحابی رسول
پڑھ دیا ہر ایک نے کلمہ باادب
رہ گئے خدمت مین دل اور جان سے
کیجئے اپنی غلامی مین قبول

آتشِ عصیان سے جلکر ہون کباب
جسطرح جنور ہوا ہی دل میرا
بخشئے حسرت کو اور سلم کو سب
قابل و لایق کو اور حنفی کو بس
اور جو ہین میرے اقارب یا نبیؐ
اور سب اہلِ جماعت کو مدام
اور تمامی مومنین اور مومنات
اور اِس سنّی کو تم یا مصطفیٰ
بس یہہ سنّی آپ کا ہی مدح خوان

بخش صحّت مجھہ کو ای عالیجناب
بخشئے انابت یا مصطفیٰؐ
خوبیان دنیا و دین کی روز و شب
نعمتِ عقبیٰ پہ دیجئے دسترس
دو جہان ہین وے رہین خوشدل سبھی
یکدلی بخشو بآرام تمام
ہر دو عالم ہین رہین راحت کے ساتھ
ہمت کرو ہر حال خدمت سے جُدا
کیجئے اسیر عنایت ہر زمان

مصطفیٰؐ پر دل سے ای سنّی مدام
پڑھہ درود و فاتحہ ہر صبح و شام
صلّی اللہ علیہ وسلم

معجزۂ آہو از جناب پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم

محمدؐ شافع کل مذنبین ہی
محمدؐ رہنمائے گمرہان ہی
محمدؐ زینتِ دین و یقین ہی
سنو ای مومنو یہہ میری تقریر
عرب کے سمت ہی ایک شہر معمور
یہودی کوئی ایک رہتا تھا اسجا
اسی معمول جاکر دشت اندر
رکھے مضبوط تر رستی سے بندکر

محمدؐ رحمت للعالمین ہی
یقین ایمان بخش کا قرآن ہی
محمدؐ دافعِ ہر کفر و کین ہی
کہ اعجازِ نبیؐ کرتا ہون تحریر
ہی طایف نام اس بستی کا مشہور
وہ جنگل ہین ہمیشہ صید کرتا
لے آیا اِک ہرن مادہ پکڑکر
تھے اُس ہرنی کو دو بچے مقرر

مگر جنگل مین تھے وہ آہ بھرتے
مصیبت کیسی اُن بچون پہ آئی
تھی ہرنی اسطرف غمگین نہایت
اُدھر بچون پہ تھی ایک بےقراری
اُدھر بھوکے پیاسے بچے دونو
اُدھر کو بھوک سے بچے تھے بیدم
تڑپتے تھے اُدھر بھوکے پیاسے
اِدھر ہرنی کھڑی تھی سخت ناچار
مسلمانو ذرہ دیکھو نظر کر
کسی کا دوست کوئی چھوٹ جاوے
خصوصًا ہوئی بچون کی جدائی
اگر انسان ہو یا ہووے حیوان
تھی ہرنی گرچہ وہ حیوان لیکن
اگرچہ ہو گئی تھی سخت تر قید
دعا یہہ دل مین کرتی تھی الٰہی
خدا کا فضل کچھہ ایسا ہوا جب
کہا ہرنی نے اے سالار عالم
کہ ہو تم رحمت عالم بشہرت
فقط انسان کے راحم نہین ہو
کہا حضرت نے کہہ کیا تجھکو غم ہے
کہا ہرنی نے ناحق مجھہ کو کر صید

نہایت غم سے مان کو یاد کرتے
تھے یک بھوکے دگر مان کی جدائی
تھا بچون کا بچھڑنا اُسپہ آفت
اِدھر ہرنی کھڑی تھی غم کی ماری
اِدھر بھی غم سے فاقہ تھا ہرنکو
اِدھر ہرنی پہ تھا ایک سخت تر غم
بچھڑ کر مان سے بچے ہو زار سے
یکایک قید مین ہو کر گرفتار
مصیبت جو تھی اُن بچون کے اوپر
تو وہ سووے نہ پیوے اور نہ کھاوے
بڑی ہوتی ہے ایک دلپر بُرائی
محبت سب کو ہے بچونکی یکسان
محبت سے نہ کھائی کچھہ ۲ دن
مگر فضل خدا پر کرکے امید
طفیل مصطفیٰ دے تو رہائی
رسول اللہ آئے ناگہان تب
میری فریاد ہے ایک تم سے اسلام
مصیبت مین ہون مجھپر کیجیے رحمت
کہ تم تو رحمۃ للعالمین ہو
کہ جس باعث سے تو یون چشم نم ہے
رکھا ہے اُس یہودی نے مجھے قید

ہیں میرے چھوٹے ہیں بچے مصطفیٰ دو
سوا میرے نہیں ہے انکا غمخوار
وے بھوکے ہونگے ہوکے تلملاتے
خبر یہہ بھی نہیں یا مصطفیٰ اب
وے شاید زندہ ہین یا مر گئے ہین
میری یہہ عرض ہے یا مصطفیٰ اب
پلا کر دودہ بچون کو مین اسدم
یہہ سنکر کیفیت ہرنی سے حضرت
ہین ہون ضامن اسے تو چھوڑ دم بھر
اگر آوے گی یہہ پھر کر نہ اس جا
ہوئے ضامن وہ ہرنی کے جو حضرت
ادھر کو وہ یہودی نے نہایت
تمامی قوم کو اپنی بلا کر
کہ مین نے آج ایک ہرنی پکڑ کر
محمد نے دی ہرنی کی ضمانت
ہے یہہ بھی وعدہ یہہ آویگی پھر کر
محمد کو مین لایا داو مین اب
وہ جنگلی جانور ہے آویگی کب
ادھر کو تھا یہودی غافلی مین
ادھر جنگل مین ہرنی پہنچی جب او
کہا ان دو نو بچے ہرن سے

ہین جنگل مین نہین ہے دودہ انکو
پلاوے دودہ اور انکو کرے پیار
جدائی سے میری آنسو بہاتے
بچھڑ کر مجھ سے ہین دکھ سبجگا اب
نوالہ شیر کا ہو کر گئے ہین
مجھے چھوڑوا دو از بہر خدا اب
چلی آتی ہون اب ای شاہ اکرم
کہے اسدم یہودی سے بہ الفت
پلا کر دودہ آوے گی مقرر
تو پھر اوس وقت کر مجھ سے تقاضا
یہودی نے اسے چھوڑی بعجلت
ہوا خوش اور دل پر آئی فرحت
کہا یک کام کیا بن آیا بہتر
رکھی تھی باندھکر رسی سے ریسم
ہے چھوڑوائی اسے مجھسے بدقت
نہ آوے تو تو مجھسے لے مقرر
کہ کھلجاتی ہے اسکی جھوٹھ اب سب
اسے پھر اوسکو ذلت دیوینگے اب
کہ ایسی گفتگو سے جاہلی مین
تو آئے روبرو وے بچے دونو
تو آئی چھوٹ کر کس مکر و فن سے

شکاری آکے بچے کو لے گیا تھا — تو آئی کس طرح سے پھر کے اِسجا
کہا ہرنی نے اُن بچون سے یکسر — سنو احوال میرا کان دھر کر
رسول اللہ کو ضامن دیکے باہم — پلانے دودھ مین آئی ہون اِسدم
کہا بچون نے ای امان یہہ کیا کی — رسول اللہ کو ضامن دیکے آئی
اگر جھوٹھا یہہ تیرا وعدہ ہو اب — رسول اللہ کو ذلت ہوویگی تب
تو کرکے آئی ہی اب کام کیسا — نہین پیوینگے اب ہم دودھ تیرا
رسول اللہ کی خدمت مین چلکر — پئینگے دودھ تیرا ہم مقرر
یہہ کہکر مان وے دو بچے یکایک — محمد کے قرین تب آئے بیشک
ہی اتبک یہہ نشان طایف مین دیکھو — جو پتھرون پر سے ہرنی آئی تھی او
ہی نقش سم ابھی پتھر کے اندر — نظر سے دیکھتے ہین لوگ اکثر
غرض ہرنی معہ بچون کے آئی — سعادت دیکھہ کر حضرت کو پائی
یہودی کو تعجب ہو گیا جب — خدا نے راہ بتلائی اُسے تب
پڑھا کلمہ محمد کا بہ شہرت — خدا نے دین کی دی اُسکو نعمت
جو چمکا اُسکے دل پر نور ایمان — یہودی ہو گیا اُسدم مسلمان
مجھے بھی یا رسول اللہ کرم سے — بچا لینا جہان کے درد و غم سے
یہہ آفت سخت تر ہی مجھپہ آئی — کہ دو اِس قید دنیا سے رہائی
مسلمانون کو ہو کچھہ ایسی ہمت — کہ جس سے کفر سب جاوے بہ برکت

تو سنئی ختم کر اب پڑھکے صلوات
جناب سید عالم پہ دن رات

معجزہ خرمہ از جناب سید عالم صلی اللہ علیہ

ے بحث جب کی تھی جنہوں نے — گواہی اسکی جب پائی اُنھوں نے
ہوئے شرمندے اور جھوٹے نہایت — خدا نے انکو دی اسدم ہدایت
رسول اللہ کے وے روبرو آ — لیا تینوں نے پھر رستہ خدا کا
پڑھا کلمہ وے تینوں نے بیکدم — کیا اللہ نے انکو مکرم
مشرف ہوگئے ایمان سے تینوں — ہوئے صدقے نبیؐ پر جان سے تینوں
مسلمانوں پہ سب تم یا محمدؐ — بلطفِ خاص کیجے فضل بیحد

نبیؐ پر پڑھ درود اِس وقت سنی
وہ ہیں بخشائے روزِ سخت سنی

معجزۂ آنحضرتؐ

محمدؐ ہدایت دہِ گمرہان — محمدؐ ہی سردارِ کون و مکان
سنو ہو مومنو تم بگوشِ قبول — میں لکھتا ہوں اعجازِ حضرت رسولؐ
ہوا بولہب جبکہ سردارِ قوم — تو بد ہوگئے سارے آثارِ قوم
لگا ہونے ظلم و ستم جا بجا — تو مکے سے نکلے رسولِ خدا
بنی بکر سے جاکے مانگی پناہ — ندی اس نے حضرت کو آرام گاہ
وہاں سے نکل وہ شہِ دلفروز — رہے جاکے طایف میں تا چند روز
وہاں جبکہ کی دعوت اسلام کی — جو کی بات تھی نیک انجام کی
تھے وے سب کے سب دشمنانِ خدا — مگر زید بن حارث ایک دوست تھا
سخن یہہ اُنھیں جب نہ آیا پسند — لگے دینے حضرت کو سارے گزند
وہاں سے نکلکر رسولِ خدا — لئے دم ذرا باغِ عتبہ میں جا
عداس تھا اسجگہہ ایک غلام — تھا قوم نصارا عداس اسکا نام

یک انگور کا خوشہ لاکر دیا — تو بسم اللہ کہکر رسولِ خدا
خوشی سے اُسے لیکے کھانے لگے — تو حیرت مین آگر کہا شخص نے
کہا جس فصاحت سے یہہ لفظ تو — سنا مین نے ہرگز نہین ہی کبھو
کہا آپ نے ہی یہہ اللہ کا نام — کہ جس نام سے ہی جہان کو قیام
کہا آپ نے قوم تیری ہی کیا — کہا عیسوی ہون مین شاہِ ہُدا
کہا آپ نے مجھہ سے سن تا یہہ — یقین ہی وطن تیرا یونس کا دہہ
کہا تم نے پہچانا کیونکر کہو — کہ تھا کون یونس بیان تو کرو
کہا حال یونس کا سن ای عزیز — رسولون سے تھا وہ بھی یک باتمیز
کہا آپ کا نام کیا وہ غلام — کہا شہ نے میرا محمد ہی نام
کہا اُسنے اسوقت تعجیل سے — تیری شان ثابت ہی انجیل سے
تیری شان مین نے پڑہی ہی مدام — تو ختم رسل ہوگا ای نیک نام
خبر یہہ بھی انجیل سے ہی مجھے — ستاوینگے سب اہلِ مکہ تجھے
کہا ہی خدا نے تجھے ارجمند — کسی سے نہ پہنچیگا تجھہ کو گزند
تیرا دین چار و نطرف ہو عیان — ہو روشن تیرے دین سے سارا جہان
یہہ کہتے ہی آکر قدم پر گرا — کہا آج سے مین مسلمان ہوا
مجھے اپنا کلمہ پڑھا دیجئے — سب احکام دین کے جتا دیجئے
تو حضرت نے کلمہ پڑھایا اُسے — سب اسلام اپنا جتایا اُسے
وہان سے شہِ دین نے مکے کو جا — بشکرانہ وہان طوف کعبہ کیا
مجھے بھی بفضل و کرم یارسول — کرا اپنی تو خدمت مین ازبس قبول
فضیلت تیری مین کرون کیا رقم — کہ اب رہگیا چاک ہوکر قلم
نجف یہ کر ختم اب سنیا — ہو نعت نبی تجھہ سے کب سنا

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم در احوال عکاشہ

کرکے اوّل با وضو حمدِ خدائے دوجہان ۔ بعد کچھہ لکھتا ہون نہین حالِ نبی آخر زمان

ذکر ہی ایک روز کا حضرت محمد مصطفیٰ ۔ لیٹے تھے بستر پہ بس بیمار ہو کر ناتوان

ہوگیا ای مومنو یکبار جب وقتِ نماز ۔ سب صحابی متفق ہو آئے حضرت کے مکان

عرض کی سارون نے حضرت سے یہہ ہو کر با اَدب ۔ آئیے مسجد کو اب آپ ای امامِ دوجہان

آپنے فرمایا اب مجھکو نہایت ضعف ہی ۔ کچھہ نہین طاقت ہی اب میرے بدن کے درمیان

جاؤ تم صدیق اکبر کو کرو اپنا امام ۔ بعد میرے ہی وہی بس پیشوائے مومنان

حکم کے موجب صحابی سارے مسجد کو گئے ۔ اور امام اپنا کیا صدیق اکبر کو وہان

دیکھا جب صدیق نے محراب خالی ہی پڑا ۔ ہی نہین وہ ذاتِ پاک بادشاہِ انس و جان

مارکر نعرہ نہایت شور سے یک مرتبہ ۔ کھا کے چکّر گر پڑے بیہوش ہو کر ناگہان

سب صحابیون نے پھر حضرت کے آکر روبرو ۔ حال وہ صدیق اکبر کا کیا سارا بیان

سنکے سب احوال کو بولے محمد مصطفیٰ ۔ لے چلو مسجد کو مجھکو تھام کر ای مہربان

جب تو عبداللہ بن عباس اور حضرت علی ۔ لے چلے حضرت نبی کو تھام کر دو پہلوان

گھس رہے تھے دو انگوٹھے مصطفیٰ کے خاک پر ۔ گھر سے لیکر تا بہ مسجد پڑ گئے تھے دو نشان

الغرض مسجد مین جا صدیق کو کرکے امام ۔ بیٹھہ کر پڑھہ لی نماز ظہر شاہِ مرسلان

اور تھوڑا وعظ فرما کر کہا ای صاحبو ۔ الوداع ہوتے ہین ہم تم خوش رہو ہر ایک آن

ظلم کچھہ مین نے کیا ہی تم پہ یا کچھہ قرض ہی ۔ مجھہ سے اب لے لیجئے جو کچھہ ہی بدلا بیگمان

سب صحابی آہ بھر کر شور سے رونے لگے ۔ لے زمین سے تا فلک ایک ہوگیا شور و فغان

ایک عرب بولا ہین میرے تین درہم آپ پر ۔ آپنے دلوادئے اسکو وہ درہم اس زمان

دوسرا ایک شخص آکر روبرو حاضر ہوا ۔ ای مسلمانو عکاشہ نام تھا اسکا عیان

بولا حضرت کو تمھارے ہاتھ سے رُوزِ سفر
مین برہنہ پشت تھا اُسوقت پر یا مصطفیٰ
آپ کے کہنے سے بدلہ چاہتا ہون یا نبی
سنکے حضرت نے کہا اسکو جزاک اللہ خیر
سنکے یہہ صدیق اکبرؓ آہ بھر کر زار زار
کہتے تھے اُس شخص کو سن ای عکاشہ ہوشمند
حشر مین کیا اِن سے تجھہ کو کام پڑنیکا نہین
دیکھہ تو کچھہ تندرستی سے نہین ہین مصطفیٰ
درعوض اُس ایک کوڑے کے تو مجھہ کو مار سو
سنکے یہہ اُسنے کہا جسکا ہی بدلہ اُسکے سر
بعد ازان حضرت عمرؓ نے روبرو آکر کہا
اُسنے جب مانا نہین تو آکے عثمانؓ نے کہا
پھر عکاشہ کچھہ نہ سمجھا تو جناب مرتضیٰؓ
الغرض سارے صحابی روکے بولے اِسگھڑی
پر محمدؐ مصطفیٰ کو اِسگھڑی ایذا نہ دے
سنکے بولا کچھہ بھی ہو مین تو لونگا بدلا تو یہی
جب عکاشہ سے کہا حضرت نبیؐ نے ای عزیز
بولا وہ باریک کوڑا ہی کہ جس سے آپنے
تھے وہان حاضر کھڑے اُسوقت پر سلمان پاک
سنکے یہہ سلمان گئے جب فاطمہ زہرا کے گھر
فاطمہ نے پوچھا سلمان سے نہایت کرکے چند

مین نے کوڑا کھایا ہی ای بادشاہ دوجہان
آپنے مارا ہی کوڑا مجھکو پہنچا ہی زیان
ورنہ کیا مقدور ہی جو ہل سکے میری زبان
مار کوڑا تو بھی میری پشت پر اب بے گمان
رو رہے تھے دمبدم تھے چشم سے آنسو روان
کیا نہین معلوم تجھکو ہین یہہ سردار جہان
حق تعالیٰ نے کیا اِنکو شفیع عاصیان
مارے بیماری کے ہین بیطاقت و تاب و توان
مار مت اِنکو ہین بیطاقت نکلجاویگی جان
جاؤ تم کچھہ مت کہو ای پیشوائے مومنان
مار سو کوڑے مجھے تو ای عکاشہ اب یہان
مار دو سو تازیانے مجھہ کو ہون حاضر بجان
بولے مجھہ کو مار کوڑے تین سو تو ایکسان
مار ہمکو ای عکاشہ تو جہان چاہے وہان
مارے بیماری کے لاغر ہین شہ کون و مکان
مین ہون اور حضرت نبیؐ ہین سرور پیغمبران
کونسا کوڑا تھا جس سے تجھکو مارا کر بیان
زور سے مارا ہی مجھکو راستے کے درمیان
بولے حضرت لاؤ وہ کوڑا ہی زہراؓ کے وہان
مانگا کوڑا فاطمہ سے حال وہ کرکے نہان
بولو کس سے لیتے ہین بدلہ ہمارے بابا جان

پھر تو سلمان نے سنایا فاطمہ کو حال سب — سنکے زہرا ہو گئی یکبارگی گریہ کنان

بولی اب ہرگز نہ دونگی تازیانہ تیرے ہاتھ — کیونکہ بیماری سے بیطاقت ہین شاہ خاصگان

اسگھڑی بلوا کے اپنے دونو بچون کو کہا — یہہ لو کوڑا جاؤ نانا پاس تم ای طفلگان

اب تمھارے نانا جان سے کوئی لیتا ہے قصاص — درعوض نانا کے کوڑے کھاؤ تم ای جان جان

سنکے ہمراہ سلمان کے وہ ہوکر دونو طفل — جلد سے روتے ہوئے اسدم بچشم خونچکان

ایک حسن تھا اور دیگر تھا حسین مجتبیٰ — پہنچے جب یکبارگی وہ ہر دو صاحبزادگان

ہو مخاطب وے عکاشہ سے لگے کہنے کہ اب — عرض ہے ہم دونون بھائیونکی تو سن ای کاردان

دیکھتے ہین اپنے دشمن کو اگر تکلیف مین — دشمنی سے درگذر جاتے ہین اسدم دشمنان

وقت فرحت مین تو دشمن بھی ہوئے جاتے ہین دوست — دیکھکر تکلیف کام آتے ہین اکثر دوستان

ایسی ہی تکلیف حضرت پر کہ لاغر ہین بہت — تن مین کچھ باقی نہین ایک پوست ہے اور استخوان

ای عکاشہ دوست ہے تو اس نبی کا کلمہ گو — کر معاف اللہ تجھکو خوش رکھیگا جاودان

چھوٹے چھوٹے ہاتھ سے اپنے بتا کر کہتے تھے — ایک کے بدلے ہمین سو سو مار ہمکو ایجوان

پر ہمارے نانا جان کو اب نہ دے تکلیف کچھ — کر معاف اللہ کی خاطر ہوگا تیرا امتنان

کیا نہین تو جانتا یہہ کون ہین ای بیخبر — حشر مین سب مومنون کے ہین یہی رحمت رسان

حشر کو ہو چرخ فولادی زمین تانبے کی ہو — آئیگا خورشید نیزے پر نہایت ہو طپان

خلق کے بھیجے پکینگے اسطرح سے ابغیر — جسطرح پکتی رہے ہانڈی بروئے دیگدان

اور خدا بیٹھے گا قاضی ہو کے تخت عدل پر — ہوونگے اوس وقت پر نایب ہمارے نانا جان

نفسی نفسی سب نبی بولینگے اس میدان مین — امتی کہتے رہینگے یہہ شفیع عاصیان

ای عکاشہ دونون ہم ہمراہ نانا جان کے — حق سے کر دینگے شفاعت تیری تو ہو شادمان

رکھلے تو اب ہاتھ اپنا واسطے اللہ کے — گر تو ماریگا تو اونکو ہو دیگا رنج گران

سنکے یہہ بولا عکاشہ تمنے سچ فرمایا ہے — ایک کا بدلہ ایک ہے یہہ بات ہوتی ہے کہان

کہہ کے یہہ بولا کہ اب جُبّہ اتارو یا نبیؐ
مارتا ہون پشت پر مین ایک کوڑا بعد ازان

پھر تو یک غوغا ہوا رونیکا ازبس اُسگھڑی
شور ایسا ہوگیا کانپی زمین و آسمان

جبکہ حضرتؐ نے اوتارا جُبّہ اپنے جسم سے
پشت پہ مُہر نبوت تھی جو ایک و نور فشان

وہ عکاشہ ہاتھ سے یکبار کوڑا پھینک کر
جاکے بوسہ لے لیا اُس مہر کا ہو شادمان

اور کہا حضرت نبی سے یا محمدؐ مصطفیٰ
سنتا تھا مین آپ سے ہر وعظ مین ہر زبان

بوسہ جو مہر نبوت کا لیا اس شخص نے
آتشِ دوزخ حرام اسکو ہو سیرِ بوستان

اسلئے بے ادبی مجھسے ہوگئی ہی کیا کہون
میرے ہون عفوِ جرایم ای امامِ راستان

آپ نے فرمایا اسکو جنتی بیشک ہی تو
جو ملا مجھسے تو وہ بھی جنتی ہی بیگمان

سُنکے یہہ سارا مدینہ اولٹا تب یک مرتبہ
ملگئے یکبار اُس سے وہان کے سب باشندگان

اور عکاشہ بولا حضرت کو زیارت کیلئے
مُہر یہہ لکھدو مجھے ای خاتمِ پیغمبران

آپ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ سے لکھواکے دی
مُہر وہ کلمے سے تھی جو پشت پر جلوہ کُنان

اب تلک دستور ہی دیکھو عرب کی طرف کو
ملتے ہین قبرِ عکاشہ سے ہر اک خورد و کلان

مجھکو بھی اپنے کرم سے یا محمدؐ مصطفیٰ
خواب مین بتلائے مُہرِ نبوت کا نشان

زندگی مین مجھکو ہوجاوے زیارت آپکی
گر نہ یہہ ہووے تو میری زندگی ہی رایگان

کیجئے اب کرم تا عاقبت بالخیر ہو
یا نبی سنی تمھارا ہی غلامِ کہتران

یا محمدؐ مصطفیٰ سنی پہ ہو اب کرم
حشر مین بھی آپ کا ہر بار ہووے مدح خوان

قصیدہ وفاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از تصنیف سنی

مین اب حسنِ نیت سے سیدہ مین جا
کرون دل سے توصیف بارِ خدا

بقا ذات اُسکی ہی سب کو فنا
وہ واحد جسکا نہین دوسرا

محمدؐ نبی صاحب جاہ کو ‏— کیا نور سے اپنے پیدا خدا
طرف سے نبی کے یہہ سب خلق کو ‏— کہ چھے روز مین حق نے پیدا کیا
اُسی نور سے کرکے صدہا نبیؐ ‏— اُنھون کو کیا خلق کا رہنما
جو دیکھا کہ یہہ اپنے بندون لئے ‏— کوئی صاحب رحم ہووے بھلا
محمدؐ نبی سرورِ دین کو ‏— کیا رحمت العالمین ظاہرا
ہوئے جب شفیعِ خلایق نبیؐ ‏— تسلی نے تب منہہ دکھایا ذرا
جہان مین جو پھیلا محمدؐ کا نور ‏— تو اوس نورِ ذاتی کو چاہا خدا
ہوا جب خدا کو محبت کا جوش ‏— رکھا ذات مین اسکو پھر اپنی لا
مگر نور تھا ذات سے کب جدا ‏— فقط دیکھنے کو یہہ ظاہر ہوا
وہ کیا تھا سبب تم سے کہتا ہون مین ‏— تپ محرقہ سر وہ پُر درد تھا
ہوئی صحت ایکدن تو حضرت نبیؐ ‏— کیا نقل تھوڑا سا پانی منگا
کہا بعد زہرا کو یہان تک بلاؤ ‏— کہ کھاوے میرے ساتھ کچھ آج آ
یہہ سنکر بلائے بصد اضطرار ‏— چلے آئے فرزند و مان اُسجگا
نبیؐ عائشہؓ زہراؓ حسنین نے ‏— کیا کچھ تناول یہہ پانچون نے آ
ابوبکرؓ آکر کہے یا نبیؐ ‏— مین آگے تمھارے مرون تو بھلا
مین غم آپ کا تا نہ دیکھون نبیؐ ‏— یہہ رو رو کے کہتے تھے صدیقؓ آ
غرض سارے اصحاب روتے تھے ہان ‏— کہا جب نبیؐ نے میرے اقربا
میرے بعد ہو حال تم سب کا کیون ‏— یہہ سنتے ہی رونیکا غل مچگیا
غرض صبحدم کی نمازِ سعید ‏— پڑھی لیکے اصحاب کو مصطفےؐ
خوشی سے دیا صدقہ ہر ایک نے ‏— کوئی زر کوئی توسنِ بادپا
خوشی سے رہے چار شنبے کے دن ‏— خلاصہ طبیعت تھے خیرالورا

مزاجِ نبیؐ جمعہ کی رات کو
وہ جسمِ مبارک جو تھا گل کے طور
ہوا ایسا حضرت کا تن ناتوان
نہ اٹھنے کی طاقت نہ پھرنیکا زور
دو اصحاب حضرت کے فرمان سے
ابوبکر صدیقؓ کو کر امام
نمازون سے بہتر نہین کوئی کام
کہو راستی سے ذرا دوستو
یہہ سنکر صحابی کہے آپ کی
تمھارا کرم دکھلے آئینے مین
وسیلے ہو دین اور دنیا کے تم
کہا پھر نبیؐ نے رہو مجھسے خوش
کہا او کے اسطرح اصحاب نے
تمھاری عنایت سے شرمندے ہین
کہے الوداع آکے منبر سے جب
نبی کی جو آوازِ غمگین سنے
وہان سے یتیم و مساکین کو
کہا ان غریبون نے اسطور سے
ہوا اسدن ایسا مدینہ مین شور
کہا سب نے اب بے وسیلہ ہوئے
وہان سے نبی گھر کے در پر جو آئے

سنو عصر کے بعد اور ہی ہوا
ہوا خشک ایسا کہ کانٹا بنا
نہ چلنا نہ پھرنا نہ آرام تھا
نہ کھانا نہ پینا عجب حال تھا
لے مسجد مین آئے نبی کو اوٹھا
نمازِ سحر آپ سنے کی ادا
وہان وعظ حضرت نے ایسا کیا
تمھارا مین کیسا پیمبرؐ ہوا
کہ مان باپ سے بھی زیادہ مہیا
قیامت تلک نقش ہو جائیگا
شفیعِ امم حامیِ دوسرا
مین ہوتا ہون اب یارو تم سے جدا
ہین ہم خوش رہو تم بھی خوش دایما
نہ بھولینگے ہم تا بروزِ جزا
وہ منبر سے رونیکی آئی صدا
وہ مسجد کی ہر اینٹ کو غم ہوا
بلا کر دئے سیم و زر پارچہ
ہوئے بے وسیلہ ہم اے مصطفیٰؐ
کہ رونے کی ہر سنگ سے تھی صدا
ہی اب کون وارث ہمارا بھلا
کہا آکے ایک اونٹ روتا ہوا

مجھے چھوڑ جاتے ہو کس شخص پر
خبر کون لیوے میری یا مصطفیٰؐ

ٹپکتا ہوا سر بروئے زمین
کھڑا تھا بہت شور کرتا ہوا

تو حضرتؐ نے سمجھا کے اوس اونٹ کو
کہا فاطمہؓ سے کہ اے فاطمہؓ

رکھا کر عنایت تو اس اونٹ پر
اِسے وانا اور کاہ دے تو سدا

کہا دوسرے روز صدیقؓ نے
مین ایک خواب دیکھا ہون یا مصطفیٰؐ

کھڑی ہی عائشہؓ اوڑھ چادر کو تھی
ہوا سے الگ اوڑ گئی وہ ردا

کہا آپ نے بیوہ ہووے گی وہ
یہہ تعبیر اسکی ہے اے باوفا

وہان سے یہہ حضرت عمرؓ نے کہا
مجھے خواب اسطور سے ہے پڑا

شکستہ میرا خواب مین عدل ہے
کہو مجھہ کو اسکی ہے تعبیر کیا

کہا آپ نے عدل ہی میرا دم
کوئی دم مین ٹوٹیگا یہہ دم میرا

کہا پھر تو عثمانؓ نے اسطرح سے
مجھے یا نبی خواب ایسا پڑا

کہو اسکی تعبیر کیا ہے مجھے
ورق ایک قرآن کا اوڑتا چلا

کہا آپ نے اس ورق سے یہہ ہے
میری روح تن سے اوڑ یگی بجا

جناب علیؓ نے ادب سے کہا
کہ ایک خواب پرسوز مجھہ کو دکھا

کھڑا تھا مین بکھتر پہن یا نبیؐ
وہ بکھتر میرے جسم سے کھل پڑا

نبیؐ بولے بکھتر ہی مجھہ سے پناہ
نہ تھا کیا پناہ مین تیرے مرتضیٰؓ

اٹھونگا جہان سے مین یا مرتضیٰؓ
غرض بے پناہ مجھہ سے تو ہووےگا

کہا عائشہؓ نے یہہ حضرتؐ سے پھر
مجھے رات کو خواب ہے یہہ دکھا

میرے گھر کا کھم ٹوٹ کر گر پڑا
کہو اسکی تعبیر کیا مصطفیٰؐ

کہا خواب ایسا جو عورت کو ہو
یقین ہے کہ مرد اسکا مرجائیگا

کہا بعد زہراؓ نے حضرتؐ سے یہہ
دکھا خواب مجھہ کو بھی اسطرح کا

ورق ایک قرآن کا تھا میرے ہاتھ
یکایک ہوا پر الگ اُڑ گیا

کہا بی بی زہرا سے حضرت نے یہہ
مین کہتا ہون تجھسے سن اے فاطمہ

ورق سے ہی مطلب سمجھ میری ذات
پڑھاتا تھا قرآن مین تجھکو سدا

ہی نزدیک دنیا سے اوٹھ جاؤنگا
رہیگی تو غمگین اے فاطمہؓ

کہا بعد حسنینؓ نے اسطرح
کہ ایک خواب دیکھا ہے ہم نے بُرا

ہی ایک تخت وہ ہی ہوا پر چلا
تلے اوسکے روتی تھی تھا سر کھلا

کہا اُن سے حضرت محمدؐ نے یہہ
جگر گوشہ سنلو یہہ کہنا میرا

ہی میرا جنازہ جو دیکھے ہو تخت
لیجاوینگے اسکو فرشتے اوٹھا

جنازے کے نیچے میرے ہووینگے
کہ تم دونون بھائیونکا ہو سر کھلا

یہہ سنکر مچا شور ماتم کا وہان
ہر ایک جائے رونا مدینہ مین تھا

کہا آکے اسوقت جبریلؑ نے
سلام علیک اے نبی مصطفےؐ

نبیؐ نے جواب سلام اسکو دے
کہا کیفیت کیا ہے مجھکو سُنا

کہا حق نے بعد از سلام آپکو
اگر زندگی چاہو تو مصطفےؐ

تو رکھتے ہین قندیل یاقوت مین
کہو تو تمھین عرش پر مصطفےؐ

یہہ فرمان سنکر نبی نے کہا
بہت مجھپہ احسان ہے تیرا خدا

موئے پر بھی امت مین اپنی رہون
جئے تک مین امت کے اندر رہا

کہا پھر تو جبریل نے اسطرح
تمھارے لئے جاکے یا مصطفےؐ

لے آتا ہون کپڑا مین جنت سے اب
کفن کو تمھارے شہ انبیاؐ

کہا اب جسوقت جبریلؑ نے
تو حضرت محمدؐ نے ایسا کہا

کفن جسطرح میری امت کو ہو
کفن مجھکو بہتر ہے اسطرح کا

ہوا حکم اللہ کا اے میرے دوست
مجھے کون سے غم نے مضطر کیا

کہا مجھ کو امت کا غم ہے بہت ۔۔۔ گنہ سے نہ ہو اُس کا چہرہ برا

کہا حق نے ایسا نہ ہوگا کبھو ۔۔۔ گنہ کے سبب اُن پہ یا مصطفےٰؐ

نصیحت کی خاطر فرشتوں کے ہاتھ ۔۔۔ خلایق پہ بھیجینگے قحط و وبا

یہہ سنتے ہی حضرت کو غم ہو گیا ۔۔۔ نہ ہرچند غم کر یہہ فرمان ہوا

شہادت کا درجہ اُسے دیوینگے ۔۔۔ وبا کے سبب سے جو مرجائیگا

جو یکدن ہو بھوکھا اگر قحط مین ۔۔۔ ثواب حج اسکو کرونگا عطا

رسولؐ خدا نے کہا رب سے یہہ ۔۔۔ خلیفہ جو ہارون موسیٰ کا تھا

گذر جاؤنگا گر مین دنیا سے یہہ ۔۔۔ یہہ کہہ کس پہ امت کو چھوڑون بھلا

کہا حق نے مت غم کرا ای میرے دوست ۔۔۔ خلیفہ مین امت کا تیرے ہوا

مجھے سونپ دے اپنی امت کو تو ۔۔۔ مین جس کا خلیفہ ہون ڈر اسکو کیا

سو یہہ سنکے حضرت بہت خوش ہوئے ۔۔۔ کیا شکر اللہ سجدے مین جا

ہوا بعد ازان پھر یہہ فرمان حق ۔۔۔ تجھے یا نبی اور کرونگا عطا

کہ جس سے تو خوش ہوویگا یا نبی ۔۔۔ ہوس کچھ نہ ہوگی تجھے مصطفیٰؐ

میری طبع ہوویگی اوسوقت خوش ۔۔۔ رسول خدا نے یہہ حق سے کہا

میری جبتک امت نہ سب بخش جائے ۔۔۔ خوشی مجھ کو ہوگی نہ اسکے سوا

کہا ایسا جبریل نے آپ کی ۔۔۔ مین اب پیشوائی کو یا مصطفےٰؐ

لے آتا ہون جنت سے اِسوقت یہ ۔۔۔ نبی اور شہیدونکا یہان قافلہ

مین دوزخ کے دروازے کرتا ہون بند ۔۔۔ کرون آٹھون جنت بھی آراستہ

یہہ کہکر مرخص ہوئے جبرئیلؑ ۔۔۔ کچھ آرام حضرت نے اسدم کیا

تو اسدم ادب سے پکارا کوئی ۔۔۔ عرب ایک آہستگی سے ذرا

کہا یا حبیب خدا مجھکو اب ۔۔۔ اگر ہو اجازت تو آؤن چلا

تو زہرا نے اسکو کہا کون ہے
کہا فاطمہ نے ذرا صبر کر
کہا مجھ کو فرصت نہین ایک دم
کہا پھر تو زہرا نے غصے سے جب
رہا سنکے زہرا کے غصے کو چپ
نہ کر غصہ اسپر تو ای میری جان
تنون سے ہے جان کو کرے وہ جدا
یتیمی وہ لاتا ہے بچون کے سر
کھلے سر بٹھاوے جہان کو تمام
وہ بچون کو ما باپ سے کر جدا
نہین ہے وہ اعرابی ای فاطمہ
یتیمی ترے سر پہ آتی ہے اب
کسی سے وہ ڈرتا نہین میری جان
فقط میری خاطر ہے منظور اسے
اسے منع مت کر تو ای میری جان
یہہ سن فاطمہ نے کہا رو کے تب
کہا ایسا حضرت نبیؐ نے اسے
جو دروازہ کھولا یہہ زہرا نے سن
کہا السلام علیک ای نبیؐ
اگر حکم ہووے تو یا مصطفیؐ
نہین تو چلا جاؤن پھر یا نبیؐ
یہہ بولے فرشتے سے حضرت نبیؐ

کہا اسنے مین ہون مسافر کھڑا
کہ سوتے ہین اسوقت خیر الوریٰ
بہت دور سے آرہا ہون چلا
چپ اب ٹھہر بے ادبی کرتا ہے کیا
تو ہشیار رہو کر نبیؐ نے کہا
نہ اعرابی ہے شخص ہے دوسرا
گھرو نمین وہ ویرانی ڈالے سدا
کرے مرد کو عورتون سے جدا
کئی دلہنون کو وہ بیوہ بنا
پھپھولے کلیجے مین ڈالے سدا
فرشتہ کھڑا ہے یہہ آموت کا
میری جان لینے کو ہے وہ کھڑا
نہ ڈر گھر مین جاتا ہے ہر ایک جا
کسیکا نہین خوف اوسے فاطمہ
کہے مجھے اندر تو ای بھائی آ
نہ کھولون گی دروازہ بابا ذرا
نہ کھولو تو در وہ ٹھہرتا ہے کیا
وہ آکر قریب نبی مصطفیؐ
مین جس واسطے آیا ہون ظاہرا
کرون قبض تن سے مین روح صفا
ہے اسباب پر اختیار آپ کا
مین اسدن کو مدت سے تھا ڈھونڈتا

چلا اب قبض کرنے تن سے تو میری جان
لگا قبض کرنے کو جب تن سے جان
جو امّت کی ہو سختیِ جان کنی
کہ سکرات امت پہ آسان ہو
یہہ سنکر کہا اُس فرشتے نے یہہ
سُنا جب تو حضرت نے کی یہہ دعا
ہوا حکم خالق کا ای میرے دوست
مگر میرے بندے ہین سب یا نبیؐ
قدم سات عالم کے جو کوئی چلے
نہ ہو جان کندن اگر فرض بعد
ہوا حکم خالق کا اسطرح سے
کھڑی رو رہی تھی بہت آہ مار
منایا جو حضرت علیؓ نے اُنھین
مجھے رُونا زہرا کا آتا ہی خوش
یہہ سنکر ہوا ایسا رونیکا غل
کہا فاطمہ نے کہ ای میرے باپ
مجھے بیکس و بے وسیلہ کئے
مجھے سونپ جاتے ہو کسکو کہو
نہ اس غم سے اب نیند آوے مجھے
نہ کھاؤنگی پیونگی ہر چند مین
تمھاری جدائی سے اس دم میرا

یہہ سنکر قدم چومے اُس نے اوٹھا
تو فرمایا حضرت نے ای باوفا
وہ سب سختی مجھپر تو رکھنا اوٹھا
وہ عاجز ہی سختی اوٹھاویگی کیا
میرا کیا ہی حضرتؐ ہی مالک خدا
بصد عاجزی اپنے سر کو جھکا
اگرچہ یہہ امت ہی تیری بھلا
کرونگا کرم اونکے اوپر سدا
نہ ہوگا عذاب اسپہ سکرات کا
پڑھے آیۃ الکرسی جو کوئی سدا
گیا غم بہت خوش ہوئے مصطفیٰ
سرہانے نبیؐ کے اُدھر فاطمہؓ
تو اتنے مین بولے نبیؐ مصطفیٰ
اُسے منع مت کر تو ای مرتضیٰ
مدینے مین یک حشر برپا ہوا
میرے سر یتیمی ہوئی برملا
میرے دل پہ غم کا ہی نشتر لگا
مین روتی رہی . تم چلے مصطفیٰ
مجھے فرش کانٹون کا بستر ہوا
مجھے آب و دانہ ہی آنسو میرا
کلیجا اکڑتا ہی یا مصطفیٰؐ

چلا یا تمھارے کرم نے مجھے ۔ اگرچہ میری مان ہوئی تھین فنا

مجھے کون چھاتی لگا دیگا اب ۔ کرے پیار اب کون اے مصطفیٰؐ

جو رو وین حسینؓ وحسنؓ یاد کر ۔ یہہ فرماؤ سمجھاؤن کیونکر بھلا

ہے افسوس سایہ ڈھلا سر سے آج ۔ دو عالم کا سردار جاتا رہا

کیا زخمی چہرے کو وہ نوچکر ۔ کہ ناخن ہر اک اسکا خنجر سا تھا

کبھو اپنے ہاتھون سے سر پیٹتی ۔ کبھو نوچتی بال کرکے بکا

کبھو کہتی یارب یہہ دن کیا ہے ۔ چلا باپ مین ہوگئی بے نوا

یہہ غم باپ کا مجھکو ماریگا ہیچ ۔ نکلتا ہے نعرہ ہر اک آہ کا

حسینؓ وحسنؓ کو کبھو کہتی تھی ۔ چلے نانا جان تم سے ہوکر جدا

چلو لپٹو سینے سے نانا کے اب ۔ پھر اسطرح ملنا کہان ہوویگا

یہہ دیدار نانا کا اب دیکھ لو ۔ یہہ دیدار آخر ہے دیکھو ذرا

یہہ سنکر ہوا شور اسطرح کا ۔ کہ یکبار کانپے زمین وسما

زیادہ نہ گھبرا تو بچون کو رو ۔ یہہ زہراؓ سے حضرت نبیؐ نے کہا

تو میری جدائی سے غمگین ہو ۔ کر اب صبر تو سونپ بہر خدا

کہ تو فاطمہ چھے مہینے کے بعد ۔ ملیگی میرے ساتھ خوشحال آ

مگر میری امت کو مت بھول جا ۔ دعا مغفرت کی کر اے فاطمہ

ادھر کو حسینؓ حسن روتے تھے ۔ محمدؐ کے غم مین بہ آہ و بکا

ہمین چھوڑ جاتے ہو تم کیسے سر ۔ جو تم ہم سے ہوتے ہین نانا جدا

کہ ہم دونون ضد کرکے روتے تھے جب ۔ اٹھاتے تھے کاندھے پہ ہمکو سدا

کرے ناز برداری اسطور کون ۔ ہمارا وہ آرام آخر ہوا

ذرا آنکھ اب کھولکر دیکھئے ۔ کہ ہے آخری دید دیکھو

ہلا کر کہا چھوٹے ہاتھوں سے یہہ — کہ نانا اٹھو کچھ کہو لب ہلا
الٰہی اب اِس چھوٹے سن مین ہمین — نہ کرنا تھا غمگین اِس طور سا
نبیؐ نے یہہ سن بات کو کھولی آنکھ — یہہ سمجھائے اپنے گلے سے لگا
کہا ای کلیجے کے ٹکڑے میرے — کرو صبر رونے کو تھا نہو ذرا
مگر باعثِ بخششِ عاصیان — کہ تم دونون بھایون کے سر لگ جھکا
نہ بھولو کبھو میری امت کو تم — نہین سے یہہ امت کا ہووے بھلا
حسن سے کہا ای میرے لخت دل — تجھے زہر ظالم کھلا دینگے لا
شہادت تیری زہر سے ہوویگی — تو سرسبز ہو حشر مین آویگا
اُسی سے ہو سرسبز امت میری — رہونگا مین خوش تجھ سے ای باوفا
کہا پھر حسینؓ مطہرؓ سے جب — تیرے سر سے امت کو بخشے خدا
کبھو سر پھرا مت کلیجے میرے — چلا دینگے نیزے جو اہلِ جفا
پدر اور بھائی بھتیجون کو سب — کٹا دے تو کربل کے میدان مین جا
غرض ظہر کے بعد پیارے میرے — چلے حلق پر تیرے تیغ جفا
میرے لعل تو لال ہو خون مین — چلا آ میرے پاس روز جزا
مجھے سرخروئی خدا پاس ہو — رہے سرخرو میری امت سدا
یہہ کہکر ہوئے سوئے جنت روان — شفیع الامم صاحب دوسرا
ٹپکتا تھا ہر چشم سے خون سرخ — مدینے مین اسدم اندھیرا پڑا
محمدؐ محمدؐ محمدؐ نبیؐ — یہی شور تھا ہر طرف جابجا
دوشنبے کا دن تھا تھا ماہ ربیع — کہ تاریخ تھی بارہوین ظاہرا
[illegible] برس کی تھی عمر شریف — تھا سن گیارہوان جب ہوئے فوت شاہ
[illegible]ے مین ہی عایشہ کے صحیح — یہی تحقیق وفن نبی مصطفیؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

تو اے سنی کر ختم یہہ داستان
تو اے سنی کر عرض حضرت سے یہہ
جب آؤنگا محشر مین ہو تشنہ مین
رہین ہر دو عالم مین عزت کے ساتھ
میرے دشمنون کو تو پامال کر
یہہ اہل جماعت کو سب یا نبیؐ
خدا کی عنایت سے اب یا نبیؐ

کہ روح مبارک پہ پڑھ فاتحہ
وہ ختم رسالت ہین شاہ ہدا
مجھے یا نبی کیجے کوثر عطا
میرے جتنے شاگرد ہین باوفا
رہین خوش میرے دوست اور اقربا
زیارت ہوا ونکو تمہاری سدا
رہین یہہ محبت سے سب ایک جا

نبیؐ مصطفی پر درود و سلام
تو اے سنی پہنچا بصدق و صفا

صلی اللہ علیہ وسلم

روایت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

گوش دل سے مومنو سن لیجے اب
پہلے کعبہ تھا عرب مین خوشنما
آسمان اوپر وہ کعبے کو خدا
اسکی ایک مدت تلک خالی تھی جا
جب زمانہ آیا ابراہیم کا
بیت معمور مقدس کی جگہہ
اونکے اسمٰعیل ایک فرزند تھے
ساتھ اسماعیل کو لے کر خلیلؑ
یانچ ہین اس سمت کو کوہ بلند
جب فرشتے آ خدا کے حکم سے

جو مین قربانی کا لکھتا ہون سبب
بیت معمور مقدس نام تھا
ہاتھ سے ملکوت کے منگوا لیا
پرنشانی کے لئے ایک ٹیکہ تھا
اس طرح اونکو ہوا حکم خدا
تو اے ابراہیم میرا گھر بنا
راحت جان و جگہہ پیوند تھے
کی بنائے خانۂ رب الجلیل
اونکے پتھر آپ کو آئے پسند
دیتے تھے لا لا کے سنگ آن کوہ کے

حکم آمد ای خلیلِ نیک خو — لَن تنالوا البر حتی تنفقوا
میری رہ مین جو تیری پیاری ہی چیز — جلد کر قربان اُس کو ای عزیز
یعنے جو تیرا پسر ہی پاکذات — اسکو کر قربان ای عالی صفات
سنکے یہہ کہنے لگا حق کا خلیل — ذبح مین کرتا ہون اسکو یا جلیل
یک پسر کیا ہی فدا تجھ پر ہزار — پر تجھے منظور ہو ای کردگار
حکم تیرا کسطرح ہووے عدول — مین نے کی بیٹے کی قربانی قبول
پھر تو بیٹے کو سنایا حکم رب — ذبح و قربانی کا وہ سارا سبب
تیری قربانی پہ ہی حق کی رضا — بول کیا کہتا ہی تو ای باوفا
سنکے بیٹے نے کہا ای باباجان — ہون رضائے حق پہ راضی بے گمان

قطعہ

بر سرم صد گونہ احسانِ خداست — صد سرم قربان بہ فرمانِ خداست
گر قبولش افتد اکنون حاضرست — جانِ این مسکین قربانِ خداست

اس مین اب مجھ کو سعادت ہی حصول — اور قربانی تمھاری ہو قبول
مین ہون راضی حکم رب پر جان سے — سر نہ پھیرونگا کبھو فرمان سے
جبکہ بیٹے سے سنی راضی کی بات — فکر کی دل مین خلیلِ نیک ذات
مان کو اسکی گر سناؤن یہہ سبب — جان پر اسکی پڑا ہوگا غضب
اور کچھ ہووے تو پھر یک بات ہی — ذبحیت فرزند کی آفات ہی
ایک ہی اسکو ہی بیٹا مہ جبین — ذبح پر اس کے ہی راضی یا نہین
یا الٰہی کیا کرون ہیہات ہی — جان پر میری بڑی آفات ہی
گر محبت پر دل اس کا آئے گا — میرے وعدہ مین خلل پڑ جائیگا
روک کر دل کو خدا سے کی دعا — یا الٰہی ہو میری حاجت روا

جیسا ہین اسباب پر ہون استوار
وہ بھی راضی ہووے ای پروردگار

مانگ لی اللہ سے جب یہہ دعا
پاس بی بی حاجرا کے چلد یا

بولا بی بی سے کہ ای روشن جمال
اسقدر آیا ہی حکم ذو الجلال

ذبح کر بیٹے کو میری راہ مین
تحفہ یہہ مقبول ہی درگاہ مین

بولو کیا کہتی ہو ہی یہہ حق کی بات
تم ہو راضی یا نہین ای نیکذات

سنکے بی بی نے کہا جب حکم رب
مین ہون راضی جان و دل سے بے تعب

قطعہ

جان و سر قربان بر فرمان باد
ای فدائی نام او صد جان باد

شد کمان کعبہ از حکمش بنا
صد پسر بر حکم او قربان باد

دل سے راضی ہون مین اسکے حکم پر
سو پسر قربان ہین کیا ہی یک پسر

حق کو سونپا مین نے اسماعیل کو
خیر اب لیجاؤ تم قربان کرو

دیکھا جب راضی ہی یہہ فرمانبر
لے چلا مان سے جدا بیٹے کو کہہ

لے کے بیٹے کو خلیل معتبر
پہنچے رفتہ رفتہ ایک میدان پر

تب کہا بیٹے نے تم ای باباجان
باندھو ایک پٹی میری آنکھون پہ ہان

اور ایک پٹی تم اپنی چشم پر
باندھ لو آوے نہ تا مہر پدر

جبکھڑی مہر پدر آوے او بل
وعدۂ حق مین پڑیگا بس خلل

جب تو ایک آنکھون پہ پٹی باندھ لی
اور ایک چشم پسر پہ بھی بندھی

ذبح کرنے کو سلایا خاک پر
اور چھری رکھی گلے پر بے خطر

زور سے جب پھیرنے خنجر لگا
حلق نیچے کا نہ یک ذرہ کٹا

دہار تب اس خنجر خونریز کی
گھس گئی پتھر پہ نہایت تیز کی

جب ملا بیٹے کے اس نے حلق پر
ہوگئی پھر دھار اسکی کند

پھیرتا تھا زور سے صاحب قرین
پر وہ خنجر حلق پر چلتا نہین

پوچھا ابراہیم نے خنجر کو جب
بول تو چلتا نہین ہے کیا سبب

حق نے دی اوسوقت خنجر کو زبان
یون لگا رُو رُو کے وہ کرنے بیان

حق نے فرمایا تجھے قربان کر
جب کئی قربان کئے تو نے شتر

تیری قربانی نہین آئی قبول
تو ہوا اُسدم نہایت دل ملول

جب ہوا فرمان کہ کر قربان پسر
تو ہوا راضی خدا کے حُکم پر

اور پسر بھی تیرا راضی ہُو گیا
اپنی قربانی پہ ای اہلِ صفا

ہو کے راضی اُس کی مان نے بھی کہا
یین نے سونپا تجھ کو ای یارِ خُدا

یعنے اسمٰعیل کو سونپا تجھے
یہہ امانت میری ہے اب دیکھ لے

حُسن نیت سب کی سن ای سر بلند
حق تعالیٰ کو بہت آئی پسند

حلق پر نیچے کے اب تو مجھ کو مل
بولتا ہے ای چھری تو جلد چل

حکم حق آتا ہے مجھ کو دمبدم
ہان چھُری مت کر گلا اُس کا قلم

ہے امانت حاجرا کی اس لئے
حق تعالیٰ منع کرتا ہے مجھے

حکم یا تیرا سنون یا حکمِ رب
کیا کرون مین ای خلیل اللہ اب

قطعہ

چون بہ نرم حلق طفلِ بے گناہ
آہ می جنبد بغم عرشِ الٰہ

از وجودِ قدسیانِ آسمان
مے برآید این زمان ایک شور آہ

جانکر کاٹون مجھے یارا نہین
کیا یہہ طفل اللہ کا پیارا نہین

سطرح خنجر خلیل اللہ کے سات
کر رہا تھا مو منوا وسوقت بات

تب جلالت سے ہوا حکم جلیل
جلد جا دنبے کو لے کر جبرئیل

ذبح کرتا ہے پسر اپنا خلیل
ہان نہ ہووے ذبح وہ اے جبرئیل

رکھدے جا دنبے کو تو خنجر تلے — تاکہ اسمعیل میرا بچ رہے
حکم سے اللہ کے روح الامین — لے کے دنبے کو شتابی سے وہین
رکھدیا خنجر تلے اسوقت آ — اور اسماعیل کو چھڑوا لیا
جب چلا خنجر گلے پر تیز ہو — تب خلیل اللہ نے دیکھا روبرو
دست بستہ ہی کھڑا آگے پسر — رکھی پیشانی زمین پر شکر کر
مومنو فرمائے حضرت مصطفی — سنت ابراہیم کی لانے بجا
یعنے ایک بکری کو تم قربان کرو — اور وہ بکرا رہے بے عیب ہو
مصطفی کا حکم اے سنی مدام — لابجا ہر وقت ہر ایک صبح و شام

صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفی پر اور ابراہیم پر
فاتحہ پڑھ سنی تو شام و سحر

کرامات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ و حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا روایت ہی یہہ غمگین دوستو — دل لگا کر آج تم مجھہ سے سنو
معتبر کنز العبادت ہی کتاب — اس مین لکھتا ہی یہہ حال غم مآب
ایک یہودی تھا کوئی اے مومنو — قومیت مین اپنی بس باآبرو
اسکو ایک بیٹی نہایت تھی حسین — حسن سے جسکے خجل ماہ مبین
اسکی آنکھون مین یہہ تھی جادوگری — دیکھہ کر جسکو مسخر ہو پری
دونون دیدے دو سیہ بادام تھے — کاکل مشکین دلون کے دام تھے

کیا وہ دیدے ہے برسرِ نخچیر تھے — دیدۂ آہو پہ آہو گیر تھے

دیکھے گر بھر کر نظر جادو نگاہ — عاشقون سے کچھ نہ نکلے غیر آہ

مہ جبین رخسار گل ابرو ہلال — عاشقون کے خون پہ دیدے لال لال

تھی کمان ابرو مژگان تیر تھے — سیکڑون دل اسکے بس نخچیر تھے

زلف سنبل سرو قد غنچہ دہن — لعل لب سوسن زبان شیرین سخن

قد قیامت اور یہہ تھی چہرہ کی تاب — تھا سوا نیزے پہ گویا آفتاب

شعلہ رو تھی اور لباس اسکا زری — حسن کے عالم مین تھی آتش پری

غزل

سرو بخود گر خرامان آمدے — عاشقان را جان در جان آمدے

تازگی بگرفتی از سر بوستان — چون نسیم ناز خندان آمدے

چون کشادے طرۂ مشکین خود — بوئے خوش در سنبلستان آمدے

دردمندان را اگر کردی نگاہ — درد را نصرت ز درمان آمدے

گر فشردی آب از گیسوئی خود — در خجالت ابر نیسان آمدے

گر ز گوشہ آمدے ابرو کمان — صد دل و جان بہر قربان آمدے

ذرہ واران یافتی ای سنتی نور
چون بہ بام آن مہر رخشان آمدی

اِس طرح تھا حسن اُس کا لا بیان — جس سے شرماتا تھا مہر آسمان

الغرض وہ غیرت خورشید و ماہ — ہوگئی بیمار تھا حکم اِلٰہ

ایسا بیماری نے کچھ صدمہ کیا — ہوگئی معذور تر وہ دلربا

دونون آنکھین رہگئین جب دیدے سے — دل شکستہ ہوگیا امید سے

کان بہرے ہوگئے اور پانون لنگ — پھر تو اوس گل کا ہوا کچھ اور رنگ

تن مین تھا لرزہ نہایت بیقرار ‏— جسم لاغر ہو گیا دل سُوگوار
گوشت گھلکر تھا عجب کچھ اُسکا حال ‏— استخوان باقی رہی تھین اور کھال
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم اسکو تھا ‏— زندگی مین ذائقہ سکرات کا
اِس طرح سے ہو گئی بیمار تر ‏— اُس کو ہر مُوئے بدن تھا نیشتر
اُس رخِ پُر حسن پر مانندِ ماہ ‏— آیا بیماری کا ایک ابرِ سیاہ
طُرّۂ مشکین جو تھا آراستہ ‏— بادِ صرصر سے پریشان ہو گیا
وہ قدِ سروِ خرامان واہ واہ ‏— خشک ہو کر بنگیا مانندِ کاہ
وہ تر و تازہ جو تھا غنچہ دہن ‏— ہو کے خوشیدہ ہوا لب بے سخن
وُہ خرامان سرو قدّ نازنین ‏— ناتوانی سے ہوا مسند نشین
اوس کمان ابرو نے جب گوشہ لیا ‏— ہو گئے سب تیر مژگان ریختہ
روغن اُن دو چشم کے بادام کا ‏— بہہ گیا جب ہو گئین وے سب بے جلا
یعنے جو نقدِ بصارت اس مین تھا ‏— لے لیا غارتگرِ علّت نے آ
تن جو اوسکا پھول کے مانند تھا ‏— کیا کہون مین سُوکھ کر کانٹا بنا
مثلِ طوطی وُہ جو تھی شکر زبان ‏— آہ و نالے سے ہوئی فریادخوان
مار تھی نسخون کی اوس بیمار پر ‏— پر دوا ہوتی نہ تھی کچھ کارگر
باپ نے دیکھا نہین ہوتا علاج ‏— مشورت کی دل سے اپنے لاعلاج
باغ مین اپنے اوسے لیجائیے ‏— آب و دانہ بھی وہین پہنچائیے
شاید اس جا کی ہوا بھا جائے گی ‏— صحّت اُسکو کچھ تو مُنہ دکھلائیگی
شہر کے باہر ایک اُس کا باغ تھا ‏— لیگیا بیمار کو اُس مین اوٹھا
وہان بھی وُہ بیمار داری مین رہا ‏— پر کسی صورت نہوتی تھی شفا
روز و شب اوسکو نہ کچھ آرام تھا ‏— آہ و زاری سے ہمیشہ کام تھا

اُس کی بیماری مین بس آکے پدر
خرچ کر ڈالا تمامی سیم و زر

شہر مین جاکرکے کچھ فکرِ معاش
اُسکے مُنہہ مین وہ چوا دیتا تھا اُس

آپ بھی کرلیتا کچھ کچھ زہر مار
کیونکہ رہتا تھا نہایت دل فگار

چھوڑکرایک روز اُس بیمار کو
شہر مین جاکر رہا کچھ کار کو

لگ گیا اوس روز اوسکو ایسا کام
شہر مین ہی رہگیا ایک شب تمام

باغ مین بیمار وہ تھی بے قرار
درد بیماری سے روئی زار زار

بیقراری مین گئی جب شب گذر
ہو گیا یکبارگی وقتِ سحر

بھائی دل کو صبح کی ٹھنڈی ہوا
ہر پرندہ چہچہانے کو لگا

ایک پرندے کی صدائے دردناک
جب سنی اُسنے وہ نقشِ فرشِ خاک

ناگہان دل مین الم پیدا ہوا
جان پر ایک اسکی غم پیدا ہوا

آئی بے طاقت وہ اوٹھتی بیٹھتی
کرکے کچھ ہمت وہ اوٹھتی بیٹھتی

جب گیا اُس جھاڑ کے نیچے گذر
تھا پرندہ پُر الم جس جھاڑ پر

پھر پرندے نے جو کی آوازِ غم
جوشش دل کو آگیا اُسکے بہم

دونون آنکھون سے وہ تھی معذور گر
دیکھ کچھ سکتی نہ تھی بھر کر نظر

دیکھنے کی آرزو تھی مرغ کو
اُس کے دل اندر بہت ای دوستو

دیکھ تو سکتی نہ تھی لیکن ذرا
آرزو سے اپنا سرا اونچا کیا

اوس پرندے نے جو جھٹکے اپنے پر
گر پڑا قطرہ ایک اسکی آنکھ پر

جب پرون سے اوسکے وہ قطرہ گرا
ایک دیدہ اُس کا روشن ہو گیا

کھل گیا دیدہ تو دیکھا کر نظر
مرغ ایک بیٹھا ہے خون مین تر بتر

خون پرون مین اور دل ناشاد ہے
مرغ بیٹھا کر رہا فریاد ہے

چشم پر اسکی جو وہ قطرہ گرا
خون تھا اُس مرغکِ ناشاد کا

پھر تو اُس نے ہاتھ دو پھیلا دئے خون کے جب اور کچھ قطرے گرے

خون ملا وہ دوسری بھی چشم پر آگیا اُس چشم مین نورِ بصر

اور تھوڑا خون اس کا جھیل کر جب لگایا اُس نے اپنے جسم پر

جسمِ بے راحت کو راحت ہوگئی چلنے پھرنے کی بھی طاقت ہوگئی

بدرِ سیما ہو گیا تھا جون ہلال پھر نئے سر سے ہوا بدرِ کمال

جسم وہ کانٹا بنا تھا سوکھ کر ہو گیا مانندِ گل پھر تازہ تر

تابِ بیماری سے تھا چہرہ سیاہ پھر درخشان ہو گیا مانندِ ماہ

ایک خوشی سے کر رہی تھی سیرِ باغ لعلِ لب سے اسکے تھا لالہ کو داغ

اُس گلِ رخسار پر بلبل ہزار چہچہاتے کر رہے تھے جان نثار

ایسے مین آیا وہان اُس کا پدر دخترِ بیمار کی لینے خبر

دیکھتا کیا ہی نہ وہ بیمار ہی اور نہ آوازِ دلِ لاچار ہی

غمزدہ ہو کر چلا جب ڈھونڈھتا ناگہان اس باغ مین دیکھی ہی کیا

غنچہ لب رشکِ چمن ایک نازنین ہی کھڑی پر اُسکو پہچانا نہین

پوچھا اُس سے تب کہ ای رشکِ بہار میری ایک بیٹی تھی یہان بیمار وار

کیا اُسے دیکھے ہو تم نے اِس جگا بول دو دل اب پریشان ہی میرا

تب کہا اُس نے کہ ای بابا عزیز کیا نہین بیٹی تمھاری یہہ کنیز

دیکھ کر پوچھا یہہ کیا صورت ہوئی کونسی صورت سے یہہ صحت ہوئی

باپ کو اُسنے سنایا ماجرا اُس پرندے کا بھی بتلایا پتا

اُس یہودی نے جو دیکھا جھاڑ پر ایک غمگین ہی پرندہ خون مین تر

پوچھا اسکو جب ای مرغِ کارساز کس ولی کی ہی تو روحِ جان نواز

یا فرشتہ ہی کوئی افلاک کا یا ہی دم کوئی ولیِ پاک کا

شکل بدلا کر یہان آیا کدھر
تیرے خون مین اسطرح کا ہے اثر

کسنے تجھہ کو آج مارا تیر ہے
کس شکاری کا ہوا نخچیر ہے

چھوٹ کر آیا ہے کہہ کس باز سے
غم نمایان ہے تیرے آواز سے

عارضے سے یا کہ دل ہوتا ہے خون
یا کسی کے غم مین تو روتا ہے خون

اُس پرندے کو خدا نے دی زبان
جب تو یہہ کہنے لگا گریہ کنان

ہین فرشتہ ہُون نہ روحِ اولیا
یہہ خیالِ خام دل مین تو نہ لا

روح ولیون کی بدلتی ہے کہین
مومنون کا یہہ عقائد ہے نہین

کان رکھہ کر سن میرا اب ماجرا
مرغ ہون ایک مین بھی غم کا مبتلا

اب نہ مارا مجھہ کو کوئی تیر ہے
ہان مگر غم کا یہہ دل نخچیر ہے

پنجہ کھایا ہون مین غم کے باز کا
ہے یہی باعث میرے آواز کا

ہون نہ بیماری مین کوئی مبتلا
ہے مقرر غم کا مجھہ کو عارضہ

خون بہاتا چشم سے ہین غم گزین
کیا کرون کچھہ جسم مین خون ہی نہین

حال مت پوچھہ اب دلِ مغموم کا
ہے پرون مین میرے خون مظلوم کا

یعنے وہ حضرت نبیؐ کا جانشین
تن پہ کھایا اپنے زخمِ اہلِ کین

خنجر و تیر و تبر سے وائے غم
ہوگیا زخمی بصد ظلم و ستم

جسکو کاندھے پر بٹھاتے تھے نبیؐ
اسکا تن زخمی کئے ہین اب شقی

جو رسولؐ اللہ کا ہے دلستان
وائے غم وہ ہوگیا لوہو لہان

تیر جب اسکو لگا میدان مین
چُب گیا پیکان نبیؐ کی جان مین

جس گھڑی زخمی شہِ والا ہوا
کربلا مین خون کا نالا بہا

اُسکے خون پر چرخ نے خون رو دیا
ہوش ہر ایک اہلِ جان نے کھو دیا

اُس کے جب خویش و اقارب کٹ گئے
زخم سے انکے کلیجے پھٹ گئے

خون بہا جب شاہِ نیکو فال کا
جب یہودی نے سنا یہہ حالِ غم
مرغ سے بولا کہ یہہ ہے خدا
نام تو انکا سنا مجھہ کو بہم
سنکے یہہ اُس مرغ نے اک آہ کی

حال تب سے ہی یہہ غم منواں کا
رو دیا یکبار با درد و الم
کون سے ہیں وے رسولِ کبریا
ہو گیا جنکے نوا سے پر ستم
بولا کیا ہو وے ثنا اوس شاہ کی

قصیدہ

آن شہِ دین مظہرِ نورِ خداست
سیّدِ عالم رسولِ کبریاست
شد وجودش موجبِ ہستیِ خلق
آن شہِ کونین ختم الانبیاست
مقتدائے دو جہان آن ذاتِ پاک
جادۂ پیشیانیان را پیشواست
پایمالش آمدہ لات و منات
ذاتِ پاکش رہنما و مہتداست
دستِ عالم از ضلالت برگرفت
آن ہمہ گمگشتگان را رہنماست
حضرتِ موسیٰ عصا بردار او
کلمۂ او ما ضعیفان را عصاست
حضرتِ عیسیٰ مسیحائی چہ کرد
آن مسیح دردِ عصیان و خطاست
نفسی نفسی ہر نبی گوید مگر
در قیامت آن نبی دو سراست

حمد ہست از اسم مقبولش عیان
نامش ای سنّی محمّد مصطفیٰ است
صلی اللہ علیہ وسلم

اُس نبی ہی کی وہ آلِ پاک ہی
سُن کے بولا وہ یہودی غم نہ کھا
اونکے ظالم حق سے شرمندے رہیں
خون بہا کر ظالموں کے ہاتھہ سے
جامِ آبِ زندگی پیتے تو ہیں

جنکے خون ہیں تر جو یہہ غمناک ہی
حق تعالیٰ اُن کو بخشیگا شفا
خون بہا تو کیا پہ یہہ زندے رہیں
جیتے جی تو ہیں نہ اس آفات سے
خیر گر زخمی ہوئے جیتے تو ہیں

گر وہ زندہ ہین تو بس تنہا ہی بس
ہووے گی صحت پہ اونکو دست رس

آفتین گر جان پہ ہین انسان کی
خوف کھا پر خیر ہووے جان کی

کاہیکو روتا ہی شور و آہ سے
رکھہ تو امید شفا اللہ سے

سنکے یہہ اس مرغ نے اک آہ بھر
یون کہا رو رو کے اُسدم مار سر

ہی شفا زندون کی خاطر ایجوان
کیا ہوا ابتک نہین تجپر عیان

زندہ گر رہتا وہ فرزند علیؓ
کاہیکو ہوتی مجھے یون بیکلی

مصطفیٰؐ کا وہ تو اسا مر گیا
سر کٹا کر ہائے پیاسا مر گیا

دیکھ لے یہہ جسم اور یہہ میرے پر
او سکے ہی خون مین ہوئے ہین تر بتر

تب یہودی نے بصد غم یون کہا
واسطے اللہ کے کہہ کچھہ ماجرا

اُن کی مظلومی سے جان اُکھڑے ہے اب
بول مجھکو کیفیت اسوقت سب

تجھکو کس نے دی خبر اس حال کی
کیا ہی صورت مصطفیٰؐ کے آل کی

تب کہا اس مرغ نے ای باخبر
حال غمگین سن ذرا اب غور کر

ایکدن کا ذکر ہی ہم مرغ چند
سوئے صحرا چلدئے ای ہوشمند

واسطے چارے کے نکلے سب کے سب
پر کہین چارہ نپایا ہم نے تب

مشورت تب کی کہ ہر ایک ہو جدا
واسطے چارے کے جانا جابجا

الغرض ہر ایک وہان ہو منتشر
اپنے چارے کو چلا پر کھول کر

پھر تو چر چگ کر کے ہم یکجا ہوئے ہو
آئے سب مل مل کے کرتے گفتگو

مہر کی گرمی سے جان بیتاب تھی
دھوپ سے چربی پگل کر آب تھی

دوپہر تھی سر پہ تھا جب آفتاب
ٹھہرنے کی تھی زمین پر کچھہ نہ تاب

تاب چلنے کی نہ تھی انسان کو
دھوپ مین تھا ایک تشنہ جان کو

دھوپ کالا تھا کہ جلتی تھی زمین
تھے بھڑکتے شعلہاے آتشین

دھوپ سے بیتاب ہو کر ہم تمام
جھاڑ ایک آیا نظر مین سایہ دار
جب لگی اُس جھاڑ کی ٹھنڈی ہوا
کوئی تو سائے مین مرغولا کرے
کوئی بولے آب اور دانے کی بات
الغرض ہم سب وہان بایکدگر
ایسے مین ایک غیب سے آئی ندا
آج ہی آفات مین میرا حسینؑ
دھوپ مین جلتا ہی میرا نازنین
وہ وہان بھوکا پیاسا ہی کھڑا
اُسکے بچّے آہ ہر ایکدم بھرین
بلبلاوین بھوک سے بچے تمام
پیاس سے نکلی ہی وہان انکی زبان
بند پانی اُن پہ ظالم نے کیا
آب و دانہ تین دن سے اُنپہ بند
آب و دانہ تم کو بھایا کسطرح
آہ و نالے کا وہان ہی غلغلہ
اب نہ آئی دھوپ کی کچھ تمکو تاب
سیکڑون اوسپر وہان چلتے ہین تیر
اپنے سب خویش و اقارب کو کٹا
زخم کھائے شاہ نے تلوار سے

آئے سایہ ڈھونڈھتے باہم تمام
جاکے اسپر ہمنے تب پایا قرار
دل پہ فرحت ہو گئی بے انتہا
کوئی بولی اپنی خوش بو لاکرے
کوئی اپنی سیر کر آنے کی بات
بات کرتے تھے خوشی مین آنکر
ای پرندہ چین سے بیٹھے ہو کیا
تمکو خوش آئی بھلا اسجائے چین
تم یہان اچھے ہوئے سایہ نشین
آب و دانہ تمکو خوش آیا بھلا
تم یہان سائے مین مرغولا کرین
تمکو خوش آیا بھلا کیا طعام
کسطرح پانی پیا تم نے یہان
تم نے اچھا سرد تر پانی پیا
تمکو عیش اس جائے کیا آیا پسند
عیش یہان تم کو خوش آیا کسطرح
چہچہانا تم کو کیا اچھا لگا
دھوپ مین جلتا ہی میرا آفتاب
خون مین آغشتہ ہی میرا امیر
آپ بھی تیار مقتل پہ کھڑا
صاف پر کرتے ہو کیا منقار سے

قاتل اوسکے قتل پر تیار ہے
چین تمکو اب یہان ہر بار ہے

جسکو کاندھے پر بٹھاتے تھے رسولؐ
وہ زمین گرم پر ہے دل ملول

قافلہ اُس کا وہان تاراج ہے
کیا جماعت خوش تمھاری آج ہے

جو پلا ظلّ رسول اللہؐ مین
تشنہ لب ہے وہ کھڑا جنگ گاہ مین

ظالمون کی اسپہ اب آفات ہے
تم کرو اس جا خوشی کی بات ہے

کچھ بھی آیا تمکو اب اسکا خیال
ہے میرے محبوب کا کسطرح حال

الغرض ہمنے سنی جب یہہ ندا
جسم مین ہر ایک کے لرزہ پڑ گیا

اُڑ چلے جب ہم لبوئے کربلا
جاکے کیا دیکھے کہ وہ شاہ ولا

ذبح ہوکر وہان پڑا ہے خاک پر
گرد اسکے ہین پڑے خویش و پسر

جسم تیرون سے ہوا ہے چاک چاک
لاشۂ مظلوم ہے آلودہ خاک

مصطفیٰؐ کے جانشین کو دیکھہ کر
ہوگئی آفت ہماری جان پر

لاشۂ پرخون پہ لوٹے سارے جا
پھر وہان سے اوڑھ کے ہر ایک جا بجا

کچھہ نہ تھی تب ایک کی ایک کو خبر
ہوگئی ساری جماعت منتشر

جسطرف دل لے گیا اسطرف کو
ہر پرندہ اوڑ چلا بیہوش ہو

اسطرح سے مین بھی ہوکر پُر الم
آگیا اُس جھاڑ پر با درد و غم

کاٹ لینا حلق پر خنجر نہین
کیا کرون کچھہ تیز یہہ شمشیر نہین

ہے یہہ خون اس کشتۂ شمشیر کا
ہے یہہ خون زخم تن شبیر کا

کہہ کے یہہ وہ مرغ وہان سے اوڑ گیا
یہہ یہودی اس جگہہ غمگین بنا

دل ہوا از بسکہ اسکا نرم تر
اپنی دختر سے کہا اے باخبر

جسکے خون مین اسطرح کا ہوا اثر
اسکے جد کا کیون نہ ہو دین خوب تر

الغرض بیٹی کو لے وہ با صفا
شہر مین جاکر اقارب سے کہا

دین

دین محمد کا کرو تم اب قبول / وہ یقین بر حق خدا کا ہی رسولؐ

حال جو گذرا سنایا اونکو سب / اور دختر صحت پانے کا سبب

جب سنا خویشون نے اُسکے ماجرا / سب نے تب کلمہ محمدؐ کا پڑھا

وہ یہودی بھی معہ دختر وہان / پڑھ دیا کلمہ بدل ہو شادمان

دیکھئے شبیر کے خون کا اثر / درد کو ہر ایک دوا ہی نیک تر

غم کرو شبیر کا ای دوستو / خوش رہو گے مصطفی کے روبرو

بس کرای سنی یہہ غم کی داستان / کیا بیان ہووے کہ ہی قاصر زبان

فاتحہ پڑھ اب تو ای سنی یہہ
ختم کر کر داستانِ درد و غم

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ دربیان شیخ صنعان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذاتِ خالق قُل ہُوَ اللّٰہُ اَحَد / لَم یَلِد وَاحِد وَلَم یُولَد اَحَد

ذاتِ باری لاشریک وَحدَہٗ / ہی رسولؐ اللہ محمد عبدہٗ

سلّموا صلّوا علیہِ و آلہ / والصّلوات اللہ علی اصحابہ

بعد حمد و نعت کے ہو باادب / ہین کرامت غوث کی لکھتا ہون اب

وعظ مین ایک روز حضرت نے کہا / میرے کاندھے پر ہی پائے مصطفےٰ

ہین ولی جو حاضرین و غائبین / اور جو ہین اوّلین و آخرین

ہی قدم میرا سبھون کے دوش پر / حق تعالی نے مجھے دی ہی خبر

آپ نے جسوقت یہہ فرما دیا / فضل حق سے اولیا نے سن لیا

یعنی وہ آوازِ شاہِ کاملین / سن چکے سب اوّلین و آخرین

حاضرین و غائبین کے کان مین
سنکے یہہ آوازِ شاہِ اولیا
غوث الاعظم کا وہ پائے نیکتر
شیخ صنعان تھا جو پیرِ اصفہان
دوستانِ حق سے ایک مین بھی تو ہون
تب فرشتے سنکے اس آواز کو
غوث نے سنکر شتابی سے کہا
آئی ایسی درگہِ رب سے ندا
سب نے کاندھے پر لیا میرا قدم
جو کہ رحلت پا چکے تھے اولیا
یعنے اپنی قبر سے گردن اوٹھا
شیخ صنعان نے کیا انکار اب
یہہ نہین سمجھا وہ پیرِ اصفہان
یعنے آن حضرت محمدؐ کا قدم
اوس کے پا سے موجب برکات ہی
یہہ نہین سمجھا کیا دیگہ خیال
گر قبول اسکو نہین میرا قدم
چپ رہے فرما کے اتنا دستگیر
شیخ صنعان نے یہہ دیکھا شب کو خواب
ایک بت کے روبرو ہو با ادب
صبح کو وہ خواب اپنا کر بیان

جبکہ پہنچا دی خدا نے آن مین
سب نے گردن کو جھکا کر یون کہا
دوش پر سر پر ہماری چشم پر
سنکے بولا کبر سے وہ ناگہان
کیا سبب اس کا قدم کاندھے پہ لون
لا کے پہنچائے وہ شاہِ راز کو
اپنی جانب سے مین کچھہ بولا نہ تھا
مین نے پہنچایا جو تھا حکم خدا
عاجزی سے کر کے اپنی پشت خم
اون سبھون نے بھی قدم میرا لیا
سب نے رکھدی صاف میرے سر پہ پا
یہہ نہین معلوم اس کا کیا سبب
اس سخن مین دیکھو ہی رازِ نہان
عبدِ قادر کو ملا ہی باکرم
پانون حضرتؐ کا بھی اوسکے سات ہی
لایا نادانی سے دل پر وہ ملال
ہوئیگا گردن پہ سُوّر کا قدم
غوث الاعظم شاہِ دین پیران پیر
آپ شہر روم مین پہنچے شتاب
صاف سجدہ کر رہا ہی بے سبب
بولا مجھہ کو اس مین آتا ہی گمان

خواب یہہ اچھا نہین ہے دوستو — یہہ نہین معلوم کیا انجام ہو
یہان سے چلئے کعبۂ اللہ کی طرف — دل لگانا اپنا اللہ کی طرف
اتفاقاً شیخ صنعان قصد کر — چلدئے حج کے لئے خورسند تر
ساتھہ اونکے چارسو تھے سب مرید — جب چلے ہو عازمِ حجِ سعید
راہ مین ترسا کی ایک لڑکی حسین — اپنے بنگلے پر تھی بیٹھی نازنین

غزل

دل فریب و دلربا رشکِ قمر — گل رخ و غنچہ دہان و سیمبر
تیر مژگان گوشۂ ابرو کمان — چشم نرگس سحر گر جادو نظر
مہر خوبی شعلہ رو آتش پری — ز آتشِ عشق آب زاہد گرم تر
گیسوئے شبرنگ بر رخسار صاف — چون بخوبی ہمقران شام و سحر

از مئ خوبی لبالب جام چشم
ہوش مستی صاف بردہ در نظر

کافرہ ترسائی تھی آتش پرست — بلکہ خاکستر مین آتش اس سے پست
شعلہ رو کچھہ ایسی آتشناک تھی — رشک سے گھل گھل کے آتش خاک تھی
بیٹھہ کر دوکان پہ بیچے تھی شراب — عاشقون کے دل وہ آتش پر کباب
نازنین ایسا بہت قہوہ فروش — ایک ادا مین لوٹ لے زاہد کا ہوش
آگ کو رغبت سے یہہ پوجا کرے — آگ اسکو رشک سے دیکھا کرے
آگ کو پوجا کرے یہہ شعلہ خیز — آگ کی اس پر نظر تھی تیز تیز
سنگدل وہ بت کہ آتش رنگ مین — کیونکہ ہووے آگ اکثر سنگ مین
دیکھتے ہی اسکو عاشق ہو گیا — کاہیکا عاشق کہ فاسق ہو گیا
مارتا تھا جسطرح کعبے کا دم — ہو گیا ویسا پرستارِ صنم گا

شیخ جی بھولے حرم کا صاف نام ‏— بُت کا جسدم بھا گیا بیت الحرام
ہو گیا کر عشق کعبے کا عدم ‏— وہ مسلمان کافرِ عشقِ صنم
ہو گیا زلفِ صنم کا تار تار ‏— شیخ صاحب کے گلے زُنّار وار
کعبہ جب روئے صنم کا بھا گیا ‏— طاق مین ابرو کی جا سجدہ کیا
وہ خمِ ابرو جو دیکھا یار کا ‏— صاف محرابِ عبادت کر لیا
اوس کمان ابرو کا دیکھا جبکہ تیر ‏— ہو گیا نخچیرِ شیخ گوشہ گیر
مانگ لے کر مانگ سے نے دل شیخ کا ‏— لے لیا ایمان کامل شیخ کا
پر گھر اُس مانگ کی کیا دون نظیر ‏— کوڑیالے سانپ کی تھی وہ لکیر
یا کہون مین کہکشانِ پُر ضیا ‏— یا کہ نقشہ کوڑیالے سانپ کا
یا کہون مین کر چکا شاید گذر ‏— راستے مین سانپ انڈے ڈالکر
جوئے حیوان یا کہ تھی ظلمات مین ‏— صبحِ صادق یا تھی آدھی رات مین
یا کہون مین ابر مین تھا صاعقہ ‏— خضر یا ظلمات مین بھولے تھا رہ
حق و باطل کی سمجھہ کو ابر و برق ‏— کفر اور اسلام مین اتنا ہی فرق
مانگ کیا تھی زاہدون کی آہ تھی ‏— کفر کی ظلمات مین گم راہ تھی
زلف اسکی دام تھی ایک جان پر ‏— ظاہرا ڈالے بلا ایمان پر
زلف کیا زاہد کو لائی دام مین ‏— کفر نے ڈالی بلا اسلام مین
ٹوٹا سا دل ہو گیا کاکل رسن ‏— پھر ہوا چاہِ ذقن مین غوطہ زن
شیخ تسبیح سلیمانی کو چھوڑ ‏— ہو گیا کافر مسلمانی کو چھوڑ
پھینکدی تسبیح متوالا ہوا ‏— سلسلہ پھرا شک کا مالا ہوا
کا ہیکی تسبیح تھا وہ اور طور ‏— منکے منکے مین پڑا کچھہ پھیر اور
شیخ صاحب چھوڑ کر سب عقل و دین ‏— ہو گئے کوئے صنم کے جا نشین

ٹکٹکی باندھی صنم سے روبرو — دین و آئین چھوڑ کر سب ایک سو
چھوڑ کر پاسِ نفس پاسِ قدم — دم صنم کا مارتے تھے دمبدم
اس طرف بھی عشق نے جذبہ کیا — ہو گئی آشفتہ تر وہ دلربا
وہ جہان بیٹھی تھی پھر اُٹھی نہین — اپنی جا سے بت بھی اُٹھتے ہین کہین
چپکی بیٹھی تھی نہ کس سے تھا کلام — کیونکہ ہون خاموش بت سب لا کلام
کہنا سننا ہوش کے سب سات ہے — بُت اگر بولے تو پھر کیا بات ہے
کھانا پینا رہگیا سب ایک سُو — بت نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین کبھو
جان پہ اُس کی ہوا ایک اِضطرار — چشم پُر نم دل نہایت بے قرار
عشق کافر کا عجب کچھ طور ہے — ہر گھڑی مین رنگ اوسکا اور ہے
گاہ یہہ معشوق کو عاشق کرے — صورتِ عشاق کا شایق کرے
گاہ عاشق کو کرے معشوق یہہ — ہے بلا انگیز ہر مخلوق یہہ
عشق آیا کفر اور اسلام مین — حق و باطل آ گئے ایک دام مین
شیخ جی کو بُت کے آگے تھا قیام — دین کے آگے بت کو جلسہ تھا مدام
سلسلہ آنسو کا وہان تسبیح تھا — شیخ کو یہان اشک کا مالا ہوا
اسکا گیسو تار تھا تسبیح کا کہ کا — کاکلِ بت شیخ کا زنار تھا
کفر سے ایمان مین گر رخنہ پڑا — دین نے بھی کفر کو ٹکڑے کیا
کفر کا ایمان مین یون تھا وطن — جسطرح لگ جائے سورج کو گہن
کفر مین ایمان کا تھا یون مقام — جون شبِ تاریک مین ماہِ تمام
یہہ وہ آتش پر سمندر کے بطور — وہ یہہ مہ رو پہ بنی جیسے چکور
الغرض اس طور گذرے چند روز — جان بریان چشم گریان دل بسوز
باپ نے اس شعلہ رو کو دیکھ کر — دلمین سمجھا یہہ ہوئی بیمار شہ

جلد بلوایا تو آیا ایک طبیب — عرض کی یہہ اور ہی علّت نصیب

اسکو بیماری نہین ہی اور کچھہ — مجھہ کو آتا ہی نظر یہہ طور کچھہ

اسکو سودا بڑھگیا ہی عشق کا — خون فاسد جوش کرتا ہی سدا

اور صفرہ چڑھہ گیا ہی مغز پر — صورتِ بلغم نہین آتی نظر

خلط چارون بھی پریشان ہوگئے — صحّت و راحت کے خواہان ہوگئے

اس سقامت کا کرو نہین کیا علاج — الغرض بیماری ہی یہہ لا علاج

ایک نسخہ اسکی خاطر ہی سنو — اس سے ہی صحّت کچھہ اسکو ہو تو ہو

اور کچھہ نسخہ نہ ہوگا کارگر — کیونکہ اسکو عارضہ ہی سخت تر

عشق کی تن مین حرارت ہی بہت — اسلئے اسکو سقامت ہی بہت

واسطے بیمار کے تخصیص یہہ — الغرض نسخہ کیا تشخیص یہہ

چاہئے شربت وصالِ یار کا — بوسۂ عنّاب لب دلدار کا

ہو گلِ سرخِ عذارِ رنگ دار — کچھہ ہفتائے خطِ خوشبوئے یار

ہو طباشیرِ رخِ صبحِ وصال — ہوگی صحّت جب اُسے بےقیل و قال

کہکے یہہ رخصت ہوا وہان سے حکیم — اس سے بہتر ہی نہ داروئے سقیم

جب پدر یہہ سوچ کر کہنے لگا — ہی یہہ ترسا وہ مسلمان باصفا

ایسی کچھہ ٹھہرائے تدبیر اب — تاکہ وہ راضی نہ ہو جسکے سبب

پھر تو یہہ تدبیر ٹھہرا کر بہم — بول بھیجا شیخ کو وہ چشم نم

تیری معشوقہ تو تیرے سات ہی — چند شرطون پر مگر اثبات ہی

ہم ہین ترسا جو ہمارا دین ہی — اسمین ایسی رسم یہہ آئین ہی

واسطے شادی کے ہو جسکا پیام — چند مدت عقد کے دن تک مدام

خوک دولہن کے چراوے وہ مدام — پھر مکان مین لائے اونکو وقت شام

جو کہ کم طاقت ہین بچے شیر خوار
اپنے قرآن کو جلا دیوے تمام
عقد کے دن ہی یہہ دستورِ صواب
دامنِ دُلہن ہو دیگر ہات مین
یہہ شرایط آپ کو گر ہین قبول
شیخ بولا صاف دونگا جان کو
وہ جو دو باتین تمھاری ہین قبول
الغرض دو بات پر راضی ہوئے
خوک سب جنگل کو لیجایا کرین
غوثِ اعظم سیدِ کُل اولیا
شیخ جی صاحب کے کاندھے پر یہہ
بعد مدّت آگیا دن عقد کا
شیخ کے ایک ہاتھ ساغر پر شراب
شیخ نے چاہا کہ پی لیوے شراب
تب فریدالدین نے دیکھا یہہ حال
سوئے بغدادِ مبارک چشم تر
بر منِ مسکین از بہرِ صمد
ورنہ مرشد میرو داز دستِ ما
مُرشدم افتادہ شد یا دستگیر
پیر اب جاتا ہی میرا ہات سے
کی جو یہہ فریاد با شور و بکا

اونکو لاوے دوش پر کرکے سوار
دین کا پھر کر نہ لاوے منہہ پہ نام
دین شراب ایک ہاتھ سوّر کے کباب
ہی طریقہ یہہ ہماری ذات مین
لیجئے اسکو نکاح مین بے ملول
پر جلانے کا نہین قرآن کو
مین عمل ان پر کرونگا بے ملول
لیکے سُوّر شیخ جنگل کو چلے
اونکے بچّے دوش پہ لایا کرین
جسطرح فرماتے تھے ویسا ہوا
آگیا یکبار سُوّر کا قدم
ہو گئی پھر تو دُلہن آراستہ
دے دئے بنواکے سُوّر کے کباب
اور کھا لیوے وُہ سُوّر کے کباب
ہاتھ سے جاتا ہی پیرِ باکمال
کر دی آواز با سوزِ جگر
اَلْمَدَد یا غوثِ اعظم اَلْمَدَد
الغیاث ای غوث حق بہر خدا
از برائے جدّ خود دستش بگیر
تو بچا یا غوث اِس آفات سے
شیخ کے اعضا مین لرزہ پڑ گیا

وہ کباب و ساغرِ مُل پھینک کر — سوئے صحرا چلدیا خستہ جگر
عشقِ ترسا سے اوٹھا کر اپنا دِل — فعل سے اپنے ہوا اب مُنفعل
کافرہ سے توڑ دی الفت کہن — کیونکہ ہوتے ہین مسلمان بُت شکن
بُت کے آگے سے کیا یکبار جست — کاہیکو ہونگے مسلمان بت پرست
کافرون کو راہ پر لا وین بہم — کب مسلمان ہون پرستارِ صنم
پانوٗن اپنا کر دیا سوئے صنم — ہو مسلمان کو بُرا روئے صنم
جبکہ اپنے فعل سے تائب ہوا — شیخ پر گبرہ کا دل راغب ہُوا
شیخ صنعان سوئے صحرا جب چلا — پھر تو اُس ترسہ نے بھی پیچھا کیا
شیخ نے فرمایا کیون آتی ہی تو — کافرہ تو مین مسلمان نیک خو
مجھکو تیرے ساتھ کچھ نسبت نہین — کفر اور اسلام مین الفت نہین
عرض کی ترسا نے تب ای شیخِ دین — مین نے لعنت کی وُہ مذہب پر یقین
مین مسلمان آپ کے ہونگی حضُور — اہلِ ایمان ہو تو پھر کیا ہی قصور
عرض یہہ کر کر مسلمان ہوگئی — کافرہ بھی اہلِ ایمان ہوگئی
اور اوس کا خاندان بھی یکبیک — اہلِ ایمان ہوگیا بے شُبہ و شک
گو کہ غفلت جا چکی تھی شیخ کی — پر ولایت اسکی ساری سَلب تھی
شیخ احمد مغربی خواجہ فرید — شیخ صنعان کے مُریدانِ سعید
مشورت دونون نے کی جب اِسقدر — جائیے اب غوث کی درگاہ پر
شیخ احمد مغربی کو چھوڑ کر — وہ فریدُ الدین مَردِ نیک تر
سوئے بغدادِ مبارک چلدیا — جا کے درگہ سے مُشرّف ہوگیا
خانقا مین جا کے اُترا جب فرید — یعنی خادم شیخ صنعان کا سعید
مشورت کی دل سے اپنے اِسقدر — کیا کرون ہو جس سے حضرت تک گذر

پھر تو ٹھہرائی کہ کچھہ محنت کرون
یعنے اوس درگاہ کی خدمت کرون

الغرض ہر رات پچھلی رات سے
جا کے پاخانہ کماوے ہاتھہ سے

خانقاہ کے خاکروبون نے تمام
عرض کی حضرت سے یا عالی مقام

ہمکو جو خدمت مقرّر تھی سدا
آپ نے وہ کام اب کسکو دیا

ایک مدت ہو گئی جسکے سبب
ہو گئے محروم یہہ ہم سب کے سب

وہ جو خدمت تھی نہین ملتی ہی اب
یا محی الدّین کہو ہی کیا سبب

کیا سبب دیگر کو سونپا آپ نے
ہمکو کیون محروم رکھّا آپ نے

آپ نے فرمایا یہہ کیا بات ہی
جو تمھارا کار ہی اثبات ہی

کوئی دیگر تو یہان آیا نہین
مین نے اوسکو کام یہہ سونپا نہین

ہان مگر جا خانقاہ مین دیکھہ لو
کوئی وہان تازہ مسافر تو نہ ہو

لی خبر اُس جا خبر گیرون نے جا
تازہ وارد ایک مسافر ہی پڑا

کیفیت کی جا کے حضرت سے بیان
ایک مسافر تازہ وارد ہی وہان

حال سنکر غوث الاعظمؒ نے کہا
ہو نہ ہو شاید وہی کچھہ ہو ویگا

چپ رہے یہہ کہکے شاہِ دلفروز
ہو گئے اِسبات کو بھی چند روز

ہی روایت غوث الاعظم ایک شب
باہر آئے کوئی حاجت کے سبب

ہو رہی تھی صاف پانی کی جھڑی
کوئی پاخانے سے نکلا اُسگھڑی

ٹوکرا چرکین کا سر پر اوٹھا
روبرو سے پھینکنے کو لے چلا

ٹوکرے سے اسکے بارش کے سبب
بہہ رہا تھا جسم پر چرکین سب

آپ نے یہہ دیکھہ کر اس سے کہا
اے جوان تو کون ہی یہانتک تو آ

جب فریدالدین نے وہ پھینک کر
منہہ کو کالا کر لیا کالک سے پھر

باندھ لے کر اپنے دونون ہاتھہ کو
مثلِ فریادی کے آیا روبرو

عرض کی ہون بین غلیظ و روسیاہ	ایک مدت سے ہون باحالِ تباہ
شیخ صنعان کا ہی خادم یہہ فقیر	دستگیری اسکی ہو یا دستگیر

الغیاث

ای طبیب دردِ عصیان الغیاث	وی دوائے دردمندان الغیاث
این غریب و بیوطن آمد بہ تو	ای کرم بخشِ غریبان الغیاث
من یتیم و بیکس و بیوارثم	ای سرِ ظلِّ یتیمان الغیاث
بی نوا ام دست بستہ روسیاہ	ای نوائے بینوایان الغیاث

آمدہ سنی چو مورِ خستہ جان
ای سلیمان ای سلیمان الغیاث

نام عاصی کا فریدالدین ہی	ایک حاجت کے سبب غمگین ہی
یہہ فریدالدین نے کی عرضِ حال	سن چکے جب سب شہِ فرخندہ فال
ہاتھ دو کھلوا کے منہہ دھلوا دیا	رحم سے پھر اسکو یہہ فرما دیا
کاہیکو ایسا غلیظ و خوار ہی	جا فریدالدین تو عطار ہی
غوث الاعظم نے جو فرمایا خطاب	تب فریدالدین نے پائی یہہ آب
اسگھڑی تاثیر دیکھو کیا ہوئی	ہاتھ مین بو عطر کی پیدا ہوئی
معتقد ہون یا مریدانِ سعید	ہاتھ جن جن سے ملاتے تھے فرید
ہاتھ مین ایک مرتبہ ان سب کے ہو	عطر کی بو مشک کی عنبر کی بو
پاپیخانہ تھا اوٹھا یا غوث کا	ہاتھ مین خوشبوئی آئی برملا
یہہ حضرت غوث نے اس سے کہا	مانگ لے جو کچھ تجھے ہی مانگنا
عرض یہہ کی آپ پر روشن ہی سب	آپ بولے اس سے بہتر کر طلب
تب فریدالدین نے کی عرض حال	بخشدو مرشد کو ای صاحب کمال

پیر میرا آپ سے گستاخ ہو — کھو کے بیٹھا صاف عقل و دین کو
ہو گیا گمراہ اِس عاجز کا پیر — رحم کچھ فرماؤ یا روشن ضمیر
بخشش مرشد کی دولت ہاتھ آئے — گویا دو عالم کی نعمت ہاتھ آئے
غوث نے یہہ سنکے سارا ماجرا — درگہِ اللہ مین کی ایسی دعا

مناجات

یا ربی بہرِ عطا آوردہ است — پیشِ تو عذرِ خطا آوردہ است
بندہ خوار و گنہگار و ذلیل — یک گنہ صد عذر ہا آوردہ است
ذکرِ اِستغفار عذرِ صد گناہ — بہرِ نذرِ تو چہا آوردہ است
روسیاہی و گنہگاری تمام — پیشِ تو واحسرتا آوردہ است

از رہِ الطاف عذرش کن قبول
ہرچہ سنی عذر ہا آوردہ است

شیخ صنعان نے کیا تھا جو گناہ — اُس سے اب تائب ہوا ہی یا الٰہ
اُس کو تو اپنے کرم سے عفو کر — پھر نہ ہو ایسی خطا بارِ دِگر
درگہِ حق سے ندا آئی بھی — یا محی الدین شہ لطف و کرم
وہ ہوا گستاخ و نافرمان صاف — ہم خطا اسکی کرین کیونکر معاف
ہی وہ نافرمان و مردودِ جناب — اسلئے ہی واسطے اُسکے عذاب
اُس کی خاطر پہر دعا کی آپ نے — ایسی الفت کی نہ ہوگی باپ نے
وُہ دعا بھی رد ہوئی یک مرتبہ — بار سویم اِسقدر کی پھر دعا
یا الٰہی بہرِ ذاتِ مصطفیٰ ؐ — فضل سے سب بخشدے اِسکی خطا
تب خطاب آیا کہ ای محبوب من — یہہ ہوا مردود بے گفت و سخن
جو جہان مین ہین بزرگانِ خدا — واسطے اُسکے نہ کی ایک نے دعا

آپ نے کی عرض اے پروردگار
ہم معاصی ہین تو ہی آمرزگار

ایک نے اس کی حمایت کی نہین
تیری درگہ مین شفاعت کی نہین

اسلئے پہنچا ہے یہان تک مرتبہ
ہو گیا گمراہ اے بارِ خدا

اس کا جب پہنچا ہو درجہ یہان تلک
اس لئے آتا ہے میرے دلمین شک

کیا میری عرضی بھی ربّ العالمین
کہہ بھلا قابل اجابت کے نہین

خیر گر ایسا ہے اے بارِ خدا
مجھ مین دیگر اولیا مین فرق کیا

مین بہت اس وقت اندیشے مین ہون
گر شفاعت مین مریدون کی کرون

دے جو بخشے جائین بن آویگا کار
ورنہ محشر مین رہونگا شرمسار

تو ہی جانے یار بی کیا طور ہو
باز رکھا غوثیت سے آپ کو

تیری درگہ سے پھرون محتاج مین
باز آیا غوثیت سے آج مین

چھوڑ کر مین آج امرِ غوثیہ ٥ ٥
کام بندون کا تجھی پر رکھدیا

بخشے یا بخشے نہ تیرا کار ہے
تو جو چاہے سو کرے مختار ہے

مین ہون عاصی پُر معاصی ربّنا
امر مین تیرے میرا مقدور کیا

جب تو آئی آپ کو ایسی ندا
دوست میرے کیون تو آزردہ ہوا

غزل.

آشنائے من چرا آزردہ
باصفائے من چرا آزردہ

آنچہ می خواہی کنم امروز گیر
باوفائے من چرا آزردہ

مردہ را زندہ کنم از بہر تو
جان فدائے من چرا آزردہ

درگذشتم از خطا از روی تو
خوش لقائے من چرا آزردہ

زمرہ سنّی بہ تو بخشیدہ ام
بارضائے من چرا آزردہ

سے دعا کی ہمنے تیری استجاب — گرچہ ہی وہ لایق قہر و عتاب

یہہ سے اُس نے جو خطا کی برخلاف — تیری خاطر کے سبب سے کی معاف

سب مُریدون کو تیرے ایخوش نفس — ہمنے سونپا تجھکو ہی لے اب تو بس

وے بھرے ہونگے اگر عصیان سے — پرا وٹھاؤنگا اُنھین ایمان سے

جبکہ یہہ فرمان ہُوا اللہ کا — عالم بالا پہ ایسا غل ہوا

سب ملایک نے کیا شکر خدا — ہی محی الدّین کا کیا مرتبہ

جب تو حضرت نے فریدالدّین کو — مہربانی سے کہا ای نیک خو

ہمنے تیرے پیر کو بخشا ہے اب — تیری خاطر کا ہوا سارا سبب

منہہ سے حضرت کے جو نکلا یہہ کلام — شیخ صنعان کا ہوا عالی مقام

جب فریدالدّین رخصت ہو چلا — پیر کے نزدیک آ دیکھے ہی کیا

ہوگیا ہی مرتبہ ایسا بلند — جسقدر آگے تھا اس سے بھی دوچند

پھر تو دونون ہوگئے پیر و مرید — غوث کی خدمت مین آ کر مستفید

شیخ صنعان غوث کی خدمت مین آ — عاجزی سے مانگ لی عفوِ خطا

آپ نے فرمایا جا ای خستہ حال — تجھکو بخشا اب خدائے ذوالجلال

عفو کر کر شیخ صنعان کی خطا — غوث نے پھر اور نعمت کی عطا

غوث کی وہ ذات با برکات ہی — اپنی بخشایش تو ہاتھے ہات ہی

کہ یہہ ستنی پر بھی بخشایش کی دید — کیونکہ ہی یا غوث حق تیرا مرید

دوستون کو اوسکے افراد لاڈ کو — ہر دو عالم مین ہمیشہ خوش رکھو

رب سے دلوادو یہہ ستنی کی مراد — یا محی الدّین شہِ عالی نژاد

یا ربی بہرِ محی الدّین مدام — تو روا کر حاجتین میری تمام

تندرستی دے تو ہر بیمار کو — یا الٰہی بہرِ غوثِ نیک خو

دشمنان دین کو نابود کر — فتح دے اسلام کو تو انکے سر

عدن مین سنی کی ہردم سیر ہو — یا الٰہی خاتمہ بالخیر ہو

غوث الاعظم کا ہی سنی مدح خوان — یا ربی خوش رکھ اسے تو ہر زمان

فاتحہ پڑھ دل سے ای سنی مدام

غوث کی تو روح پر ہر صبح و شام

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہٗ

پہلے لکھون آداب سے اللہ کی تعریف — بعد اسکے جو بہتر ہی محمد کی ہی توصیف

بعد از صفت احمد مرسل کے جو پوچھو — بہتر ہی صفت آل محمد کی عزیزو

اسواسطے مین جانکے ای اہل سعادت — کرتا ہون رقم غوث مکرم کی کرامت

ایک روز کا ہی ذکر سنو غوث معظم — جاتے تھے کسی راہ سے مخدوم دو عالم

دیکھا کہ مسیحائی مسلمان سے اوسجا — کہتا ہی محمد سے مفخر ہی مسیحا

تم اپنے نبی یعنے محمد کی فضیلت — رکھتے ہو جو عیسیٰ پہ بھلا کونسی صورت

اسواسطے رکھتا ہی بزرگی میرا عیسیٰ — کر ڈالے کئی بار کئی مردون کو زندہ

تب غوث نے پوچھا وہ فرنگی کیسے دانا — مردیکو کیا زندہ مسیحا تو ہوا کیا

مردیکو کیا زندہ اگر حضرت عیسیٰ — ہر رنجش عصیان کا محمد ہی مسیحا

ہرچند کہ ہی روح مسیحائے محمد — یہہ رتبہ کہان ہی ابوالارواح محمد

بیمار کے منہہ نام محمد کا نکل جائے — وہ رنجش جانکاہ سے فی الفور شفا پائے

یہہ فیض ہی اسکی نظر فیض اثر کا — کر دیوے بہم مردہ صد سال کو زندہ

مردیکو جلانا تو بڑی بات نہین ہی — امت کے گنہگارونکا حامی بھی کہین ہی

احمد کا ہوا اور نہ ہوگا کوئی ہمسر — مردہ وہ فرشتہ تھا دئے جسنے کسے پر

انگلی سے کیا ماہ کو دو ٹکڑے فلک پر — دیگر نہ پیمبر ہی محمدؐ کے برابر
انگلی سے روان آنکلی ایک روز ہوا آب — اس آب سے سب لشکرِ تشنہ ہوا سیراب
بھوکی تھی سپہ آپ کی آثار ہا ایک سیر — ایک سیر مین حضرت نے ہزارونکو کئے سیر
ایک روز محمدؐ نے کیا ریت کو حلوہ — پانی پہ سے پتھر کو بلایا تو چل آیا
کلمہ مین یہہ کچھہ میرے محمدؐ کے اثر ہی — ماہی نہ جلی آگ پہ کچھہ تجھہ کو خبر ہی
ہرنی کو جو ایک روز ضمانت سے چھڑالی — وعدہ پہ معہ طفل ہرن آپ سے آئی
ایک روز بٹے فاختہ تھا باز درندہ — دینے کو تھے تیار اُسے گوشت بدن کا

قصیدہ

امت ہین محمدؐ کی ذرہ آن کے دیکھو — اس دینِ مکرم کو تو پہچان کے دیکھو
اس دین کو اسلام کو مذہب کو عزیزو — کیا کیا ہی فضیلت ہی ذرا جان کے دیکھو
رحمت ہی عنایات ہی بخشایش محشر — کیا کیا یہان اسباب ہین آمان کے دیکھو
ہین نعمتین انواع کی اسلام کے اندر — کچھہ ذائقے اب چکھے تو اس خوان کے دیکھو

سنی کا نبیؐ حامی ہی اللہ مددگار
کیا عالی مراتب ہین مسلمان کے دیکھو

امت نہین اس امتِ احمدؐ کے برابر — ہی کون نبیؐ میرے محمدؐ کے برابر
اللہ نے بنائے کہو کسکے لئے افلاک — وہ کون نبیؐ ہی کہ ہوا سیدِ لولاکؐ
تھا کس سے اثر حضرت آدم کی دعا کو — وہ کون نبیؐ سارو سے پیارا ہی خدا کو
یہہ وہ ہی نبی نام نبیونکا جگایا — یہہ وہ ہی نبی کفر سے خلقت کو بچایا
احمدؐ جو میرا بعد مسیحا کے نہ ہوتا — اسوقت نہ کہتا تھا کوئی کون ہی عیسیٰ
پیدا ہوا پیچھے تو کیا خلق کو محرم — آدم یہہ ہین موسیٰ یہہ مسیحائے مکرم
اس دین کو نقصان نہین تابہ قیامت — اس دین سے ہی ہر ایک پیمبر کی فضیلت

ہو جبکہ عیاں صبح قیامت کا سفیدہ | تا شب کی زمین اور فلک ہوگا لپیٹا
ہر ایک نبی نفسی و نفسی میں رہے گا | پر میرا نبی اُمّتی اُمت ہی کہیگا
ہر وقت محمدؐ کی تو امت ہی میں جان ہے | یہ رحم بھلا حضرت عیسیٰ میں کہاں ہے

قصیدہ

امت میں محمدؐ کی اگر آئے مسیحا | تو ذائقہ اس دین کا کچھ پائے مسیحا
امت میں محمدؐ کی میں داخل رہوں باز | مدت سے یہی دل میں تو لائے مسیحا
تب پھول کے پھولوں نہ سمائیگا خوشی سے | بر آئے گی اک دن جو تمنائے مسیحا
دل مُردہ جو اِس دین سے جیتا ہوا دیکھے | تو قُم کی صدا لب پہ نہ پھر لائے مسیحا
ہے عرش کُجا اور کُجا چرخ چہارم | ہے بامِ محمدؐ کے تلے جائے مسیحا
ہے عرش معلیٰ کے تلے چرخ چہارم | سایہ میں محمدؐ کے ہے ملجائے مسیحا
فرمائیے پاگاہ براقِ نبویؐ تک | کس طرح رسا ہو خرِ کجپائے مسیحا
امت جو انھیں کہتی ہے اللہ کا بیٹا | محشر میں اسی شرم سے شرمائے مسیحا
لوگ آئیں شفاعت کے لئے پاس تو انکو | احمدؐ کی طرف راستہ بتلائے مسیحا
بیمارئ عصیان کی طبابت نہیں سیکھی | کیا زندہ جو بیجان کو فرمائے مسیحا

عصیان کی طبابت نہ مسیحا کسی میں
اے سنی محمدؐ ہے مسیحائے مسیحا
صلی اللہ علیہ وسلم

دعویٰ بھی کیا حضرت عیسیٰ نے برغبت | میں احمدؐ مرسل کے رہوں داخلِ امت
اقوال پہ آقا کے نظر ہے کہ نہیں ہے | عیسیٰ سے محمدؐ کی خبر ہے کہ نہیں ہے
انجیل میں ہے نامِ نبی فارقلیطہ | اللہ نے عیسیٰ کو کیا اِسطرح آگاہ
سمجھا بھی ہے فارقلیطہ سے جو مقصد | ہم خوب سمجھتے ہیں وہ ہے نامِ محمدؐ
افضل ہے مکرم ہے محمدؐ میرا سچا | سچا ہے کہ سب نبیوں کو سچ کر کے بتایا

ہوتا تھا محمدؐ نہ خدا خواستہ جھوٹا
تو نام نہ لیتا تھا کبھی کوئی نبی کا

ہونے سے محمدؐ کے سچائی ہوئی سبکی
ہونے سے محمدؐ کے بڑائی ہوئی سبکی

احمدؐ کے سبب ہمکو بزرگی جو عیاں ہے
عیسیٰ کی فضیلت سے خبر ہمکو کہاں ہے

دستور یہہ ہے عالم ہستی کا عزیزو
جو شاہ کہ منصوب ہو حکم اسکا رواں ہے

شاہی شہ منصوب کی ہے اسمیں بشہرت
کیونکر شہ معزول کی جاری ہو حکومت

عیسیٰ ہوئے معزول محمدؐ ہوئے منصوب
معزول کے تابع رہیں یہہ بات ہے ناخوب

یہہ سچ تو کہو تمکو مسیحا نے کہا کیا
ہرگز نہ سنو بعد میرے حکم کسی کا

یہہ بات کہی حضرت عیسیٰ نے مقرر
آویگا میرے بعد بڑا ایک پیمبرؐ

اس سرور عالم کا سنو نام ہے احمدؐ
وہ سارے نبیوں میں نہایت ہے ممجّد

انجیل میں ہے نام رقم فارقلیتہ
تم اسکی اطاعت کرو راضی ہے اللہ

کچھہ سمجھا تو ہے فارقلیتہ سے جو مقصد
ہم خوب سمجھتے ہیں وہ ہے نام محمدؐ

یہہ وہ ہے محمدؐ سر دفتر ایجاد
یہہ وہ ہے محمدؐ کہ جہاں جس سے ہے آباد

یہہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا راحم خلقت
یہہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا شافع امت

یہہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا سرور عالم
یہہ وہ ہے محمدؐ ہوا آدم سے مقدم

یہہ وہ ہے محمدؐ کہ ہے اللہ کا پیارا
یہہ وہ ہے محمدؐ کہ ہے امت کا سہارا

یہہ وہ ہے محمدؐ کہ خدائی کا ہے مظہر
یہہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا سب سے فروتر

قصیدہ

خوش آ گیا سب سے رخ نیکوئے محمدؐ
کیا بھا گئی اللہ کو خوشخوئے محمدؐ

جب خلق دو عالم کا خیال آیا خدا کو
تیار کیا آئینۂ روئے محمدؐ

بیماریٔ عصیان سے شفا پائیگی امت
ہے خاک شفا خاک سر کوئے محمدؐ

ہر چند کہ اللہ سزا دیگا گنہ کی
پر کیا کرے بخشش کی ہوئی خوئے محمدؐ

خ مین نہ ڈالیگا خدا ہم کو یہہ باعث
رتبۂ اعلی کی صفت کس سے بیان ہو

ہی دیکھنا محشر مین اُسے روے محمدؐ
ہی عرش بریں سایۂ مشکوے محمدؐ

ای سنی شفاعت کے لئے دوڑیگی خلقت
تب دینگے نشان سارے نبی سوے محمدؐ

احمدؐ کے برابر کہو ہی کون پیمبر
آدم نہ چھڑا دینگے نہین اور نہ عیسےؑ
یہہ بول تو مردیکو جلانا ہی بڑی بات
پھر غوث نے اس سے کہا جب حضرت عیسے
تب آپ سے کی عرض فرنگی نے بفرحت
کہتے تھے کہ اوٹھہ حکم سے اللہ کے بیشک
یہہ سنکے ذرا کرکے تبسم کہے حضرت
چل مجھہ کو بتا ایک کوئی مرقد کُہنہ
کہہ جب تو محمدؐ پہ بھلا لاویگا ایمان
تب غوث سے کی عرض مسیحائی نے اسجا
یہہ کہکے چلا غوث کو لے ساتھہ وہ اُسجا
بتلا کے کہا آپ کو ایک مرقد کہنہ
اس قبر کو دیکھا تو کہا غوث نے ایسا
یہہ کہکے ہوئے ذاتمین اللہ کے واصل
اوٹھہ حکم سے میرے جو کہا آپنے فی الحال
یہہ دیکھہ مسیحائی ہوا صاحب ایمان
حضرت کے قدم چوم کے کی عرض کہ آقا

جو شافع امت ہوا اور حامی محشر
یہہ کام جو ہوگا تو محمدؐ ہی سے ہوگا
یا امت عاصی کو چھڑانا ہی بڑی بات
مردیکو اوٹھایا کہو کیا کہکے اوٹھایا
کہتا ہو نہین اب آپ سے ایصاحب عظمت
اوٹھہ جاتا تھا وہ مردہ بیجان بیکایک
مین ایک گنہگار محمدؐ کی ہون امت
کر دیتا ہون ہین دیکھہ لے اس مردیکو زندہ
کیا تب بھی نہین ہوویگا الشخص مسلمان
یہہ کام اگر ہو تو مسلمان ہون گا
جسجا کے یہہ تھین قبرین نہایت ہی شکستہ
اس قبر کے مردہ کو بھلا کیجئے زندہ
کہتا ہون سُن اس قبر کا مُردہ ہی گویا
پھر قبر پہ جا کر وہ شہنشاہ مکمل
مرقد سے نکل آگیا گاتا ہوا قوال
کلمے سے محمدؐ کے ہوا صاف مسلمان
اب داخلہ خدام مین فرمائیے میرا

خداؐ مون کے لایق یہہ گنہگار نہین ہی
حضرت نے کرم کرکے مُرید اسکو بنایا
کیا غوثِ معظم کے ہین اوصاف عزیزو
اُس ذات سے جو بغض رکھے اسکو کہین کیا
یا غوث کرو فضل یہہ سنّی پہ کچھ اب
یہہ سنّیِ ناکارہ گنہگار اگر ہی
کچھ ایسی دعا کیجئے یا غوث مکرّم

حضرت کے سوا کوئی مددگار نہین ہی
اُس فیض سے کچھ اور ہوا مرتبہ اُسکا
اسکا پہ ذرا کیجئے انصاف عزیزو
لعنت ہو وہ مذہب پہ پڑے قہر خدا کا
دل مردہ جو اسکا ہی ابھی ہو رہے زندہ
جب آپ کا کہلایا تو کیا اسکو خطر ہی
ہم دین کے دشمن پہ مظفر رہین ہردم

ای سنّی کر اب ختم یہان فاتحہ پڑھکر
ہی غوثِ مکرم تیری ہر وقت مدد پہ

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ

ہی قلم حمدِ خدا کا شجرہ
کسطرح شکر ادا ہو اُسکا
ہی سزاوار ثنا کے وہ رحیم
چاہتا ہی سو وہ کرسکتا ہی
نخلِ بے بار کو دیدیوے بار
اپنے محبوبون کو یہہ جاہ دیا
خاص محبوبون مین احمدؐ مختار
عشق پیدا جو ہوا اللہ کو
حق نے چاہا کہ ہو آپ ہی اظہر
چاہی جب جلوہ نمائی اپنی

نعتِ احمدؐ کی ہی اُسکا ثمرہ
جس نے نابود سے موجود کیا
سب ہین نابود مگر وہ ہی کریم
اسکی قدرت مین کسے رستا ہی
اسکی قدرت مین لگے کسکا بار
اُن کو ہر امر کا مختار کیا
ہی خدائیِ خدا کا سردار
کیا موجود رسولؐ اللہ کو
مصطفیؐ کو کیا اپنا مظہر
کی محمدؐ سے خدائی اپنی

قصیده

شده چون جلوهٔ نورِ احمد ﷺ — آمده حق به ظهورِ احمد ﷺ

رحم زان ذات زامت عصیان — اینچنین ست شعورِ احمد ﷺ

حور و غلمان و ملایک انسان — همه خدّامِ قصورِ احمد ﷺ

هیچیک از بحرِ شفاعت نگذشتند — شد ازین بحر عبورِ احمد ﷺ

زمرهٔ جنّی همه شد مغفور
چون بیامد به حضورِ احمد ﷺ
صلّی الله علیه وسلم

نامِ احمد ﷺ ہی عجب نامِ خدا — نام گر لیوین تو ہو دفع بلا

رحمت اللہ کی آ گھر جاوے — اُلٹے پا آئی بلا پھر جاوے

آل بھی اسکی نہین ہی کچھ کم — سلّموا صلّوا علیہ وسلّم

کیمیا وہ ہی تو یہہ ہی اکسیر — وہ دوائی ہی تو یہہ ہی تاثیر

جسکی کونین مین توقیرین ہین — اُس مرقع کی یہہ تصویرین ہین

عرش پر جسکی کہ تحریرین ہین — یہہ وہ قرآن کی تفسیرین ہین

بحرِ رحمت کے گہر ہین خوش آب — آفتاب ہی کوئی کوئی مہتاب

مصطفی ﷺ کے وہ جگر پارے ہین — چرخِ عظمت کے وہ سب تارے ہین

عالی رتبت ہین جہان انکے مقبول — لطف پروردهٔ اللہ و رسول ﷺ

نازنینانِ رسولِ الثقلین — جگرِ فاطمہ رضہ نورِ حسنین رضہ

جائین جس راہ سے اس راہ کی خاک — مشک کی طرح سے ہو جاوے پاک

ہی یہہ تمہید میری غوث طرف — اُسکو اللہ نے دیا ایسا شرف

دی ہی حق نے یہہ نظر مین تاثیر — دیکھے جس خاک کو ہو وے اکسیر

اُسکی جس جائے پہ پڑ جائے نظر — سنگ ریزے ہون وہان تکے سپر

پھر چلے جنگل مین تو وہ ہریالی — سب زمرد بنے شبنم لالی
پیا نہ زہرا کا ذرا دیکھے اگر — جون کتان کفر کا پھٹ جائے جگر
جھاڑ کو دیکھے ثمر ہو پیدا — آب کو دیکھے گہر ہو پیدا
یہہ زبان اسکی ہی اعجاز بیان — قم کے کہتے ملے بے جان کو جان
ہو وہی منہہ سے جو فرماوے بات — رات دن ہووے تو دن ہووے رات
معجزے باقی جو تھے احمدؐ سے — پائے اظہار وہ اِس امجد سے

قصیدہ

مقبلِ ذاتِ احد غوثِ کریم — ہرچہ خواہد بکند غوثِ کریم
راحتِ جانِ نبی صلّی علیٰ — رامزِ سرِّ احد غوثِ کریم
راحمِ امتِ احمدؐ برحق — شاہِ بے بغض و حسد غوثِ کریم
پائے احمدؐ کہ فتادہ ہرجا — قدم آنجا بنہد غوثِ کریم
زمرۂ سنی بہ عجز و الحاج — ہرچہ خواہد بدہد غوثِ کریم
وہ ہی ہر بحر کا بر کا مختار — بلکہ اللہ کے گھر کا مختار
اپنے خالق سے مصر ہو جاوے — کام ناہونیکا کر کر آوے
شیخ عثمان سے روایت ہی سنو — خوش بیان کیسی حکایت ہی سنو
ابنِ عبداللہ محمد تھے ایک — انکو ایک بی بی ضعیفہ تھی نیک
عرض کی غوث کی آ خدمت مین — گر غنی ہو نہین بہت دولت مین
عمر اتنی ہوئی لیکن اب تک — مجھکو پیدا ہوا فرزند نہ یک
ہوگئے آگے جو اللہ کے نبیؐ — آرزو انکو بھی اسباب کی تھی
نیک فرزند خدا گر دیوے — توشۂ عقبیٰ مین ہمارا ہووے
مجھکو امید یہہ ہی حضرت سے — کیجے فرزند عطا عظمت سے

نام لیوا ہو ہمارا اچھا — توشۂ عقبیٰ مین رہیگا اچھا

اس ضعیفہ کی اسنی غوث نے بات — کی دعا رب سے اوٹھا کر دو ہات

یاربی فضل سے کر اپنے عطا — اِس ضعیفہ کو تو اچھا لڑکا

یہہ ندا آئی خدا سے اُسدم — میرے محبوب اے غوث الاعظم

دخل مت دے تو میری قدر نہین — اسکی اولاد نہین قسمت مین

پھر دعا آپ نے کی اللہ سے — یہہ ندا رب کی ہوئی درگہ سے

کیا تجھے پہلی ندا یاد نہین — اسکی تقدیر مین اولاد نہین

پھر دعا آپ نے کی تیسری بار — یہہ ندا آئی کہ اے نیک شعار

واسطے اُسکے نکہہ تو ہرچند — اسکی قسمت مین نہین ہے فرزند

چار ہی بار وہ شاہِ اعلیٰ — تنِ نازک سے اوتارے جبہ

ہاتھ سے سوئے ہوا پھینک دیا — اور یہہ لفظ وہان فرمایا

مقصد اس کا نہو حاصل جبتک — خرقۂ فقر نہ پہنون تب تک

غوث کے منہہ سے جو نکلا یہہ کلام — کہ نہ پہنونگا لباسِ عظام

یہہ گوارا نہ ہوا اللہ کو — کیا ارشاد رسول اللہ کو

جلد جنت سے زمین پر جاؤ — اب نواسے کو بہت سمجھاؤ

کارِ قدرت مین قدم دھرتا ہے — مجھسے ہربار یہہ ہٹ کرتا ہے

سے ملے مطلب تو مسرت پاوے — ورنہ آزردگی دل پر لاوے

اپنے تن پر سے وہ محبوب میرا — خرقۂ فقر ہوا پر پھینکا

میری جانب سے کہو اسکو سلام — یا رسول عربی خیرِ انام

اپنی جانب سے بہت سمجھانا — جامۂ درویشی کا پھر پہنانا

روحِ پاکِ نبوی سنکے ندا — حسب ارشادِ خدا قصد کیا

کارخانے مین ہوا حکم خدا — قصد ہے سوئے زمین احمدؐ کا
ہان خبردار بھلا ای جبریلؑ — جائے ہے سوئے زمین ہیر خلیل
تخت فردوس سے ایک لے آؤ — اس پہ احمد کو میرے بٹھلاؤ
نوح و آدم کو خبر پہنچادو — کیفیت اونکو یہہ ساری بولو
شاہِ کونین کی تیاری ہے — مصطفیٰؐ پیارے کی اسواری ہے
چوبدارون مین رکھو موسیٰؑ کو — ساربانون مین رکھو یحییٰؑ کو
اور داؤد ثناخوان بنجائے — بخششی فوج سلیمان بنجائے
خضر کو کہہ دو کہ لے آب حیات — جلد چھڑکاو کرے ہاتھون ہات
ساتھ سب فوج رہے روحانی — نور سے ہووے زمین نورانی
ہووے آراستہ اب ایسا عرش — عرش سے فرش تلک نور کا فرش
جب زمین پر شہِ عالم آوے — مامنِ خلق زمین بنجاوے
دشت سب رشک گلستان ہووے — سب وہان عرش کا سامان ہووے
سارا صحرا چمنستان بنجائے — شکلِ گل خارِ مغیلان بنجائے
خارِ صحرا مین ہر ایک گل ہووے — سبزہ اس دشت کا سنبل ہووے
دشت مین عیش کا سامان رہے — وہان ہر ایک طرح سے امان رہے
عافیت دشت مین دے یہہ آواز — پنجۂ رحم بنا چنگلِ باز
شیر کے گھر مین ہرن لے امان — باز کے گھر ہو کبوتر مہمان
نانا جاتے ہین نواسے کے گھر — ہمقران ہوتے ہین خورشید و قمر
جبکہ میرا مہِ تابان نکلے — پھر نہ خورشید درخشان نکلے
رحم عالم جو زمین پر جاوین — دوزخی جلتے ہین راحت پاوین
زخمِ پروانہ پہ انگور بنے — شمع جب مرہم کافور بنے

جبکہ ہاتف سے ہوئی ایسی ندا — یعنے ہر ایک کو یہہ حکم سنا
جب تو جبریل نے دی سب کو خبر — کہ ہین تیار شہ جن و بشر
یہان سے اب سوئے زمین جاتے ہین — پھر شرف اہل زمین پاتے ہین
بخت کونین کی بیداری ہے — احمدؐ پاک کی اسواری ہے
سب چلو ہین چلو ہوکر اسوار — شاہ دین ہوتے ہین اب تخت سوار
سب نے کی سنکے خبر تیاری — مصطفیؐ کی چلی جب اسواری
آپکے ساتھ نبی تھے سارے — ماہ کے گرد ہون جیسے تارے
یہہ خبر اہل زمین کو پہنچی — یعنے یہان آتے ہین اللہ کے نبیؐ
پھر شرف اُن سے زمین پاتی ہے — تن بیجانون مین جان آتی ہے
الغرض شاہ بعزّ و تمکین — ہو گئے جبکہ شرف بخش زمین
کوہ ہر ایک سر طور بنا — ذرہ ہر شعلۂ پُر نور بنا
سرور دین وہ شہ عالی نسب — آنے نزدیک نواسے کے جب
کہکے اللہ کا پھر اسکو سلام — بعد سمجھا کے بہت خیر انام
آپ ہاتھون سے وہ خرقہ لاکر — اپنے محبوب کے نزدیک آکر
ایسا فرمایا زبان سے اسدم — وہ شہ دین رسولؐ اکرم
پہنو پیارے میرے پیارے پہنو — میری امت کے سہارے پہنو
خرقہ پہنا کے کہا اے فرزند — نور حسنینؓ علیؓ کے دلبند
درگہ بار خدا ہے بے نیاز — یہان سزاوار نہین غصہ و ناز
اسکی قدرت مین ہمین بار نہین — یہان جلال اتنا سزاوار نہین
بات نانا کی سنی غوث نے جب — عرض کی سر کو جھکا کر باادب
رب کی درگاہ مین اے نانا سنو — مین اکیلا تھا دعا کرنے کو

تم نے تشریف جو لائی حضرت
آپ اور مین جو ہوئے ہین اب دو
اس ضعیفہ کے لئے نا نا جان
تاکہ اللہ تعالی اس کو
حق تعالی نے تمھین دی عزت
اب دعا کیجئے ایسرور دین
الغرض غوثِ مکرّم جدّ سے
ایسے عالم مین ہوئی رب سے ندا
دلِ نازک کو نہ کر اپنے ملول
پاس بھیجا جو تیرے احمدؐ کو
کیون دعا ہو نہ اجابت کے قریب
وُہ کرین یہہ کہ رہے تو مسرور
تیرے کہنے سے اُسے ہوا ولاد
غوث نے سنکے ندا یہہ رب سے
شکر کا سجدہ ادا کرکے کہا
سنکے بڑھیا وہ مسرّت پائی
حاملہ ہوگئی پھر وہ بڑھیا
لیکے لڑکی کو گئی غوث کے پاس
آپ نے مجھ کو یہہ فرمایا تھا
یہہ تو لڑکی ہوئی حضرت مجھکو
آپ نے دیکھتے ہی فرمایا

مجھکو اب خوب ہوئی ہی ہمت
رب کی درگاہ مین ملکر دونو
اب دعا دونون کرینگے اِس آن
دیوے فرزند نرینہ خوشخو
ہی دو عالم مین تمھاری عظمت
مین کہون تجھ سے آمین آمین
بات یہہ کرتے تھے اُس امجد سے
میرے محبوب نہوا اتنا خفا
لے دعا ہمنے کی تیری مقبول
تو نے اپنے مین ملا یا جدّ کو
ہون جو یکجا میرے محبوب و حبیبؐ
تیری آرزو کی کب ہی منظور
لے میرے پیارے بھلا اب تو ہو شاد
خوش ہوئے دلمین بہت مطلب سے
جا تجھے ہوویگا بیٹا بڑھیا
وہان سے جب اپنے مکان کو آئی
بعدِ نہ مہ ہوئی لڑکی پیدا
عرض کی ہو کے نہایت پُر یاس
بچہ کو فرزند نرینہ ہوگا
اب کہو کیا مجھے فرماتے ہو
یہہ تو بیٹا ہی ہمارا لیجا ای بڑھیا

لفظ یہہ جب کہ زبان سے نکلا — ہوگئی بڑھیا کی بیٹی بیٹا
آپ نے کرکے وہ لڑکے کو پسند — کہا بڑھیا یہہ ہے میرا فرزند
رکھا ہے میں نے شہاب الدّین نام — یہہ ولی ہوگا بڑا عالی مقام
سچ کہ دیکھو تو شہاب الدّین کا — سہروردی ہے گھرانا کیا
وہ ولی کیسے ہوئے ہیں کامل — اونکے خادم بھی ہوئے سب فاضل
ذکریا جیسے بہاؤ الدّین ہیں — اور جو قاضی حمید الدّین ہیں
شیخ سعدی ہیں علیہ الرّحمہ — وَعلی فضل من اللہ نعمہ
وہ شہاب الدین ہوئے جبکہ جوان — اونکے دونوں بھی بڑی تھیں پستان
پاک چھاتی پہ نشانِ حسن کی — ایک نشانی وہ بھی عورت پن کی
الغرض خوش ہوئی ایسی بڑھیا — جسم جامے میں سمایا نہ گیا
ایسے عزو کرم نورِ نبیؐ — عرض کرتا ہے کچھ اب سُنّی بھی
کار امکان سے تھے جو جو دُور — سربراہ ہوگئے تھے وہ امور
کار میرا تو نہیں ہے مشکل — جب دلخواہ میرے ہو حاصل

ای شہ عالی ہمم سُنّی پر
کیجئے فضل و کرم سُنّی پر

کرامت حضرت غوث الاعظم در بیان ہندو زن کافرہ از دستِ پیر حاکم و مسلمان شدن او

مرحبا آلِ نبیؐ سرورِ عالی ارشاد — مرحبا نورِ علیؓ سیدی شاہِ بغداد
پہلے تحریر کروں حمدِ خدائے جوّاد — بعدہٗ نعتِ نبی سید [illegible] رشاد
بعد ازاں غوث کی لکھتا ہوں کرامت یکسو — جب سے کفار مسلمان ہوئے [illegible] شاد
جانو تحقیق بدل اسکو تم ای اہلِ یقین — ہند میں ہے کہیں ایک شہ [illegible] آباد

راجپوتون سے وہان رہتا تھا کوئی ہندو | غوث کے نام کا تھا ورد اُسے بے تعداد
بیٹھتے اوٹھتے وہ کرتا تھا وظیفہ یا غوث | کھانے پینے کے بھی اوقات کرے غوث کو یاد
اسکی عورت تھی نہایت ہی شکیلہ پُر حسن | گل رخ و گلبدن و رشک چمن حور نژاد

غزل

مہر رو ماہ جبین عقل فریب زہّاد | سرو قد غنچہ دہن دلبر پاکیزہ نہاد
زلف چون سنبل پر پیچ گرہ دار مدام | بہر صید دل عشاق کمند صیاد
ہمچو شہباز سیہ پنجۂ مژگان پُر خون | خنجر ابروئے جمدار چو تیغ جلّاد
قد بالاش کند روز قیامت برپا | منفعل گشتہ ازان فتنہ و آشوب و فساد

رشک شمشاد کند زلف کمند دلہا
گو ازین دام شود چون دل سنی آزاد

الغرض حسن مین تھی رشک بہار ایسی کچھہ | قد بالا سے ہو پابند خجالت شمشاد
مرد اسطرح تھا اس شیرین زبان پر عاشق | جسطرح شیرین پہ آشفتہ ہوا تھا فرہاد
اسکو ایک روز خیال آیا کہ عورت ہی حسین | فکر یہہ دل مین ہوئی اُسکے نہایت ہی زیاد
یعنے اس شخص نے کی فکر اگر اسکو کوئی | دیکھکر دلمین کرے اپنے خیالات فساد
مکر و حیلے سے غرض اوسکے وہ ہو کر درپے | مقرر کردے اگر پیر زنان کیّادہ
حیلہ سازی سے نہین دور کہ ایک ہی پلمین | صاف لیجائیگا اس طوطی کو مثل صیاد
جبکہ یہہ ہاتھہ سے جاتی ہے میری عورت | زندگی ہیچ ہی ہو جائیگا خانہ برباد
فکر یہہ کرکے وہ عورت کو رکھا جنگل مین | آپ بستی مین رہا کرتا پئے وجہہ زاد
شام کو جاتا وہان کرکے کچھہ اسباب معاش | صبح تک رہتے تھے یکجا کے عروس و داماد
روز یہہ معمول تھا ہر صبح چلا جاتا تھا | روز کی قوت کا بستی سے اوٹھا لینے امداد
پر وہ ہر حال رہے بستی مین یا جنگل مین | غوث کے نام سے ہر وقت اوٹھاتا تھا فواد

ذکر ایک روز کا ہی وہ تو یہان آیا تھا — اوسکی عورت رہی جنگل مین آہ و فریاد

دل کے بہلانے لئے آئی جو وہ مہد تمکین — بھا گیا اسکو وہ جنگل کا نہایت ہی سواد

اوسکے گلروئے بہار بین سے تھا صحرا سرسبز — ہوگئی رشکِ شمیم اس سے وہ جنگل کی باد

اسطرح سیر مین مشغول تھی وہ رشکِ بہار — ناگہان وادیِ ویران مین ہوئی یہہ روداد

سیر کے واسطے آیا کوئی حاکم کا پسر — دیکھتا کیا ہی کھڑی ایک ہی رشکِ شمشاد

دلمین کہنے لگا اپنے یہہ پری ہی یا جن — آئے کیا آدمی اِسجائے پہ ہین کوہ و جماد

پوچھا اس سے کہ تو ہی کون یہان آئی کدہر — تیری تصویر سے ہو محو جو اس بہزاد

آئی کسواسطے اس وادیِ ویران مین بھلا — چھوڑ آبادیِ ہر قریہ و قصبات و بلاد

اس نے اسطرح کہا اس سے نہ جن ہون نہ پری — ایک مصیبت زدہ اِسجا ہی مین ہون آدمی زاد

مین غریب ایک سپاہی کی ہون عورت ایشخص — مرد میرا ہی جوانمردی مین ازبس استاد

بدگمانی سے خلایق کی بچا کر مجھکو — رکھا جنگل مین چھپا مجھسے وہ شہر آباد

اس کی اس شیرین زبانی پہ ہو حاکم عاشق — کچھہ خیال اور کیا دلمین اُسنے بدم ایجاد

یعنے اُسوقت کیا صاف گمانِ فاسد — اپنے ہمراہ لے آنے کیلئے ہو کر شاد

آپ گھوڑے سے اوتر ہاتھہ جو پکڑا اسکا — کی وہ عورت نے وہ حاکم سے بہت استبداد

منع کرتی رہے ہرچند اوسے وہ عورت — لے چلا گھوڑے پہ بٹھلا کے اوسے وہ بیداد

ہو کے لاچار بصد عاجزی اس عورت نے — غوث کی خدمتِ عالی مین یہہ کی اِستمداد

بیکسی مین یہہ میری آپ کہان ہو یا غوث — داد خواہان ہون مین دو اللہ کے لئے میری داد

آپکا نام سدا مرد میرا لیتا ہی — راتدن کرتا ہی یا غوثِ کریم آپکو یاد

اسگھڑی پنجۂ ظالم سے چھڑا او مجھکو — آپ اِسوقت میری سنتے نہین کیا فریاد

آپکی مین ہون کنیز ایشہ عالی منصب — مرد جو میرا ہی وہ آپکا ہی خانہ زاد

جبکہ فریاد کی اِسطور سے اُس عورت نے — فضلِ خالق سے وہان ایسی ہوئی کچھہ داد

ہوگیا وادی ویران مین سوار ایک نمود
سبز پوشاک تھا پہنا ہوا ایک نہپہ نقاب
آکے عورت کو لیا پنجۂ ظالم سے چھڑا
کام جب اسکا ہوا قصد کیا جانے کا
پوچھا ہو کون کہو آپکا کیا اسم شریف
کام تیرا تو ہوا نام سے ہی کیا مطلب
پھر تو عورت نے بہت آپسے ضد کرکے کہا
آپنے ایسی مصیبت مین مدد کی میری
آپ فرمائے میرا نام ہی غوث الاعظم
نام سنتے ہی قدم چومکے اسطرح کہا
آپ نے کلمہ محمدؐ کا پڑھایا اسکو
پھر تو فرمایا تو کہہ مرد سے اپنے یہہ حال
کہہ سنا کے یہہ اسے ہوگئے وہان سے رخصت
شام کو آیا وہ عورت کا وہان جب شوہر
اپنی عورت سے سنا جبکہ یہہ احوال اسنے
کلمہ احمدؐ کا پڑھا اسنے بھی ایمان لاکر
پہنچے بغداد مبارک کو وہ دونون جسدم
زندگی تک رہے درگاہ مبارک کے حضور
جیسی ان دونون نے پائی ہی سعادت یا غوث
مدعا میرا دلا دینا خدا سے حضرتؓ
آپکے فضل و کرامات سے اے سرور دین

جلد تر اپنے کو پہنچا یا وہان مثل باد
ہاتھ مین تیغ برہنہ تھی مثال جلاد
قتل اس شخص کو کرڈالا بہ تیغ فولاد
تب وہ عورت نے پکڑ دست شہ ذی شاد
آپنے اسکو کہا پوچھ نہ اب مجھسے زیاد
دست ظالم سے کیا ہم نے لے تجھکو آزاد
ہاتھ سے دونگی نہ دامان مین شاہ اوتاد
نام فرماؤ تو چھوڑونگی مین ای پاک نہاد
مت کر اب مجھسے زیادہ تو یہان استمداد
مجھکو فرمائے اب کلمۂ توحید ارشاد
وہ مسلمان ہوئی اسوقت بصد صدق و سداد
کیونکہ رکھتا ہی تیرا مرد بڑی ہمسے وداد
مقتبل جلّ و علی دین محمدؐ کے
اسنے اظہار کی سب اس سے مفصل روداد
اعتقاد اور بھی اسکا ہوا حق سے ایزاد
مرد و زن دونون چلے پھر تو سوئے بغداد
پائی حضرت کی زیارت سے بہت استسعاد
دین و دنیا کی ہوئی انکو جو تحصیل مراد
ہووے سنی کو بھی تحصیل سعادات معاد
آپکے سائے مین رہو ہین میرے آبا اجداد
دین و دنیا مین رہے شادمان میری اولاد

ایسہ کون و مکان کیجئے کچھہ ایسی مدد	ہو وین نابود سرافراز جو ہین اہل عناد
تیغ اسلام سے ای شاہ شجیعان اسدم	ہو وے برکندہ غرض کفر کی بیخ و بنیاد

ای جگربند علی سید و الانسبی
دنیا و دین مین کرو سنی کی اپنے امداد

کرامت حضرت غوث الاعظم در باب عنایت شدن یاد خطاب بر بازدہ زینہ مسجد

باوضو ہاتھہ مین یکبارگی مین لیکے قلم
حمد حق نعت نبی کرتا ہون باعجز رقم

بعد ازان آل و صحابان محمد کی صفت
کرکے کچھہ ہوتا ہون مین واصف غوث الاعظم

ذکر ایک روز کا ہے مسجد بغداد کے بیچ
ایک مسافر نے کیا رہنے کا پایا قایم

رات کو بند جو دروازہ ہوا مسجد کا گہ
اُس مسافر کو خلہ آگیا کرد رد شکم

جائے جب اُسنے کہین پا ئی نہ پاخانکی
کی نجاست اسی مسجد مین مسافر نے بہم

ایک پہر رات سے جا کھول کے در مسجد کا
غوث الاعظم رہے دریا ذخدا کے عالم

اس مسافر نے جو دیکھا کہ ملی اب فرصت
صاف جاتا رہا ایک بار وہان سے اسدم

بعدہ آیا موذن جو وہان مسجد مین رر
اسکو آنے لگی بدبوئے نہایت ہردم

تب گمان آیا اُسے ایک مسافر تھا یہان
شاید اُسنے ہی یہہ بے ادبی بڑہی کی نہیم

ڈھونڈھا چوطرف نپایا کہین جب اُسکا پتا
دیکھا محراب کے نزدیک بڑہا اُسنے قدم

غوث الاعظم تھے وہان بیٹھے بہ یاد خالق
انکو پہچانا نہین سمجھا وہی ہے آدم

پوچھا کیون تو نے کی اسجائے نجاست ہمرد
تب جواب اسکو دئے کچھہ نہ شہ نیک شیم

پوچھا پھیر اگر کچھہ نہ جواب آیا اُسے
جب تو یک نار اطمانچہ ہو نہایت برہم

آپ نے تب بھی نہ فرمایا اُسے کچھہ منہہ سے
اسنے پھر کھینچکے سیڑہی پہ لے آیا بستم

گیارہ سیڑہیان تھین وہ مسجد کو نہایت سیا
گیارہ سیڑہی سے زیادہ نتھی سیڑہی یک کم

مار کر زینۂ اوّل سے گرا یا اُن کو
ظلم سے دوسری سیڑھی پہ گرا یا جو اُنھین
تیسری سیڑھی پہ پٹکا جو موذن نے اونھین
چوتھی سیڑھی پہ گرا یا اُنھین جسدم اُسنے
پانچوین سیڑھی پہ جسوقت گرا یا اُنکو
قہر سے چھٹوین جو سیڑھی پہ گرا یا انکو
ساتوین سیڑھی پہ جسوقت کہ پٹکا اُسنے
آٹھوین سیڑھی پہ جسوقت گرا یا اون کو
ظلم سے نوین جو سیڑھی پہ گرا یا اُسنے
غوث کو دسوین جو سیڑھی پہ گرا یا اُسنے
گیارہوین سیڑھی پہ جسدم کہ گرا یا انکو
الغرض گیارہوین سیڑھی پہ ہوے گیارہ خطاب
یعنے یہہ سیّد و سلطان و فقیر و خواجہ
شیخ و مولانا محی الدین جلیل کونین
کیا کہون دوستو حضرت کو ہر اک سیڑھی پہ
اشک گرتے تھے محاسن پہ آن دردِ الم
پر نہ فرمایا کچھ اُس شخص کو حضرت نے وہان
تو نے بے ادبی کی مسجد مین یہہ کیسی ای مرد
اُسکے کہنے سے نجاست وہ اوٹھا دامن مین
دھو کے دامانکو پھر ہو گئے مصروف نماز
جب تو پہچانا موذن نے یہہ ہین غوث کریم

تب خطاب آیا کہ سیّد ہے تو غوث ارم
تب خطاب آیا کہ سلطان ہے شاہِ عالم
تب خطاب آیا فقیر ہے تو شہ عالی ہمم
تب خطاب آیا کہ خواجہ ہے میرا غوث امم
تب خطاب آیا کہ مخدوم ہے تو نیک شیم
تب خطاب آیا ولی شاہِ عرب اور عجم
تب خطاب آیا کہ ہے بادشہ نیک قدم
تب خطاب آیا کہ ہے شیخ شہِ فضل و کرم
تب خطاب آیا کہ مولانا ہے غوث الاعظم
تب خطاب آیا کہ محی الدین ہے ابنِ ہاشم
تب خطاب آیا جلیل آپکو اللہ سے بہم
درگہ خالق باری سے بلطفِ اعظم
اور مخدوم و ولی بادشہ فضل و نعم
یہہ خطاب آ گئے اللہ سے اللہ کی قسم
رنج ہوتا تھا [illegible] ظلم
جسقدر سیڑھی [illegible] ستم
جب موذن نے کہا آپکو از راہِ ستم
چل نجاست یہہ اوٹھا ہاتھ سے اپنے اسدم
آپ نے پھینکدی لیجا کے بچشم پر نم
صبح یکبار ہوئی نور [illegible]
کانپ کر پکڑے بصد عاجزی [illegible]

بے ادبی ہوئی مجھسے نہایت یا غوث — کیجئے عفو خطا میری بصد فضل و کرم

کو حضرت نے کہا ہوگی جو میری بخشش — پہلے بخشاؤنگا اللہ سے تجھے مت کھا غم

چلے لوگ جماعت کے وہان سے یکبار — پہنچے جس جائے خلا ڈلے تھے غوث اکرم

ا جسجائے نجاست ڈپڑی تھی سب نے — مشک و عنبر کی ہی خوشبوئی کا اسجا عالم

موذن نے بھی یہہ طور جو دیکھا اسجا — دلمین اسکے ہوئی حضرت کی محبت محکم

ر کے غیر ہونکو کھلاتا تھا طعام — ماہ کی پہلی سے گیارہوین دن تک پیہم

ہان گیارہوین کا جب سے ہی نکلا دستور — جو یہہ عالم مین چلا آتا ہی ابتک قایم

نے مشک نجاست کو بنایا یا غوث — عرض سنی بھی یہہ کرتا ہی بصد عجز اتم

سراپا ہون گناہونکی نجاست سے غلیظ — فیض حضرت سے رہون پاک و معطر دایم

سنی کی جراحت سے ہوا دل مجروح — آپکا فیض نگہ حق مین ہی میرے مرہم

میرا ولاد و یہہ خدا سے حضرت — در گہ خاص کا ہون بندہ بیدام و درم

ای جگر بند علی سید اعلی نسبی
کیا صفت ہووے تیری سنی سے ادنی رقم

قصیدہ

کرامات کریم عالم — مخزن فیض و عطا معدن احسان کرم

ی با فضل و کرامات علم — قرص خورشید سما گشتہ نثار پرچم

عطا مرتبہ قطبیت — آمدہ چون پئے آن خرقۂ خاص ابریشم

شدہ سقف فلک — بہر اقدام معلاش زمین شد جاز م

تو ای بادشہ عدل و داد — پرور زیر بغل بچۂ بز را ضیغم

د فتح و ظفر یا شوکت — نصرت از بہر سلاح تو ہمیشہ ہمدم

ای شاہ سوار چابک — زیر حکم تو زمانہ شدہ ابلق ادہم

بیم تیغت چو کند ایشہ مردان تا شیر	دشمنت خون شود پیش تو لرزد بشکم

وصف جدّ تو کند بشنی چہ امکان دارد
سلّموا صلّوا علیہ و صلوات و سلّم

کرامات حضرت غوث الاعظم سگ درگاہ شیر شیخ احمد جام زندہ فیل را کشت

صلوات اللہ سلام اللہ علی محبوب سبحانی
پس از حمد خدا نعت رسول خاص صمدانی
کرامتین ہزارون ہین جناب غوث اعظم کی
کرامت ایک لکھتا ہون سنو اسکو بصدق دل
مسمی شیخ احمد جام زندہ فیل تھے کوئی
کہین کوئی ولی ملتا تو یہہ پیغام کرتے تھے
نہین تو چھوڑ دیتا ہون مین اپنے شیر کو ہردم
یہہ سنکر ہو گئی گائے ایک اسکے شیر کی خاطر
کسی نے ایکدن اس سے کہا اے صاحب عظمت
مگر بغداد اشرف کو کبھو تشریف فرماوین
کہا اس شخص سے سنکر کہ البتہ مین ایسے بھی
یہہ کہکر سوئے بغداد مبارک ہو گئے راہی
تو پیش از شیخ کے آنیکے ایکدن صاف محفل مین
ولی ایک شیخ احمد جام زندہ فیل آتا ہے
[illegible] لئے لا رکھو تم اسکے شیر کی خاطر
غرض ایک گائے آگئے ہی وہان موجود بھی تھا

صلوٰۃً دایماً ابداً علیٰ معشوق رحمانی
کرون کچھ دل سے توصیف محی الدین جیلانی
ولی کوئی نہین ہرگز محی الدین کے ثانی
ہوئی سرزد جو حضرت سے عجب ہے جائے حیرانی
سواری شیر پر کرتے ہمیشہ سیر ازمانی
روانہ گائے ایک کردو اگر تم چاہو آسانی
کریگا کام اپنا وہ تو پھر ہوگی پشیمانی
روانہ جلد کردیتا تھا لاکر دلمین حیرانی
جہان کی سیر مین تمنے نہ پایا ابتک ثانی
وہان رہتے ہین ایک صاحب محی الدین جیلانی
ملونگا ایکدن جاکر جو ہوگا فضل حقانی
جناب غوث کو [illegible]
کہے اپنے مریدون سے جناب غوث صمدانی
مگر ہے شیر پہ اسوار اسمین ہے یہہ نفسانی
کریگا جب طلب آکر تو اسکی ہے یہہ مہمانی
جو آئے شیخ اسکا یہہ کہا پیغام [illegible]

کہ میرے شیر کی خاطر ایک اچھی گائے بھجواؤ
یہہ اپنے شیر کو دیکھو ابھی مین چھوڑ دیتا ہون
تو حضرت غوث اعظم نے کہا قاصد سے یہہ سنکر
کہا قاصد نے جاکر شیخ سے پیغام حضرت کا
تمامی اولیائے افضل و اکمل کے زمرہ مین
اگرچہ وہ بھی میری صولت سے ڈر کر گائے بھیجا ہی
غرض حضرت نے اُسکے پاس جب گائی روانہ کی
وہان تھا ایک کتا وہ بھی ہمرہ ہو رہا اُسکے
جناب غوث کے خادم نے جبدم گائے پہنچا دی
کھڑی جب رہ گئی گائی جو دیکھی شیر کی صورت
غضب سے شیر کو کتے نے ایک ہی جست مین پھاڑا
ہوئی ایک شیخ احمد جام زندہ فیل کو خجلت
غرض حضرت کا قائل ہو کے آیا پھر تو خدمت مین
نہایت مجھسے گستاخی ہوئی ہی عفو فرمانا
[illegible] لیائے اولین و آخرین اندر
[illegible] در کا کتا ہی بمقر تجھسے بر حکم
[illegible] ت مین کی اپنی گستاخی سنے تو جب
[illegible] ت کو اُسکے گریہ و زاری پہ ایک رحمت
[illegible] نے خادم جبکہ اپنا شیخ احمد کو
[illegible] کی فضل و کرامات مین پھر ایسی
[illegible] ر کے پیچھے سے جیسے ہم نے گائی کو

نہین تو آپکی بستی مین پینے کا نہین پانی
وہ اپنا کام کر جاویگا ای محبوب سبحانی
یہان سے جاؤ تم اُس شیر کی کرتا ہون مہمانی
تو سنکر شیخ بولا ناگہان از راہ نفسانی
بڑا ایک مرتبہ رکھتا ہی دیکھو غوث صمدانی
اگرچہ ہی وہ افضل تر پہ ہون مین ایسا حقانی
چلا لیکر مرید بارگاہ قطب ربانی
جو کتا خانقاہ کے در پہ کرتا تھا نگہبانی
تو اُسنے گائے پر اس شیر کو ج
تو کتے نے کئے تب تیز دندانہ
زمین پر شیر اُس کا تب تڑپکر ہو گیا
کہا اُسوقت لوگون سے ہوئی کیا مجھسے نادانی
جناب پاک مین کی عرض اپنی رکھکے پیشانی
نہ ہوئیگا ہوا اِس کمترین سے فعل شیطانی
تمہین کو زیب دیتی ہی شہ کونین سلطانی
مجھے بھی جانکر کتا دو اپنے در کی دربانی
نہایت گریہ و زاری سے کر کر اشک افشانی
بنایا اُسکو خادم جب تو از راہ کرم رانی
ملا ایک فضل سے اللہ کے اُسکو رتبہ ثانی
کہ جسکو مانتے ہین عالم اجسام و روحانی
پھرا تو نفس سے مجھکو بھی حضرت قطب ربانی

وہ جیسا امن بخشا گاے کو تم نے درندے سے
مدد کچھ ایسی ہو یا غوث اعظم تیغ برّان سے
دعا فرمائے آقا جناب حق مین کچھ ایسی
کرین سب کفر سے توبہ گلو مین انکے ہو دایم
طفیلِ ذاتِ اعلیٰ درگہِ خالق سے ملجاوے
کیا کر یا حضرت غوث کو ہر وقت ای سُنّی
جنابِ غوث کے گھر کا تو کتّا بنکے رہ سُنّی

یہ سُنّی کو بھی حضرت دیجئے اب امن و آمانی
جو ہین اہل بغاوت ہو وین جیسے گاو قربانی
یہان سے اس سرے تک ہو و عالم مین مسلمانی
بجائے رشتہ زنار تسبیح سلیمانی
جئے تک سُنّی ادنیٰ کو تو فیق ثنا خوانی
خدا کے فضل سے ہو گی تیری سب مشکل آسانی
شرف رکھتا ہے شیر و نر سگِ محبوب سبحانی

سگِ درگاہ میران شو چو خواہی فضل حقانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

کرامت حضرت غوث الاعظم و اولیا شدن گروہ گناہگاران

مرحبا آلِ نبی صاحب فضل و اعجاز
حمدِ حق نعت نبی کر کے مین پہلے آغاز
نام ہے جمِ غفیر ایک کتاب فائق
غوث ایک روز تھے مسرور بہت محفل مین
روز درگاہ سے رہتی تھی سخاوت جاری
سنکے خادم سے کہا غوث نے ایک سو چالیس
جب تو خادم نے وہان ڈھونڈ ھکے انکو چالیس
سید ھی جانب کو گئے آپ نے جب شخص
دو طرف ایسے گنہگار کھڑے ہو گئے جب
مین نے یارب یہ گنہگار انکو تجھ کو سونپا

مرحبا نورِ علیٰ سیدا علیٰ اعزاز
بعد ازان غوث کے لکھتا ہون سنو راز و شیراز
اس سے اب کرتا ہون اس حال کو مین خامہ طراز
ایک درویش نے کی عرض بصد عجز و نیاز
آج اب تک نہ سخاوت ہوئی ای بندہ نواز
لاؤ فساق و گنہگار و نہایت غماز
لا کے حاضر کئے کر کر کے بہت سی تک و تاز
بائین جانب کو بھی اتنے ہی تھے عصیان پرداز
عرض کی آپ نے اس سے کر دست دراز
تیری درگاہ مین مقبول ہو یہ میری نیاز

یہہ سخن کہتے ہی اُن سارے گنہگاروں نے — ہو گیا باتمیں ہر ایک ولی صاحبِ راز

تب جواب آپ نے درویش کو اسطرح دیا — یہہ سخاوت ہی میری آج سے سن ای دمساز

کر کے درویش وہ بے ادبی سے اپنے توبہ — رہ گیا عشق میں حضرت کے بصد سوز و گداز

کرد یا تمنے ولی اتنے گنہگاروں کو — عرض سُنی کی یہہ ہی آپ سے ای بندہ نواز

اون گنہگاروں کو جسطور سے حق کو سونپا — درگہِ حق میں کرو سُنی کو یا غوث نیاز

فضل سے آپ کے کچھ وہ بھی تو پالیو مراد — جیسے وے سارے ولایت سے ہوئے سرافراز

فضل سے حق کے طفیل آپ کے ایشر دین — اہلِ اسلام کو سب ہو رہے توفیقِ نماز

ی رحمت سے انہیں اور تمیز کر دو — دنیداری میں جو ہیں ایشہ والامتیاز

سرخرو ہوویں ہر ایک کار میں سارے دنیدار — منفعل ہونے رہیں تا بہ ابد اہلِ نفاذ

طرح اہلِ عزا سے یہہ گریزان ہوویں — جسطرح باز سے کنجشک کرے ہی پرواز

ں سے دلوادو عرض میری مرادین ساری — کیا کروں عرض کہو آپ تو ہو واقفِ راز

غوث کی ذات پہ پڑھ دل سے درود ای سُنی — مرحبا بولیں ملایک تیری سنکر آواز

کرامتِ حضرت غوث قدس سرہ در بیان بیرون آمدن جہاز غرق

صلوات صلِّ علیٰ غوث صاحبِ العظمت — سلام الف تحف رحمت علیٰ رحمت

خدا کی حمد میں کرتا ہوں پہلے باالفت — ہی جسکی حمدِ مقدس میں رات دن خلقت

خدا کی حمد کے بعد از جو پوچھو ہر ایک دم — نبی کی نعت ہی صلِّ علیٰ بڑی نعمت

خدا کی حمد و محمد کی نعت کے بعد از — نبی کی آل و صحابہ کی خوب ہی مدحت

یہہ سب کے بعد ثنا میں ہی افضل و اعلیٰ — ثنائے غوث جو کیجے بہ نیک تر نیت

ہی ذاتِ غوثِ مکرم بوصفِ رحمانی — زبان جو ہل سکے اسکی صفت میں کیا قدرت

نبی سے بحر سے جتنے ہوئے ہین خلقت مین ۔ ہوئی ہین اتنی کرامات اون سے باشہرت

ہوئی ہین ہزارون کرامات آپ سے سرزد ۔ سنو یہہ انمین سے ہی ایک کرامتِ ندرت

عجب یہہ قصہ ہے ایکدن کنارے دریا کے ۔ سرائے خاص سے آئے تھے غوث با فرحت

خدا کی صنعتِ کامل کی سیر کرتے تھے ۔ سو ایسے عرصے مین بوڑھی سی آئی ایک عورت

گھڑا لے آئی تھی پانی کیواسطے اُس جا ۔ گھڑا وہ رکھکے لگی شور کرنے بارِقت

کچھ ایسا شور مچایا تھا اُسنے رونے کا ۔ تمام اہلِ تماشا کو ہو گئی حیرت

جناب غوث نے دیکھا تو پوچھا لوگون سے ۔ یہہ کیا سبب ہے جو رونی ہے یہہ بانحالت

کہا کسی نے عجب ہے یہہ قصہ پر سوز ۔ بیان کرنے مین آتا نہین ہے اے حضرت

بیان کرتا ہون یا غوث کچھ ذرا مین سنو ۔ تھا ایک لڑکا یہہ بڑھیا کو صاحب جرأت

تھا نورِ چشم و جگر گوشہ صاحبِ دانش ۔ حسین و صاحبِ اخلاق و صاحبِ ہمت

فدا یہہ اُسپہ تھی اسپر فدا وہ ہوتا تھا ۔ تھی دونون مادر و فرزند مین بڑی الفت

خوشی سے ہوتی تھی گذران اونکی ہر اک طرح ۔ خدا کے فضل سے رکھتے تھے تھوڑی سی دولت

اسیطرح سے کٹے چند دن تو بڑھیا کو ۔ ہوئی وہ بیٹے کی شادی کیواسطے رغبت

تو سارے اپنے سگے اور دوستونکو تمام ۔ خوشی کے ساتھ وہ بڑھیا نے جاکے کی دعوت

تمام جمع ہوئے جب تو ایک جہاز اوپر ۔ سوار ہو کے چلی ساتھ لے کے جمعیت

کسی جزیرے پہ جا پہنچی ساتھ خویشون کے ۔ تو اپنے بیٹے کی اسجائے پر ہی کی نسبت

بڑی ہی دھوم سے اُسجائے پڑھی شادی تھی ۔ کہین تو باجے تھا باجا کسی جگہہ نوبت

تمام ہو چکی شادی وہان سے تب بڑھیا ۔ بہو کو بیٹے کو ہمراہ لے ہوئی رخصت

یہان کے اور وہان کے تمام خویشون سے ۔ جہاز ایک بھرا تھا تمام تھی فرحت

بڑی ہی شان و تجمل سے گھر کو آتے تھے ۔ یکایک آ گیا طوفان تو ہو گئی دہشت

جہاز ڈوب گیا سارا جب تو دریا مین ۔ پہ ایک تختے پہ بڑھیا رہی بصد آفت

وہ تختہ ایسا ہی بہتا تھا بیچ دریا کے
وہان سے بعد کئی روز کے بنالہ وآہ
یہہ بات ہو کے قضا ہو گئے ہین برس بس
اِسی ہی غم سے یہہ گھٹ گھٹ کے ہو گئی لاغر
تمام خویش و اقارب بہو بھی بیٹا بھی
یہہ حال غوث سے جدم بیان کیا اُسنے
کہا پکار کے مت رو زیادہ اِس سے تو
کہا وہ بڑھیا نے سنکر یہہ بات ہووے کہان
کہا یہہ غوث نے بیٹا بھی بلکہ تیری بہو
کہا وہ بڑھیا نے سنکر کہان ہین وے بابا
کہا پکار کے حضرت نے پھر کہ آتے ہین
کہا وہ بڑھیا نے بابا تو مسخری مت کر
تمام ڈوب گئے بھائی بندا ہی بابا
یہہ میرا رونا نہ ہو موقوف ہو قیامت تک
خدا نے مجھکو ضعیفی مین کیا بتایا غم
مزہ یہہ زندگی دیتی ہے موت کا مجھکو
جو یاد آتا ہے وہ حال مجھکو ا ہی بابا
یہہ کہکے پانی کا لیکر گھڑا چلی بڑھیا
جناب غوث کو دیکھی نہین تھی اِس باعث
جنابِ غوث مین بڑھیا مین فاصلہ تھا بہت
تو اُسکو لوگ لے آئے جنابِ غوث تلک
وہ بڑھیا دیکھکے حضرت کو بولی با فرحت
کھڑے تھے لوگ بھی اُسوقت درمیان بہت
کلام سُنکے کہ کرتی تھی از بس غیبت
بنا امید و بغم مبتلا بلا راحت
جگر اُکھڑتا ہے ہوتی ہے دل پہ ایک وحشت
تھا خوب ویسی ہی ہوتی جو میری بھی رحلت
کلیجا کیون نہو ٹکڑے کہ غم کی ہے ضربت
مجھے یہہ رونے سے اکدم نہ ہووےگی فرصت
فقط مین ایک بچی ہون اُٹھاکے سو زحمت
مین اپنے غم مین کھڑی رہتی ہون با محنت
بہو بھی بیٹا بھی سب خویش و مال اور نعمت
وے ڈوب جاکے ہوئی بیس سال کی مدت
وے دونون صاف نکل آوینگے با عزت
جو مردہ زندہ ہوا تو یہ ہی بڑی حیرت
کہ تیرا بیٹا نکل آویگا بصد عشرت
تو آئی آپکو بڑھیا کے حال پر شفقت
جو ایکدم مین مرین اُسکو کیون نہو فکرت
بدن مین اُسکے نہ باقی رہی کچھ قدرت
کہ اب تلک اُسے اِسبات کا ہے غم حضرت
پھر اپنے ملک کو آئی بحالتِ عسرت
اُس طرف کے کنارے لگا پس از دقت

قسم خدا کی مین کہتی ہون صدق نیّت سے — یقین ہوا مجھے جھوٹی نہین ہی یہہ صورت
کہا کہ غوث بڑا غم ہی میرے دل پر اب — خدا کے واسطے فرماؤ مجھپہ کچھہ شفقت
دعا سے آپ کی میری مُراد ہو حاصل — خوشی ہو دلپہ وہ آگے کی جائے سب محنت
جنابِ غوث نے فرمایا ہے تمام جہاز — اُسی خوشی سے نکل آویگا نہ کھا ہیبت
یہہ سنکے خوش ہوئی بڑھیا تو غوثِ اعظم نے — جنابِ حق مین دعا کی کہ میری رکھہ عزّت
جہاز سارا نکل آوے یا ربی اِسدم — تو اس غریب پہ کر اپنے فضل سے رحمت
جہاز نکلا نہ کہنے سے غوث الاعظم کے — تو آپ کو ہوئی اُسوقت ایک بڑی خجلت
تو پھر خدا سے دعا کی کہ یا الٰہی جہاز — کرم سے تیرے جو نکلے تو ہی بڑی قسمت
نہ نکلا پھر بھی وہ کہنے سے آپ کے جسدم — تو غصہ آگیا حضرت کو تب بصد شدّت
کہا خدا سے نکالیگا یا نہین تو جہاز — کہا اتنی بات کی تجھہ مین نہین ہی کیا طاقت
تو ایسے عرصے مین آیا جہاز پانی پہ — وہی خوشی تھی وہی باجا اور وہی صحبت
یہہ حال دیکھکے بڑھیا بھی اور لوگ تمام — بہت ہی پھول گئے دلپہ آئی ایک فرحت
جنابِ غوث نے کی جب تو عرض اللہ سے — ہمیشہ پہلی دعا مین بر آتی تھی حاجت
یہہ کیا سبب تھا کہ کی مین نے تین بار دعا — تب آئی پانی پہ کشتی تھی اتنی کیون مہلت
جنابِ حق سے تب آئی ندا کہ ای محبوب — ذرا مین کر سکین جو چاہین ہم مین ہی قدرت
مگر یہہ دیکھہ دو عالم کو کتنی دیر لگی — کہ چھے ہی روز کے عرصہ مین ہمنے کی خلقت
بنا نہ سکتے تھے کیا پل مین ہم دو عالم کو — جو روز چھے لگے ہمکو تو یہہ بھی تھی حکمت
معاملہ جو ہوا آج کا تو سن اسکو — گذر کے ہو گئی تھی بیست سال کی مدّت
جہاز و مال غرض خاک ہو گیا تھا تمام — خوراکِ ماہیان آدم ہوئے تھے بے ہمّت
کہ تیری ہمکو تھی خاطر دعائے اوّل مین — کئے یکجا تمامی کو ہم نے یک ساعت
دوئیم دعا کی جو تونے تو ہم نے قدرت سے — بنائی سارون کی یکبار شکل اور ہیئت

سیوم دعا مین نکالے تیار کرکے تمام — جہاز و آدم و اسباب ہتنے بحرکت

یہہ سن کے کا یہہ ممکن نہ تھا کہ ہوگا کچھ گت — فقط تیری ہی دعا کی یہہ ساری تھی برکت

یہہ سنکے عجز سے حضرت نے تب کہا حق سے — الٰہی تیری ہی سب ہے یہہ ہی ہوئی رفعت

غرض جہاز کنارے پہ آلگا اسدم — مکان مین آئے وہ سارے بفرحت و شوکت

بہو کو بیٹے کو خویشون کو ساتھ لیکے تمام — جناب غوث سے اس پیرزن نے کی بیعت

جہاز ڈوبا ہوا جیسا وہ نکالے ہو — یہہ ستی کی بھی ہے یا غوث تمسے کچھ حاجت

جہاز عیش میرا غم کے بحر مین ہے غرق — نکالو اسکو تو ہے آپ کی بڑی منت

ہے غوث ستی یہہ عریان بخلعت مقصود — اب اسکو تم معہ احباب دیجیے خلعت

کہ شادی دلپہ رہے اسکے اور تباہی کے — عطا ہو فضل سے یا غوث دلکو جمعیت

تمکو ان کو خوش رکھو دنیا مین اور عقبیٰ مین — بڑے مربی جو مخدوم ہین میرے حسرت

کرم سے قابل و لایق کو اور مسلم کو — بہ دو جہان رکھو خوش بعزت و حرمت

عنایت ایسی کرو اپنی حال حنفی پر — کہ اسکو ہووے دو عالم مین روز و شب راحت

غرض یہہ ستی کو اور اسکے سارے خویشونکو — کرم سے کیجیے اپنے مشرف خدمت

ہے غوث اہل جماعت جو صاحب دین یہہ — تمام ہووین خوشی سے بصحت و راحت

تمھارا روز ازل سے غلام کمتر ہون — خدا سے کہکے دلا دو یہہ میری ہر حاجت

خوشی ہو چین ہو راحت ہو دور قسمت سے — خدا کے فضل سے گر آپ کی ملے صحبت

درود پڑھہ تو بذات محمدی ستی — اور اسپہ اسکی جو اعلیٰ بزرگ ہے عترت

یہان سے فاتحہ پڑھہ کر دعا سے ای ستی
ادب سے کیجیے اپنی دعا کو اب تمت

کرامت غوث الاعظم دربیان تبدیل شدن صورت

سلام و مرحبا و تحفۂ رحیم عزّ و جل
پس از تحامد حق نعت احمد مرسل
تھین زندگی مین ہزارون کرامتین اُنکی
سنا ہی مین نے کہ ایک شہر ہند مین سے عظیم
تھی ایک بڑھیا وہان غوث کے مُریدون سے
ربیع ثانی مین ایک سال روز یازدہم
تھی ایک گائے اُسے ذبح کر بحسن دل
یکایک آتا تھا چپراسی ایک رستے سے
یہہ سنکے آیا وہ چپراسی گھر مین بڑھیا کے
ہی قحط بکریکا اس ماہ مین بصد شدّت
کہ آج اُسکے بھی دستر پہ گوشت آیا نہین
کہا وہ بڑھیا نے اُسوقت اُس سے ای بابا
تھا ایک بکرا میرے گھر مین اسکو ذبح کیا
وہ بولا آج ہر اک گھر مین ہر طرف ہر جا
کہا وہ بڑھیا نے ای بابا سچ کہا تو نے
مگر ضرور کو ایک گائے مین نے کٹوا کر
یہہ سنکے اُس نے کہا کام کیا کیا تو نے
نہین تو جانتی حاکم یہان کا ہندو ہی
ہی حکم ہاتھ لگاویگا گائے کو کوئی گر
اسی ہی وقت خبر دونگا جاکے حاکم کو
یہہ سنکے عاجزی کرنے لگی وہ بڑھیا تب

صلوٰۃ و صل علی غوث افضل و اکمل
ثنائے غوث مکرم ہی اکمل و افضل
پس از وفات یہہ کی ہی کرامت مفصل
بیان کرتا تھا مجھہ سے فقیر اک اکمل
ہمیشہ فاتحہ کرتی تھی وہ سعید ازل
نہ پایا بکرا وہ بڑھیا نے وہان کسی بھی محل
نیاز غوث کی کی گیارہوین کو پاک ملل
بُلا کے اسکو کہا تو بھی کھانا کھالے چل
تو پوچھا گوشت کہان سے یہہ پایا کہہ اوّل
یہان کے راجہ نے ڈھونڈھوایا ہر طرف جنگل
کہہ تو نے گلّۂ بز مین کہان کیا مدخل
تجھے یہہ بات تون سے کیا چل تو کھانا کھاکے نکل
بس اب تو کھاکے چلا جا نکر بیان کل کل
نہ پایا بکرا بہت ڈھونڈھا ہر گھڑی پل پل
نہ پایا مین نے بھی بکرا بہت سی کی ہل چل
نیاز غوث کی کی تجھسے کیا رکھون اوجھل
کہ کاٹی گائے کو اب تیری جان پر ہی خلل
ہمیشہ گائے کو پوجے نہ اسپ و فیل و جمل
تو اوسکا ہاتھ قلم ہووے ہی یہی فیصل
وگرنہ جان پہ مشکل پڑیگی میری کبل
اور اوسکے بیٹے بھی کرتے تھے گو ہزار جیل

نہ کچھ وہ سمجھا تو لاچار ہو کے بڑھیا نے
کھنڈ لنا کیا تھا کہ اُسوقت قتل کر ڈالا
درخت بویا تھا جیسا وہ ویسا پھل پایا
غرض وہ پا چکا پھل اسکو ایک طرف رکھا
تمام دعوتی آئے تھے اور کھاتے تھے
فراغتی ہوئی دعوت سے جب تو بڑھیا نے
اور اپنے بیٹے سے بولی کہین یہہ پھینک کے آ
جو پہنچا شہر کے دروازے پر اُٹھا کر بار
یہین گٹھرا ڈال کے آتا ہون شہر کے باہر
یہہ سنکے بولا وہ دربان اسکو ای بھائی
کہا وہ لڑکے نے ای بھائی یہہ تو آخر ہے
کہا کہ کچھ بھی ہو بھو کی گٹھڑی ہے میری گائے
یہہ کہکے گھانس کی خاطر کیا جو اونچا ہاتھ
جو اسکو کھولی تو ایک لاش اسمین آئی نظر
تھا جسم آدمی کا منہہ بنا تھا سوّر کا
اور اس سے پوچھا یہہ کیا ماجرا ہے کہہ مجکو
تمام کیفیت اُسنے کہی تو دربان نے
خبر یہہ سنتے ہی پوچھا بلا کے حاکم نے
وہ لاش کھول کے دیکھی تو منہہ تھا سوّر کا
تھے تین بیٹے وہ بڑھیا کے رکھ لئے نوکر
ہر ایک گیارہوین کو ذبح ساتھ گائین کر

کیا اشارہ تو بیٹون نے اُسکے ڈالا کھول
غضب سے کھولی جو یکبار اپنی تیغ کی سل
وہ پھل کچھ اور نہین تیغ آبدار کا پھل
پھر اپنے کام مین شاغل ہوئے ہان سے نکل
پڑوسی اہلِ قرابت غریب اہلِ دول
وہ لاش گودڑے مین باندھی منگا کے راکھ کمل
تو لیکے چلدیا سر پر جو بار تھا اثقل
نگاہبان سے بولا کہ کھولدے بھر کل
او جالا ہو گیا اوسوقت کھولدی سنکل
دے میری گائے کی خاطر ذرا سا گھانس اوّل
ہے کچرا اسمین ہین ساری بھری ہوئین پشکل
اگرچہ تلخ ہے پھر بھوک کے ہے وقت عسل
تو گٹھری سر سے زمین پر پٹکا یک آئی پھسل
مگر بعینہ تھا سوّر کا منہہ سرائے عمل
یہہ حال دیکھکے دربان ہو گیا ہابل
ہے لاش کسکی یہہ ہے کون ایسا بدسکل
خبر دی حاکم دوران کو جا بخاص محل
کہا وہ لڑکے نے سارا بغیر مکر و دغل
بدن مین پڑ گیا لرزہ ہوئی ایک اسکو وہل
بٹھا کے بڑھیا کو بولا بمسندِ مخمل
لے حکم دے دیا تجھکو یہہ کام سے مثل

پهر فضل غوث کا دیکهو که سخت مشکل مین | پهنسی تهی کیسی وه بڑهیا په آئی صاف سنبهل
ای غوث میری بهی خاطر دعا کرو حق سے | مراد میری هو حاصل بفضل عزّ و جل
پهنسا هون اندنون یا غوث سخت مشکل مین | دعا کرو که جو مشکل هی میری هووے وه حل
هی ستنی آپکا فدوی کرو یهه اسپه کرم | جو اسکے بد هین عمل سب یه نیکوئی هون بدل
هی اسکو درد سر فکر ایک شدّت سے | عطا کرو اُسے اِسوقت فیض کا صندل
دعا کچهه ایسی کرو حق سے یا محی الدّین | مدد سے آپ کی هو بیخ کفر مستصل
هی کشت زار زبس خشک تری ای غوث کریم | خدا کے واسطے برساؤ رحم کا بادل
عنایت ایسی کرو اُسپه یا محی الدّین | که هووے خاتمه بالخیر جبکه آوے اجل
اندهیری قبر مین هووےگی اسکی جب یا غوث | تو ایسے وقت لگا دیجے رحم کی مشعل
بفضل آپ ترحّم سے منطفی کیجے | جگر کی آتش غم سے جو بهڑکے هی منقل

تو ستنی ختم کر اب پڑهکے فاتحه یهانپنے
لگا دے غوث کے خیمے سے بس طناب امل

کرامت حضرت غوث الاعظم قدّس سرّه

اوّل دہن کو دهوکے کرون کچهه ثنائے رب | بعد از کرون مین وصف محمدؐ کا با ادب
حمد خدا و نعت محمدؐ کے بعد از ان | لکهتا هون یهه کرامت غوث کریم اب
ایک ماجرا عجیب سناتا هون غوث کا | همکو عجب هی غوث کے نزدیک کیا عجب
تهی عمر چهوٹی غوث مکرم کی اُن دنون | گودی مین اپنی دایه کے بیٹهے تهے باادب
معمول پر کنارے سے مشرق کے صبح کو | ظاهر هوا چمکتا هوا آفتاب جب
دیکها جو آفتاب کو دایه کی گود مین | سمجهے یهه غوث دلمین که روشن هی کیا سبب
اسوقت جلد کود کے دایه کی گود سے | جا کر هوئے وه مهر په حضرت رضؓ سوار تب

جسدم سوار ہوگئے آپ آفتاب پہ — اسوقت اسکی کند ہوئی روشنائی سب
پھر وہان سے کود پھاند کے ایکے گود مین — آ بیٹھے وہ جناب معلی شہ عرب
بعد از کئی دنون کے جو جیلان سے کر سفر — بغداد مین جو آئے وہ شاہ علی لقب
پھر تو وہان کرامتین ہونے لگین بہت — مشہور خاص و عام ہوئے وہ علی نسب
گھیلان سے آئی دایہ وہ ملنے کو آپ سے — کی عرض ہاتھ باندھ کے آہستہ با ادب
ای میرے نور چشم شہنشاہ اولیا — سردار عالمین و مفتخر علی لقب
ایک روز میرے گود مین تھے آپ جلوہ گر — بتلائی مجھ کو اپنی کرامت یہ بو العجب
خورشید پر سوار ہوئے ای نبی کے نور — جلوہ تمہارے نور کا ایسا ہوا تھا تب
خورشید نور بار کا جاتا رہا وہ نور — چمکا جہان مین آپکے چہرے کا نور سب

قصیدہ

ای سمای فخر تو ای انور آفتاب — دست سبق بحسن نہادی بر آفتاب
[illegible] تجلی دو جہان — گردد چہ از جمال رخت ہمسر آفتاب
ای آفتاب از تو شدہ آفتابہا — این خوبیہا کہ دارے کجا اندر آفتاب
بر ذرہ غبار رہت آفتاب ہست — این فیض وجود و لطف و کرم کی در آفتاب
نقد زکوٰۃ حسن چنان بر فشاندہ — دارد ہمیشہ کیسہ خود پر زر آفتاب
یا صاحب الجمال تو محبوب کبریا — گردد نثار در گہ تو اکثر آفتاب
چشم و چراغ فاطمہؓ دلدار مصطفیٰ — بر اوج خاندان نبیؐ انور آفتاب

سنگی کہ ذرہ وار غبار رہ تو ہست
دارد امید روزی شود بہتر آفتاب

پھر اور آرزو ہے وہ دیکھون کمال مین — ای سید بلند نسب وے شہ عرب
حضرت جناب غوث مکرم امام دین — فرمائے اسکو کرکے تبسم بزیر لب

جوقت [illegible]

جسوقت تو نے دیکھا وہ بچپن کا وقت تھا ... مین ناتوان گود مین رہتا تھا تیری تب

آگے سے حق نے مرتبہ میرا بڑھا دیا ... سو درجے آفتاب سے رتبہ بڑا ہی اب

بچپن مین اوڑ کے جا سکا مین آفتاب پر ... ای امّان جان میرا وہ بچپن کا تھا سبب

ہر روز آفتاب تجلی کر دگار ... آتے ہین میرے پاس ہزارون ہی طلب

ہر چند کود پھاند کے مین چاہتا ہون جاؤن ... لیکن وہ جانے دیتے ہین اسجا سے مجھکو کب

یہہ کہکے آپ چپ ہوئے اور دایہ اسطرف ... آداب کرکے ہوگئی رخصت وہان سے تب

بس کر تو سنی یہان سے قلم رک کے رہگیا ... وصف اس جناب پاک کا تجھسے رقم ہو کب

کر عرض یہہ پکارکے یاغوث نامدار ... میری مراد رب سے دلا دو یہہ بے تعب

جو دشمنانِ دین ہین نابود ہون تمام ... پڑ جائے انپہ غیب سے اللہ کا غضب

ای سنی پڑھو وہ روح مقدس پہ فاتحہ
جس کے طفیل ہووے گا ایک روز فضل رب

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ پسر ضعیفہ غرق شدہ بود باز زندہ شد

کہکے اوّل زبان سے بسم اللہ ... بعد نعت نبی رسول اللہ

مومنو تم سنو بگوش ضمیر ... ہی حقایق مین اسطرح تحریر

ایک ضعیفہ کو ایک ہی تھا پسر ... غرق دریا کے ہو گیا اندر

جب تو بڑھیا نے غوث اعظم سے ... عرض کی آکے چشم پرنم سے

تم ہو یا غوث صاحب قدرت ... میرا لڑکا دلا دو اب حضرت

غوث الاعظم نے اسکو فرمایا ... تیرا لڑکا مکان کو آیا

جب تو خوش ہو کے پہنچی اپنے گھر ... دیکھا گھر مین نہین ہی پیارا پسر

[illegible] کے نہین آیا ... کیا سبب [illegible]

آپ نے جب مُراقبہ کر کر
دیکھی جب گھر مین جا کے وہ بڑھیا
گھر سے پھر نکلی بے قراری سے
اب تلک خانہ زاد حضرت کا
آپنے پھر مُراقبہ کر کر
اُسکو فرمایا جا تیرا لڑکا
سُنکے بڑھیا گئی جو اپنے گھر
دیکھہ بیٹے کو باغ باغ ہوئی
لیکے بیٹے کو ساتھہ با فرحت
پھر تو حضرت نے بے قراری سے
مجھہ کو تو نے بہہ پیرزن کے حضور
جب مین کرتا تھا ایک بار دعا
اب دعا مین نے کی جو تیسری بار
تو نے ذلت مجھے بہت دی اب
غوث الاعظم کو تب ہوا ارشاد
مین تجھے بولتا ہون سارا سبب
تو نے کی جبکہ پہلے بار دعا
جب ملایک پہ میرا حکم ہوا
بار دویم دعا کی تو نے جب
تیسرے بار کی جو تو نے دعا
پھر تو دریا سے اُسکو باہر لا

کہا اُس سے آپ آیا تیرا پسر
تھا نہ حاضر مکان مین لڑکا
عرض کی جا کے آہ و زاری سے
خانۂ تار مین نہین آیا
اپنا زانو سے کر کے اونچا سر
گھر مین آیا ہے غم نہ کہا بڑھیا
دیکھا گھر مین ہے حاضر اپنا پسر
اوسکو اوس رنج سے فراغ ہوئی
ہوئی آکر مُشرّفِ خدمت
عرض کی یہہ جنابِ باری سے
کیا شرمندہ تو نے ربِّ غفور
ہوتا حاصل تھا مدّعا میرا
تب مُراد آئی میری ای غفّار
باری کہدے اسکا کیا ہے سبب
میرے محبوب رکھہ تو دلکو شاد
مچھلیان کھا گئین تھین اُسکو سب
تیری خاطر سے ایسا اعلیٰ
جمع کر ڈالے اُسکے سب اجزا
شکل و صورت بنائی ہمنے تب
تنِ بے دم کو ہم نے دم بخشا
ہمنے اُسکے مکان کو پہنچایا

سنکے حضرت نے عرض کی یارب
ایک ایمائے کُن سے خلقت کو
دن قیامت کے عالم دنیا
ہے یقین مجھکو ایک لمحے مین
جان دیکر اوٹھائے گا اُنکو
ایک بیجان تن کو دیجے حیات
حق نے فرمایا ای میرے معصوم
خیر آزردہ تو ہوا ہے اب
مین یہہ آزردگی کے بدلے اب
عرض کی آپ نے جھکا کر سر
کم و زاید کی کیا ہے مجھکو تمیز
تو ہی صاحب میرا کریم و عظیم
حق نے فرمایا ای میرے محبوب
جس جماعت پہ گر کرے تو نظر
اور تو جس زمین کو دیکھیگا
عرض کی آپ نے خدا وندا
وے ولی ہون اگر تو مجھکو کیا
پھر تو اللہ کا ہوا فرمان
تجھکو یہہ بات گر نہین منظور
ای میرے باوقار سرورِ دین
باوضو ہوکے دل لگا کے دہرے

باعث اُسکا سنا تو مجھکو ا
بود نابود سے کیا ہے
متفرق جو اُسکے ہین اجزا
امر سے تیرے اونکو جمع کر
قدرت کاملہ سے اپنی
تیرے نزدیک کیا بڑی بھی
میری حکمت مجھی کو ہے معلو
کچھ نکمہ اسباب سے ہوا ہے
جو تو چاہے عطا کرون وہ
مین ہون ناچیز بندہ کمتر
اپنے لایق مین چاہونگا کچھ
اپنے لایق تو بخش مجھکو
بخشتا ہون تجھے یہہ رتبہ خ
ہونگے وے سب ولی کا
زر کی ہوجائے گی وہ سا
مجھکو اسبابت سے ہو حاصل
وہ زمین ہووے زر تو مجھکو
میرے محبوب دل نہ کر تو
جس سے تو خوش ہے وہ ہے
یہہ بھی منظور مجھکو ہے کہ
اسم کا تیرے جو وظیفہ کرے

اُسکو ایسا ثواب و درجہ دون
چونکہ تاثیر میرے نام مین ہو
غوث نے جب یہہ سنکے حق سے ندا
عرض کی حق سے پھر بعجز عظیم
تونے میری بڑہائی ہی عزت
تیری رحمت کی ساری ہی رونق
[illegible] نے بخشی ہی جان بیجان کو
[illegible]
سب ثنا ہی [illegible] بقا تو ہی
[illegible] ایسی طرح سے غوث کریم
تھا پھر سر اوٹھا کے شکر خدا
[illegible] دیکھئے یہہ غوث کا نام
[illegible]م تو غوث حق کا با عزت
[illegible] بھی ای سنی [illegible] ل سے شام و پگاہ
[illegible] اپنے سنی پہ کچھ نگاہ کرم
[illegible] نکہ لیتا ہی روز آپ کا نام
[illegible] فاتحہ پڑھ ادب سے ای سنی
یا الٰہی لطف غوث [illegible]
[illegible] خدا
[illegible] محبوب ترا ہی غوث عظیم
[illegible] ب عبیدان دین کو یا رب

اسم میں جو مین اپنے رکھا ہون
وہ اثر صاف تیرے نام مین ہو
شکر کا ادا کیا سجدہ
مین ہون عاصی خدا یا تو ہی کریم
مین کہان اور کیا میری حرمت
اَرحَمَ الرّاحِمین تو ہی برحق
تجھ سے سارا شرف ہی انسانکو
کیا ترا شکر ہووے ای معبود
مَالِکُ المُلک ایخدا تو ہی
کی ثنا سے خدا اے ربِّ رحیم
اِسمِی کَالاسمِ اعظمِ اللّٰہ
بیشک نامِ خدا ہی عالی مقام
ہر دو عالم مین پاوے گے حرمت
کر وظیفہ یہہ نام کا ہر [illegible]
کیجے یا غوثِ حق بلطفِ اتم
ہی وظیفہ اسیکا اسکو مدام
مانگ حاجت یہہ رب سے ای سنی
حاجتین کر روا بہ لطفِ عمیم
غوث کیواسطے گنہ سے بچا
اسکے صدقے سے بخش مجھکو کریم
غرق بحرِ عدم مین کردے اب

بحرِ عصیان مین دل جو کشتی کا لگا
غرق ہے اسکو اب ٹھکانے لگا

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز یک ضعیفہ را از دعائے خود فرزندانِ عطا فرمود

باوضو لیکر قلم لکھتا ہون مین حمد خدا ۔ بعد ازان کرکے ادا نعت نبی

بعد اوسکے کرکے کچھ توصیف اصحاب کرام ۔ مین کرامت غوث کی لکھتا ہون

نقل ہے گیلان مین کوئی بزرگ عصر تھے ۔ نام عرن کے رہنے والے انکا عثما

ذکر و تسبیح و عبادت مین ہی رہتے روز و شب ۔ ذات سے آنکی ہوا کرتی کرامت

یاد مین مشغول تھے ایک روز عثمان تا ہو ۔ رو برو آکر ادب سے ایک ضعیفہ

عمر میری تا ہوگئی ہے اندنون تک ساٹھ سال ۔ اور میرا مرد بھی بوڑھا نہایت

کیا کہون فرزند ایک اتنک نہین مجھکو ہوا ۔ روز و شب یہہ فکر ہی رہتی ہے

کیا میری تقدیر مین اولاد ہے کچھ یا نہین ۔ نام لیوا کوئی تو ہووے ہمارا

کچھ کرو ایسی شفقت آج اے عثمان تم ۔ تا کہ دے اولاد مجھکو اس ضعیفہ

عرض اسکی سنتے ہی عثمان از راہ کرم ۔ جا کے نہم آسمان پر جستجو سب

لوح پر کچھ نہ دیکھا اسکی کچھ تقدیر مین ۔ بولا اس بڑھیل سے اے بڑھیا سخن

مین نے دیکھا لوح اعظم پہ خدا کی تیرا نام ۔ جا تیری تقدیر مین بچہ نہین لکھا ہے

سنکے یہہ روتی ہوئی جاتی تھی بڑھیا اپنے گھر ۔ راہ مین اسکو ملے جب

عمر تھی چھوٹی سی حضرت غوث کی اسوقت مین ۔ پوچھا بڑھیا سے تو کیون روتی ہے

یون کہا بڑھیا نے اے شہزادہ عالم سنو ۔ مین نے جا عثمان سے احوال اپنا

کیا میری قسمت مین کچھ اولاد بھی ہے یا نہین ۔ ... ہی ضعیفہ ...

... میں یہہ کہا میری تقدیر ہے
اُس بڑھیا سے حضرت غوثؒ نے
... لڑکا ہووےگا ای پیرزن
نے کہا حضرتؒ سے اے شاہِ جہان
یا پھر اُس پیرزن نے اُسکھڑی
... کہا اے سرورِ دنیا و دین
... زن سے آپ نے اسوقت پر
... پیرزن حضرتؒ سے بولی اسطرح
... میں نہ بچہ پایا کوئی لوح پر
... سے کہا حضرتؒ نے اس بڑھیا کو سن
... حضرت سے کہ میں بوڑھی ہوئی
... نے اُسکو سن تو بڑھیا ضد نہ کر
... سے کہا بڑھیا نے حضرت یہہ کہو
... اُس سے پانچ کیا لے چھے دئے
... بڑھیا نے میں بوڑھی ہوں شاید اسلئے
... نے کہا غصے سے یہہ ہٹتا نہیں
... پاس اُسکے نے کہا اگر وہان
... یہہ کو روکو مت بڑھو اس نے دیا
... سے آپکو روزِ ازل سے ای حبیب
... اس میری شرع کا ای نورِ چشم
... کو نا یا کی جناب غوثؒ نے

بانجھپن کا مجھ کو دنیا میں ہی بٹا لگ گیا
حکمِ حق سے ہم نے ایک فرزند تجھکو دیا
تو خوشی کے ساتھ اُس لڑکیکو میرے پاس لا
لوحِ حق پر ہی بچہ کوئی میرے نام کا
ایک کیا ہی ہم نے دو بچے دئے اب تجکو جا
میری قسمت میں نہیں بچہ بھلا کیا ہوویگا
دو نہیں تے تین بچے ہووینگے اب تجھ کو جا
دیکھا ہی عثمان نے لوحِ خدا پر جا بجا
جب نہو لوحِ خدا پر ہوگا پھر فرماؤ کیا
تین کیا ہیں چار بیٹے دیدئے اللہ نے جا
کیا مجھے اولاد ہوگی ای حبیبِ کبریا
چار کیا لے پانچ بیٹے کردئے حق نے عطا
مرد بوڑھا میں بھی بوڑھی ہے یہہ اندیشہ بڑا
چھے نہیں لے سات بلکہ آٹھ ہووین خوش لقا
کرنے میں اسوقت مجھسے آپ ٹھٹا بر ملا
آٹھ کیا لے نو دئے دس بلکہ گیارہ غم نکھا
ای میرے محبوب پیارے ای حبیب باصفا
ان خلل میری شریعت میں نہ پڑجاوے بڑا
دے دیا ہی حکم سارا ہی قضا و قدر کا
ورنہ پہنچاویگا پردہ ادہ کچھ ہوجائے گا
روک لی اپنی زبان اُسوقت پر پیکر تبہ

الغرض بڑھیا نے تب خاموش ہو کے باادب
مرد تھا اُس بوڑھی عورت کا بڑا صاحب کمال
قصہ کوتاہ کیا کہوں اُس شب کو ہی ای مومنو
نو مہینے جب کٹے راحت سے اُس بڑھیا کو پھر
لیکے کچھ تحفہ خوشی سے ساتھ دونوں مرد و زن
جاتے تھے جس راستے سے وہ نہایت ہو کے خوش
پوچھا جب عثمان نے لوگوں سے یہہ کیا شور ہے
آپ فرمائے تھے اُس بڑھیا کو حضرت اُن دنوں
ہو کے وہ غمگین جاتی تھی نہایت ملول
جس میں یہہ پہلا تولد ہی اِسی باعث سے وہ
سنکے یہہ عثمان نے اللہ سے تب عرض کی
دل سے تو اپنے میں اُس بڑھیا کو کچھ بولا نہیں
تو نے دی ذلت مجھے اس پیرزن کے روبرو
یا تو دیگر جائے بھی لکھا ہی نام ہر گاہ
جب ندا عثمان کو اللہ سے آئی اسگھڑی
پہنچکر کس جگہہ دیکھا ہی تو نے کر بیان
بولا تب عثمان حق سے ہر طرف دیکھا ہو میں
بلکہ ہر ایک برگ پر طوبی کے دیکھا میں نے سب
جب تو فرمایا خدا نے سن لے ای میرے حبیب
ہم نے سن اُسکی زبان پر لکھدیا ہی پیشتر
یہہ تو کیا اُسکی زبان پر اور بھی تحریر تھا

گھر کو جا کر مرد سے حالِ گذشتہ سب
سنکے بولا غوث الاعظم نے کہا ہے
حاملہ بوڑھی ہوئی تھی غوث الاعظم
ہو گئی بیٹی تولد تھی یہی حق کی ر
غوث کی خدمت میں جاتے تھے وہ چنگ
مومنو وہ راستہ عثمان کے گھر سے
کیا یہہ باجا ہی تو ایک شخص نے اس
تیری قسمت میں نہیں بچہ یہ لوح کہ
غوث الاعظم نے اُسے گیارہ کئے
لے کے بچہ جاتی ہی با فرحت بے
کیا سبب ایسا ہوا کہا ہی میرے جل
لوح پر دیکھا سو بولا اسکو ای
یا الٰہی کہہ کیا تھا میں نے کیا تیرا
یہہ تو میں کیونکر کہوں جھوٹھا لکھا ہے
خشم سے ایدوست میرا اتنا تو مت
میں نے تجھے کتنا ہوں بعد از اسکا سارا
عرش پر کرسی پر اور لوح و قلم پر
پر کہیں اولاد کا اُسکی نہیں پایا ہے
سب جگہہ دیکھا زبانِ غوث پر بھی دیکھ
اُسکے کہنے سے اُسے اولاد ہوگی با
وقت اپنے تمامی ہو دینگے وہ خطا

ہو ثنا اوت کا میری زبان اُس غوث کی
کارخانہ جس نے سونپا ہی خدائی کا اُسے
الغرض وہ پیرزن خدمت مین یا غوث کی
بولی حضرت وہ تو لڑکا ہی میری گود مین [illegible]
تب نہایت ہو کے خوش آئی وہ عورت اپنے گھر
جبتلک جیتے رہے دنیا مین دو خاوند [illegible]
گیارہوین کا جب ہی دستور [illegible]
گیارہ بیٹے جیسے اُس عورت کو بخشے آپنے
پہلے دینا علم دینی اور عزت دوسری
چوتھی یہہ اعمال ہووین نیک سب میرے تمام
چھٹوین یہہ ہو تندرستی میری اور احباب کی
آٹھوین اولاد اور احباب با عزت رہین
نوین یہہ ہو خاتمہ باخیر میرا مرتے دم
اور میری فکر کیجے دور یا غوث کریم
ہی یہہ ہستی روز اول سے غلام کمترین
فضل سے دست کرم رکھیے یا غوث اب
کار جو ممکن نہ تھے وہ تم سے بر آمد ہوئے
جب کسی بھی طور کی آوے بلا یا غوث تب
ختم کر کے بیان سے ہستی یہہ نادر داستان
غم نہ کھا رکھ دل کو خوش ہر حال مین ہستی مدام
ہووے گا اس [illegible]

جو وہ چاہے سو کریگا اور جو چاہا [illegible]
ہی، مجھے منظور جو کچھ کار ہی اس
بولی یہہ لڑکی ہوئی یا غوث حق
گود مین دیتے ہی اس بیٹی کا [illegible]
اور دوسرا بیٹے ہوئے [illegible] فضل [illegible]
گر [illegible] پھر گیا یہہ [illegible] کو [illegible]
اینلک [illegible] جو خدمت کے
تیسری بھی ہی آپ سے یا غوث [illegible]
[illegible] رکھا مجھکو نہ گمشتہ [illegible]
پانچوین [illegible] رزق ہو بافراغت
ساتوین ہووے صفائی قلب کی
عاقبت مین خوش رہین دنیا مین [illegible]
دسوین یہہ ہی مکر سے شیطان
گیارہوین یہہ حشر مین ہو ظل
تم خدا سے یہہ دلا دو اوسکا
ہی تردد مین نہایت ہی یہہ
کام اس ہستی کا بھی تم سے بر آمد
کچھ مدد ایسی کرو تم میری سب
پڑھ درود آل و اصحاب نبی صلی علی
یک نہ یکدن تجھہ پہ فیض غوث
کچھ نہ ہوویگا مگر تو کچھ کا کچھ

تمام شد

غوث الاعظم نے سنکے کہا اس سے تب
تیرا شبہہ نہین جاتا کیا ہو گیا

چھے نہین سات لڑکیان اسوقت پر
لڑکے ہو گئے جا ہے خدا کی رضا

عرض اُسنے کی یہہ غوث الاعظم سے پھر
دخل کیا ہو خدا کی رضا مین بھلا

اسکو حضرت نے فرمایا اسطرح سے
مین جو کہتا ہون سنتا نہین کیا ہوا

سات کیا ہین کہ اب آٹھہ بیٹیان لے
ہو گئے بیٹے اسمین نہین کچھہ خطا

اُسنے اسوقت حضرت سے پھر عرض کی
جب کہ حضرت نے اسطرح سے کہدیا

میرے دلکو تسلی نہین ہوتی کچھہ
یا حبیب خدا اے شہ اولیا

بولے حضرت اسے اب لے نو بیٹیان
کر دئے بیٹے حق نے خوشی دلپہ لا

پھر وہ بولا کہ اے شاہ عالی ہمم
جب یہہ کہتے ہو یا سچ ہے سنا کہا

اسکو فرمایا حضرت نے الشیخ اب
مجھکو جھوٹا ہے اب تو نے ٹھہرا دیا

بن گئے بیٹے جا تیری دس لڑکیان
شکر الله کا اسوقت پر لا بجا

اسنے کی عرض یہہ غوث اعظم سے جب
ایک شک ہے مجھے اے شہ اصفیا

مجھکو حق کی رضا سے ہوئین بیٹیان
اس مین زور چلے کیا کسی شخص کا

جب مین کرتا ہون کچھہ عرض کہتے ہو تم
ایک کیا ہے کہ ہمنے کئے دو عطا

دو سے لے تین چار آپ نے کر دئے
چار سے پانچ چھے سات تک ظاہرا

سات سے آٹھہ نو نو سے دس ہوگئے
یہہ عجب بات ہے بولو یہہ ماجرا

یہہ تو ہے حکم حق پلٹے یہہ کسطرح
آپ کے کہنے سے بولو کیا پلٹے گا

سنکے غوث نے اسگھڑی فرمایا یہہ
سنلے بات یہہ میری تو اب اے فتا

مجھکو حق نے ہے اپنی عنایات سے
رحم فرما کے مرتبہ ایسا دیا

جب مین کرتا ہون کچھہ عرض الله سے
بے تامل بر آتی ہے میری رجا

جھکا الله میری مدد پر رہے
شبہہ کیا ہے جو بر آوے ہر مدعا

غیر حکم خدا کچھ مین کہتا نہین
ہی خدا کا کرم یہہ میرے حال پر
تیرے خاطر دعا مین نے دس بار کی
بلکہ گیارہ ہوین عرض بھی اب کر چکا
تیری گیارہ کی گیارہ ہی سب بیٹیان
جب تو وہ آدمی سنکے حضرت سے یہہ
دیکھتا کیا ہے وہ لڑکیان سب کی سب
وہان وہ بیٹیونکو سب لایا تب رو برو
جبتلک جیتا تھا وہ جوان دہر مین
ماہ کی پہلی سے گیارہوین کے تلک
گیارہوین دہر مین نکلی ہی جب سے ہی
بس کرا تی سنی تو فاتحہ پڑھ ہم
خدمتِ غوث مین عرض کر اب یہہ تو
یا شہ غوث ہی التجا یہہ میری
اونکو خوش بامراد او رکھو شادمان
عمر ہووے دراز اسکی مثلِ خضر
ہو ترقی سدا مال اور جاہ کو
ہین جو صالح محمد و عبد الکریم
اپنے فضل و کرم سے شہِ اولیا

پر دو کہتا ہون جدیا ہے حکم خدا
چاہتا ہون سو دیتا ہی مقصد میرا
کی قبول اب خدا نے ہر ایک التجا
کی قبول اب اُسنے بھی سُن اے باصفا
ہو گئے بیٹے جو تھا منتظر مت بکا
ہو کے خوش دلمین اپنے گھر کو گیا
ہو گئے بیٹے اب خوش ہوا خوب سا
سب کے سب ہو گئے خادمِ باصفا
جشن بیٹے سے اُن کیا کہون بارہا
شکر بیٹے کی سدا کرتا تھا فاتحہ
اے محبو سنو یہہ سخن تم میرا
غوث الاعظم کی ہو تجھ سے کیا انتہا
ہو تیرا فضل سے حاصلِ مدعا
جو کہ قاضی براہیم ہین باصفا
اونکو فرزند نیک ایک کیجے عطا
ہو سکندر سا اقبال اُس کا بڑا
خوار ہوتے رہین اُنکے دشمن سدا
اور فتح محمد جو ہین باوفا
سر پہ ہر یک کے رکھ تجھے دستِ عطا

تمام	اور جو سنی کو ہے دردِ سر فکر کا صندلِ رحم سے پاویگا وہ شفا	شد

تاریخ وفات مصنف صاحب مرحوم

در رحلت حضرت سنی ازین دار فنا	در دهر ماندش نقش پیدا ثناخوان نبی
سخنور از پئے تاریخ سالش زد رقم	شده سوئے خلد برین ۱۲۸۱ الوا ثناخوان نبی ۱۲۸۸ هجری

جناب محمد عبد الرحیم صاحب حنفی ولد حسرت صاحب مرحوم برادر خورد مصنف صاحب مغفور

تا دم آخر بحر وصف محمد مرحبا	لفظ دیگر در دل سنی نیامد مرحبا
رفت ازین دنیائے دون آن عاشق خیر الورا	شد بتاریخ وفاتش فکر بیحد مرحبا
چونکه حنفی دخل تعداد سر بخشش نمود	آن زمان بسمه ست شد دامان مقصد مرحبا

سوئے هاتف دید و بس این مصرع تاریخ گفت
مرحبا صد مرحبا صد مرحبا صد مرحبا
۱۲۸۸

تمت

حمد لله والمنة وعلی رسوله التحیة والثنا درین آوان سعادت اقتران این دیوان
عنوان رشک گلستان و بوستان در مدح نبی آخر الزمان من تصنیف حضرت جان
صاحب مرحوم و مغفور باشنده سکندر آباد المتخلص به سنی بتاریخ ۲۵ ماه ذیحجه الحرام
سنه ۱۲۹۰ هجریه مقدسه در مطبع داد و میان صاحب مرحوم از سعی بلیغ مسند نشین

شریعت غرّا رونق بخش شرع ہدا حامی دین رسول کریم جناب قاضی

ولد جناب مغفرت مآب قاضی نور محمد صاحب بلبندری از

طبع مزیّن گردید کاتب خاکسار شیخ عبد القادر وفا

ولد شیخ محی الدین صاحب اللّٰہم

اغفر لکاتبہ و مطبعہ و بانیہ

و مصححہ بحق

محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین آمین

تمّ آمین

تم تم

تم

